لُجَّةُ النُّور

(اردو ترجمہ)

تصنیف

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی
مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

لُجَّةُ النُّور مع اُردو ترجمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

پیش لفظ

معزز قارئین کی خدمت میں نظارت اشاعت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآراء عربی کتاب لُجَّةُ النُّوْر کا اردو ترجمہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ کتب اسلامی ممالک عرب، فارس اور روم اور بلادِ شام وغیرہ کے متقی بندوں اور صالح علماء اور مشائخ کے لئے تحریر فرمائی۔ اس کی تصنیف کا حقیقی محرک وہ الہام اور رؤیا ہوئے جن میں آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ بشارت دی تھی کہ مختلف ممالک کے صلحاء اور نیک بندے آپ پر ایمان لائیں گے اور آپ کے لئے دعائیں کریں گے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو برکت پر برکت دے گا یہاں تک کہ بادشاہ آپ کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

یہ کتاب ۱۹۰۰ء میں لکھی گئی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد فروری ۱۹۱۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے عہدِ باسعادت میں فارسی ترجمہ کے ساتھ شائع ہوئی۔

اس کتاب میں حضور نے اپنے دعویٰ مسیح موعود اور مہدی معہود کی صداقت ثابت

کرنے کے لئے ضرورت زمانہ کو بطور دلیل پیش فرمایا ہے۔ اپنے الہامِ الٰہی سے مشرف ہونے اور اپنے زمانہ کے حالات کا شرح وبسط سے ذکر فرمایا ہے۔ عالمِ اسلامی کی دینی اور دنیوی ابتر حالت کا نہایت المناک نقشہ کھینچا ہے اور پادریوں کے حملوں کا ذکر کر کے یہ خوشخبری دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھوں پر انہیں شکست فاش دی ہے اور وہ میدان سے بھاگنے پر مجبور ہو چکے ہیں اور فرمایا ’’اَلْیَوْمَ یَئِسَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا کَانُوْا یَصُوْلُوْنَ عَلَی الْاِسْلَامِ ‘‘(لجۃ النور صفحہ ۱۳۹) یعنی آج اسلام پر حملہ آور کفار ناامید ہو گئے ہیں۔ اور تحدیث نعمت کے طور پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مصلحین کی تمام شرائط مجھ میں جمع کر دی ہیں اور اس نے مجھے ہر قسم کی برکات سے نوازا ہے اور میری ہر آرزو پوری کی اور ہر قسم کی دینی و دنیوی نعمتوں سے مجھے مالا مال کیا ہے۔

اس کتاب میں آپ نے اس بہتان کی بھی تردید فرمائی ہے کہ نعوذ باللہ آپ نے اپنی کتب میں صالح علماء کی ہتک کی ہے۔ چنانچہ فرمایا ’’ہم نیک اور صالح علماء اور مہذب شرفاء کی ہتک سے خدا تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں خواہ وہ مسلمان ہوں یا آریہ یا عیسائی یا کسی اور مذہب کے ہوں۔

ترجمہ ٹائٹل پیج بار اوّل

يَاۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ
رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا (النّساء:۱۷۵)

اے لوگو! قرآن ایک برہان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے
تم کو ملی ہے اور ایک کھلا کھلا نور ہے جو تمہاری طرف اتارا گیا ہے۔

اَحَاطَ النَّاسَ مِنْ طَغْوَی ظَلَامٌ   عَلَامَاتٌ بِهَا عُرِفَ الْاِمَامُ

سرکشی کی وجہ سے تاریکی نے لوگوں کو گھیر لیا ہے۔ یہ وہ نشانیاں ہیں جن سے امام وقت کی نشاندہی کی گئی ہے۔

فَلَا تَعْجَبْ بِمَا جِئْنَا بِنُوْرٍ   بَدَتْ عَيْنٌ اِذَا اشْتَدَّ الْاُوَامُ

پس تعجب نہ کر اس نور پ جو ہم لائے ہیں۔ کیو غیب سے ای *چشمہ ظاہر ہو# رہا ہے. . بھی پیاس شدت اختیار کرتی رہی۔

نور کے متلاشیوں کے لئے بشارت ہو کہ یہ مکتوب امام مغفور علیہ السلام کی طرف
سے ہے۔ اس کتاب کا نام اس کے
مصنف کی طرح

لُجّۃ النور

(بحرِ نور) ہے

یہ مکتوب عرب، شام، بغداد، عراق اور خراسان کے علماء کے نام ہے تا کہ ایمان
کے کھیتوں میں ایقان و عرفان کی نہریں جاری ہوں۔

اس کی طباعت ضیاء الاسلام پریس میں ہوئی اور اس کی اشاعت مطبع بدر ذی القدر میں خادم
فقیر مہدی حسین مہتمم کتب خانہ حضرت مسیح موعودؑ قادین دار الامان کے زیا اہتمام
ماہ محرم الحرام ۱۳۲۸ھ میں حضرت خلیفۃ المسیحؑ نور الدین بھیروی کے عہد میں ہوئی۔

تعداد اشاعت (۲۱۰۰)   ایک نسخہ کی قیمت ۳/ (تین آنہ)

یہ رسالہ مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں حکیم فضل الدین کے اہتمام سے طبع ہوا تھا۔ ٹائٹل پیج مطبع بدر قادیان میں
مفتی محمد صادق کے اہتمام سے طبع ہوا۔ بماہ فروری ۱۹۱۰ء

﴿۱﴾

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للّٰہ ربّ الأرضین والسّماوات العُلٰی، وسلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی. أمّا بعد. فھذا مکتوب مِن مَظھَرِ البُروزَین ☆ ووارثِ النبیّین، عبدِ اللّٰہ الأحد أبی المحمود أحمد عافاہ اللّٰہ وأیّد، إلی عباد اللّٰہ المتّقین الصالحین العالمین من العرب وفارس وبلاد الشام وأرض الروم وغیرھا من بلاد توجد فیھا علماء الإسلام، الذین إذا جاء ھم الحق، و عُرض علیھم المعارفُ الإلٰھیّة

ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جو زمینوں اور بلند آسمانوں کا رب ہے اور سلامتی ہو اُس کے برگزیدہ بندوں پر۔ امّا بعد یہ خط دو بروزوں کے مظہر اور دو نبیوں (یعنی حضرت عیسٰی علیہ السلام و سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے وارث، خدائے یگانہ کے بندے ابومحمود احمد (عَافَاہُ اللّٰہُ وَ اَیَّدَ) کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے ان متقی، صالح اور عالم بندوں کے نام ہے جو عرب، فارس، بلادشام، سرزمین روم اور دیگر ملکوں سے ہیں۔ ان ممالک میں ایسے علمائے اسلام موجود ہیں کہ جب ان کے پاس حق آتا ہے اور ان کے سامنے الٰہی معارف اور آسمانی بشارات اپنی شوکت اور اپنی قوت اور اپنی چمک کے ساتھ پیش کیے جاتے ہیں تو ان کے دل انہیں قبول کرنے کے

☆ **الحاشیة** ۔ قد جرت عادة اکثر علماء الاسلام انھم یسمّون البروز قدمًا ویقولون مثلًا ان ھٰذا الرجل علٰی قدم موسٰی و ذالک علٰی قدم ابراھیم. منه

حاشیہ ۔ اکثر علماء اسلام کا یہ معمول رہا ہے کہ وہ بروز کا نام ’’قدم‘‘ رکھتے ہیں۔ مثلاً وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ شخص موسیٰ (علیہ السلام) کے قدم پر ہے اور وہ ابراہیم (علیہ السلام) کے قدم پر۔ منه

والبشارات السّماوية بسلطانها وقوّتها و لمعانها، اختضعتُ لقبولها قلوبُهم، وحفَدوا إليها مطيعين مؤمنين ولا يمرّون عليهآ معرضين مستكبرين . ﴿۲﴾ وإذا بلغهم خبرٌ من رجل و أثرٌ من عبد بعثه اللّٰه لتجديد الدين و تائيده، تراء تُ نضارة الفرح على وجوههم، و يسعى النور علٰى جباهم، وحمدوا اللّٰه و شكروا له على ما رحم ضعفاء الإسلام، وقاموا مستبشِرين وخرّوا ساجدين . و ترى أعينهم تفيض من الدمع بما رأوا رحمة الحق، و وجدوا أيام اللّٰه وبما كانوا أنفدوا الأعمار منتظرين، و يشدّون الرحال للقاء ذالك العبد المبعوث بعد ما عرفوا الحق، ويخلصون النيّاتِ ويطهِّرون الضمائر و يجرّدون القصد والهمّة له،

لئے فروتنی اختیار کرتے ہیں اور وہ اطاعت کا دم بھرتے ہوئے اور ایمان لاتے ہوئے ان کی طرف دوڑے چلے آتے ہیں اور وہ ان پر سے اعراض کرنے والوں اور تکبر کرنے والوں کی طرح گزر نہیں جاتے اور جب انہیں کسی ایسے شخص کے بارے میں خبر یا کسی بندے کی روایت پہنچے جسے اللہ نے دین کی اِحیاءِ نَو اور تائید کے لئے مبعوث کیا ہو تو ان کے چہروں پر خوشی کی تر و تازگی ظاہر ہوتی ہے اور نور اُن کی پیشانیوں پر دوڑتا ہے وہ اللہ کی حمد بجا لاتے ہیں اور اس کا شکر ادا کرتے ہیں اس پر کہ اُس نے اسلام کے ناتوانوں پر رحم کیا۔ وہ کمال بشاشت سے قیام کرتے اور سجدے میں گر جاتے ہیں۔ اور تو دیکھے گا کہ ان کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوتے ہیں بسبب اس کے کہ انہوں نے حق تعالیٰ کی رحمت کو دیکھ لیا اور خدا کے ایام کو پا لیا، اس وجہ سے کہ انہوں نے انتظار کرتے کرتے اپنی عمریں بسر کر دیں اور حق کو پہچان لینے کے بعد اُس مبعوث کئے گئے بندہ کی ملاقات کے لئے وہ رختِ سفر باندھتے ہیں اور وہ نیتیں خالص رکھتے ہیں اور اپنے باطن کو پاک کرتے ہیں اور اس کے لئے اپنے ارادے اور ہمت کو اغراض نفسانیہ سے مبرّا کرتے ہیں اور اس کی طرف

ويسعون إليه وإن كان فى الصين .ولا يكونون كالذى أساء الأدب علٰى أهل اللّٰه، وإذا سمع قولا منهم مُحْدَثًا فى زعمه ما صبر طُرفةَ عين واستعجل و بلّغ ظنون السوء إلى منتهاها، وصال معاديًا وسبّ وشتم وافترٰى وكفّر وآذٰى وأغرٰى القومَ وحَضا، وما وجد سهمًا إلا رمٰى، وما ظفر بكيد إلّا أَسدٰى، وقصَد عِرْضَ رجال اللّٰه ونَفْسَهم وما خاف يومًا فيه يؤخذ ويُجزٰى، وصار أوّلَ المنكرين .بل يتأدّبون مع اللّٰه وأهله، ويصبرون حتى يتجلّى لهم وجه الحقّ، فيرحمهم اللّٰه بسيرتهم هذه، ولا يفوتهم خير ولا يكونون من المحرومين .و تلك قوم

دوڑے چلے جاتے ہیں خواہ وہ چین میں ہی ہو۔ وہ اس شخص کی طرح نہیں ہوتے جو کہ اہل اللہ کے ساتھ سُوءِ ادب سے پیش آتا ہے۔ اور جب کوئی ان سے ایسی بات سنتا ہے جو اس کے زعم میں نئی ہے تو وہ پلک جھپکنے تک بھی صبر نہیں کرتا، جلدی سے کام لیتا ہے اور بدگمانیوں کو آخری حد تک پہنچا دیتا ہے، دشمنانہ حملہ کرتا ہے، اور گالی گلوچ کرتا ہے، اور افترا کرتا ہے، اور تکفیر کرتا ہے اور تکلیف پہنچاتا ہے اور لوگوں کو انگیخت کرتا ہے اور آتش (فتنہ) کو بھڑکاتا ہے۔ وہ ہر تیر چلاتا ہے اور جس تدبیر پر اسے قدرت ہو وہ کر گزرتا ہے۔ وہ مردانِ خدا کی آبرو اور ان کی جان کے درپے ہو جاتا ہے اور وہ اس دن سے نہیں ڈرتا جس میں وہ پکڑا جائے گا اور وہ جزا دیا جائے گا۔ اور وہ انکار کرنے والوں میں سب سے پہلے ہوتا ہے جبکہ وہ (سعید لوگ) اللہ تعالیٰ اور اہل اللہ کے ساتھ ادب کے ساتھ پیش آتے ہیں اور صبر کرتے ہیں یہاں تک کہ حق تعالیٰ کا چہرہ ان پر جلوہ آراء ہوتا ہے۔ پس اُن کی اس خصلت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرتا ہے اور کوئی خیر اُن سے ضائع نہیں ہوتی اور نہ ہی وہ محروموں میں سے ہوتے ہیں۔ یہ ایک ایسی قوم ہے

﴿۳﴾

مـا يـعـلـمهـم إلّا اللّٰـه و لا أعلم
أسـمـاء هـم وصُـورهـم، بيـد
أنـى رأيـتُ فـى مبشّـرة أُرِيتُهـا
جـماعةً من المؤمنين المخلصين
والـمـلـوك العادلين الصالحين
بـعـضـهـم مـن هـذا الـمُـلك،
وبـعـضـهـم مـن العرب، وبعضهم
مـن فـارس، وبـعـضـهـم من بلاد
الشام ، و بعضهم من أرض الروم
و بـعـضـهـم مـن بلاد لا أعرفها،
ثـم قيـل لى من حضـرة الغيـب
إن هٰـؤلاء يصدّقونك و يؤمنون
بك ويـصلّون عليك ويدّعون ﴿۴﴾
لك، وأُعْـطِـىُ لك بـركـات
حتـى يتبرّك الملوك بثيابك
وأدخِـلهـم فى المخلصين . هذا
رأيتُ فى المنام وأُلهمت من اللّٰه
العـلّام . ثم بعد ذالك أُلقِىَ فى
روعـى أن أؤلّف لهم كُتبًا وأكتب
فيهـا كل ما فُتِحَ علىّ مِن خالقى،
وأعـلّـمهـم كـلّ مـا عُـلّمتُ من
الـحـقـائـق الـصـادقة والمعارف

کہ جنہیں صرف خدا ہی جانتا ہے۔ میں نہ تو اُن کے نام جانتا ہوں اور نہ ہی ان کی صورتیں، سوائے اس کے کہ میں نے خواب دیکھا جس میں مجھے مخلص مومنوں اور صالح و عادل بادشاہوں کی ایک جماعت دکھائی گئی ان میں سے بعض اس ملک کے ہیں اور بعض عرب کے ہیں، بعض فارس کے ہیں اور بعض بلاد شام کے ہیں، بعض سرزمینِ روم کے ہیں اور بعض ایسے ممالک کے ہیں جنہیں میں نہیں پہچانتا پھر وراء الوراء ہستی کی جناب سے مجھے بتایا گیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو تیری تصدیق کریں گے اور تجھ پر ایمان لائیں گے اور تجھ پر درود بھیجیں گے اور تیرے لئے دعا کریں گے۔ اور میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اور میں انہیں مخلصین میں داخل کروں گا۔ یہ تو میں نے خواب میں دیکھا اور خدائے علّام کی طرف سے مجھے الہام بھی کیا گیا۔ پھر اس کے بعد میرے دل میں ڈالا گیا کہ میں ان کے لئے چند کتب تألیف کروں اور ان میں ہر وہ چیز لکھوں جو میرے خالق نے مجھ پر کھولی ہے اور جو سچے حقائق اور عالی اور پاک معارف مجھے

العالية المطهرة، وأُعثِرَ عليهم مـمّـا رزقـنـي ربـي من آيـات ظـاهــرة ، و خـوارق باهــرة و دلائل موصلة إلى علم اليقين، لعلّهم يعرفونني، ولعلّهم يكونون أنصاري في سُبل ربّ العالمين. فاعلموا أيها الأعزّة ، رحمكم اللّٰـه أن هـذا الكتاب من كتبي التي ألّفتها لهذا المقصد، وإني أُهـدِيـه إلى سادات العرب والشام، وأبلّغ ما عليّ من ربي ذي الجلال والإكرام، لينال السعداءُ مُرَادَهُمْ وليتمّ الحجّة على المعرضين .وسألتُ اللّٰه أن يجعله مباركًا لطوائف المسلمين و يجعل أفئدةً من الناس تهوى إليه، و يجعل منه حظًّا كثيرًا لعباده الصالحين، وإنه على كل شيء قدير، وإنه أرحم الراحمين . و أرجو من أصحاب القلوب ورجال البصيرة أن لا يعجَلوا

سکھائے گئے ہیں وہ تمام میں انہیں سکھاؤں اور جو میرے رب نے مجھے ظاہری نشانات، درخشندہ کرامات اور علم الیقین تک پہنچانے والے دلائل عطا فرمائے ہیں اُن سے انہیں آ گاہ کروں تا کہ شاید وہ مجھے پہچان لیں اور تا وہ رب العالمین کے راستوں میں میرے مددگار ہو جائیں ۔ پس اے عزیزو! خدا تم پر رحم کرے تم جان لو کہ میری یہ کتاب اُن کتب میں سے ہے جو میں نے اس مقصد کے لئے تألیف کی ہیں اور میں اسے ساداتِ عرب وشام کے لئے بطور ہدیہ پیش کرتا ہوں۔ اور جو میرے خدائے ذُوالجلال وَالْاِکْرَام نے مجھ پرواجب کیا ہے پہنچا تا ہوں تا سعید لوگ اپنی مراد پا لیں اور اعراض کرنے والوں پر اتمامِ حجت ہو جائے۔اور میں نے خدا سے دعا کی کہ وہ اس (کتاب) کومسلمانوں کی جماعتوں کے لئے مبارک کرے اور لوگوں کے دلوں کو اس طرف مائل کرے اور اس سے اپنے نیکوکار بندوں کو حظِّ کثیر عطا کرے۔ یقیناً وہ ہر چیز پر قادر ہے اور رحم کرنے والوں میں سے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ میں صاحبانِ دل اور مردانِ بصیرت سے امید کرتا ہوں کہ وہ میرے بارے میں جلد بازی سے کام نہیں لیں گے جیسا

﴿۵﴾

علىّ كما عجل بعض سكّان
هذه البلاد من البخل و العناد،
فإن العجلة على أهل اللّٰه
والذين أُمِروا من حضرته ليس
بخير، ولا يُعقِب إلّا ضيرًا، ولا
يزيد إلا غضب اللّٰه فى الدنيا
وفى يوم الدين. ولا يرى
المستعجل سبلَ الصدق و
السَّداد، ولا يُعَزُّ فى هذه و
لا فى المعاد، ويموت مُهانًا
وهو من العَمِين. وإن لحوم
الأولياء مسمومة، فما أكلها
أحد بغِيبتهم وسَبِّهم إلّا مات
على مكانه، وبُشرٰى للمجتنبين
المتّقين. وإنّى رتّبت هذا
الكتاب على أبواب، لئلا يشقّ ﴿٦﴾
على طلّاب، ومع ذالك
سلكنا مسلكَ الوسط ليس
بإيجازٍ مخلّ و لا إطنابٍ مملّ.
رَبِّ اجعله كتابا مباركا شافيا
لصدور الطالبين، ونورًا منوِّرًا
لقلوب المتدبرين. آمين

کہ اس ملک کے باشندوں میں سے بعض نے بخل اور عناد کی وجہ سے جلدی کی ہے۔ یقیناً اہل اللہ اور ان لوگوں کے خلاف جنہیں حضرتِ احدیت کی طرف سے مأمور کیا گیا ہو جلدی کرنے میں خیر نہیں ہے اور اس کا انجام نقصان ہی ہوتا ہے اور یہ صرف خدا کے غضب کو ہی اس دنیا میں اور جزا سزا کے دن میں بڑھاتی ہے۔ جلد باز کبھی بھی صدق وصواب کی راہ نہیں دیکھ سکتا نہ اِس جہان میں اس کی عزت ہوتی ہے اور نہ اُس جہان میں اور وہ ذلت کی موت مرتا ہے اور وہ اندھوں میں سے ہے یقیناً اولیاء کرام کے گوشت زہر آلود ہوتے ہیں۔ پس جو کوئی بھی ان کی غیبت کر کے یا گالی گلوچ کر کے اس کو کھائے گا وہ موقع پر ہی مر جائے گا اور اجتناب اور پرہیز کرنے والوں کے لئے خوشخبری ہے۔ میں نے اس کتاب کو (چند) ابواب کی صورت میں مرتب کیا ہے تا کہ طالبوں پر گراں نہ ہو۔ بایں ہمہ ہم نے درمیانی راہ اختیار کی ہے، نہ اتنا اختصار ہے کہ خلل اندازی کرے اور نہ ہی اتنی طوالت کہ تھکا دے۔ اے میرے ربّ! اِس کتاب کو مبارک بنا دے جو طالبوں کے سینوں کو شفا بخشنے والی ہو اور ایسا نور بنا دے جو تدبر کرنے والوں کے دلوں کو منور کرنے والا ہو۔ آمین

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ

باب اوّل

في ذكرِ أحوالي وذكر ما ألهمَني ربّي، و ذكرِ وقتي وزماني وما أراد الله بإرسالي، وذكرِ تفرقة الأمم و الملل والنحل، وضرورةِ حَكَمٍ من الله الحكيم الوالي.

اپنے حالات، اپنے رب کی طرف سے کئے گئے الہامات، اپنے وقت اور زمانے اور میری بعثت سے اللہ تعالیٰ کی غرض کے ذکر نیز امتوں اور مذاہب اور ملتوں کے تفرقہ اور اللہ حکیم و مولیٰ کی طرف سے حَکَم کی ضرورت کے بارہ میں ہے۔

يا عباد الله، رحمكم الله، اعلموا أني عبد من عباد الله الملهَمين المأمورين . بعثني ربّي لأُقيم الشريعة وأُحيي الدين، وأُتمّ الحجّة على المنكرين . وأنا المسمّى من الله بأحمدَ مع أسماءٍ أخرٰى ذكرتُها في مواضعها، واسم أبي ميرزا غلام مرتضٰى، وأبوه ميرزا عطا محمد وميرزا عطا محمد ابن ميرزا گلّ محمد ، وميرزا گل محمد ابن ميرزا فيض محمد، وميرزا فيض محمد ابن ميرزا محمد قائم وميرزا محمد قائم

اے بندگانِ خدا! اللہ تم پر رحم کرے جان لو کہ میں خدا کے ملہم و مأمور بندوں میں سے ایک بندہ ہوں۔ میرے ربّ نے مجھے اس لئے مبعوث کیا ہے کہ میں شریعت کو قائم کروں، دین کو زندہ کروں اور منکروں پر اتمام حجت کروں۔ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان دیگر ناموں کے ساتھ احمد کا نام بھی دیا گیا ہے جن کا میں نے ان کے (مناسب) مقامات پر ذکر کیا ہے۔ میرے والد صاحب کا نام مرزا غلام مرتضیٰ ہے اور ان کے والد مرزا عطا محمد ہیں، مرزا عطا محمد ابن مرزا گل محمد، مرزا گل محمد ابن مرزا فیض محمد، مرزا فیض محمد ابن مرزا محمد قائم، مرزا محمد قائم

﴿۷﴾

ابــن ميــرزا مــحــمــد أسـلـم و ميـرزا مـحـمـد أسـلـم ابن ميرزا محمد دلاور، وميرزا محمد دلاور ابـن ميرزا إله دين وميرزا إله دين ابـن ميـرزا جـعـفـر بيك وميرزا جعفر بيك ابن ميرزا محمد بيك وميـرزا مـحـمد بيك ابن ميرزا عبـد البـاقـى، وميـرزا عبد الباقى ابـن ميــرزا مـحــمـد سـلـطـان و ميـرزا مـحـمد سلطان ابن ميرزا عبـد الهادى بيك . و بـعد هذا لا أعـلـم أسماء آبائى المتقدمين. ولٰــكـنّـى قرأت فى بعض كتب فيها تذكرةُ آبائى أنهـم كانـوا من سمرقند، و كانوا من بيت السـلـطـنة والإمــارة، ثم صُبّت عليهم المصائب فظعنوا عن بلدة دارهـم وإِلْـفِهـم وجـارِهم، حتى وصـلـوا إلى هذه الديار، وأناخوا بهـا مـطـايـا التَسْيار، مع رفقةٍ من خَـدَمِهـم وإخـوانهـم وأحـبـابهـم و أعوانهم ثم قصدوا أن يعتمروا

ابن مرزا محمد اسلم، مرزا محمد اسلم ابن مرزا محمد دلاور، مرزا محمد دلاور ابن مرزا الٰہ دین، مرزا الٰہ دین ابن مرزا جعفر بیگ، مرزا جعفر بیگ ابن مرزا محمد بیگ، مرزا محمد بیگ ابن مرزا عبد الباقی، مرزا عبد الباقی ابن مرزا محمد سلطان، مرزا محمد سلطان ابن مرزا عبد الہادی بیگ۔ اور ان سے پہلے اپنے آباؤ اجداد کے نام میں نہیں جانتا لیکن میں نے بعض کتابوں میں جن میں میرے آباؤ اجداد کا تذکرہ تھا پڑھا ہے کہ وہ سمرقند کے تھے اور خاندان سلطنت و حکومت میں سے تھے۔ پھر ان پر مصائب نازل ہوئے جن کی وجہ سے وہ اپنے گھروں، دوستوں اور ہمسائیوں کی سرزمین سے کوچ کر گئے یہاں تک کہ اس ملک میں پہنچ گئے اور اپنی سفر کی سواریوں کو یہاں اپنے تمام رفقاء خادموں، اپنے بھائیوں اور اپنے دوستوں اور اپنے مددگاروں سمیت بٹھا دیا۔ پھر انہوں نے ہندوستان کے بادشاہ بابر کی زیارت کا قصد کیا اور اس سے عرض کی کہ وہ

مَلِكَ الهند "بابر"، ويسألوا عنه أن يُدخِلهم فى أكابر، فوجدوا ما قصدوا من فضل الله الرحيم وانتظموا فى أمراء هذا المَلِكِ الكريم .ثم بدء لهم أن يتخذوا وطنهم هذه الديارَ، وأُعطوا قُرىٰ كثيرة من السلطنة المُغْلِيّة والأملاكَ والعَقارَ، ونسوا أيام الغربة والهموم والأفكار .و بينا هم فى ذالك إذ قُلِّبَتْ أمورُ السلطنة المُغْلِيّة، وظهر الفساد فى الثغور، وما قدَر الدولةُ أن تُحامٰى عن الرعايا تطاوُلَ المفسدين والخلسة، وكثُر سفكُ الدماء وبَتْكُ الرقاب، ونهبُ الأموال و هتكُ الحجاب، واستصعبَ الانتظام، وزادت الكروب والآلام . فترَك الدولةُ المغلية هذا القدرَ من المملكة، وخُلِّصَ أعناقُ أمراء هذه الديار مِن رِبْقة الإطاعة، وصاروا كطوائف

انہیں اپنے اکابر (مصاحبین) میں شامل کر لے۔ پس خدائے رحیم کے فضل سے انہوں نے اپنے مقصد کو پا لیا اور وہ اس معزز بادشاہ کے امراء کے ساتھ منسلک ہو گئے۔ اس کے بعد ان لوگوں (کے دل) میں آیا کہ اس ملک کو ہی اپنا وطن بنا لیں۔ اور انہیں سلطنت مغلیہ کی جناب سے بہت سے گاؤں، املاک اور جاگیریں عطا کی گئیں۔ اور وہ بے وطنی کے برے دن اور سب ہم و غم بھول گئے۔ وہ اسی حالت میں تھے کہ اچانک سلطنت مغلیہ کے معاملات زیروزبر کر دیئے گئے، اور سرحدوں پر فساد برپا ہو گیا۔ اور حکومت میں اتنی طاقت نہ تھی کہ وہ مفسدوں ظلم کرنے والوں اور چوروں اُچکوں کی دست درازی سے رعایا کی حفاظت کر سکے۔ خونریزی، گردن زدنی، اموال لوٹنا اور (عزت کے) پردوں کو چاک کرنا بہت بڑھ گیا، نظام چلانا مشکل ہو گیا، دکھ اور تکالیف بہت بڑھ گئیں۔ پس دولتِ مغلیہ سلطنت میں اپنا مقام کھو بیٹھی اور اس ملک کے امراء کی گردنیں اطاعت کے جوئے سے نکل گئیں اور وہ کسی بھی حکومت کی اتباع نہ کرتے ہوئے طوائف الملوکی کی طرح آزاد اور

الـمـلـوك غير تابعين لأحد من
دول، والمختارين فى الحكومة .
فـفـى تلـكَ الأيـام رجعـتْ إلينا ﴿٩﴾
دولتُـنـا الـمفقودة إلى أيام، وكنّا
نــرمـــى عــن قـوس الـمِــراح
إلـى غرض الأفراح بأمن وسلام،
وعِشْـنـا عيشة السـرور والراحة
ولبثـنـا علٰى ذالك إلى مدّة أراد
الـلّٰه ذو الجلال والعزة .ثم طلع
نـجـمُ إقبالِ مشركى الهند الذين
سُـمّـوا بـالـخـالـصة فعصفتْ بنا
ريـحُ الحوادث فى تلك الأيام،
وقُـلِـعَ مـا خيّـمْـنا بصراصرِ جَور
هذه الأقوام، وصار الأمن محرّمًا
كـصـيـدِ حَـرَمِ البيت الـحـرام.
ونبَـذْنــا عُـلَـقَـنـا وعـلاقـتـنـا
بـالاضـطـرار، وخلَسها الخالصةُ
بقدر اللّٰه القهّار، فزَمَّ آباؤنا نُوق
نـفـوسهـم بـزمام الاصطبار، وما
كـادوا يُـعـجَزون من المشركين
فــى حــروبهـم ولـكـن الـقـدر
أعـجزَهم وكان فى ذالك عبرة

حکومت میں خود مختار ہو گئے۔ پس اُن دنوں ہماری کھوئی ہوئی ریاست کچھ وقت کے لئے دوبارہ ہمارے پاس لوٹ آئی اور ہم امن وسلامتی کے ساتھ راحت کی کمان سے خوشیوں کو نشانہ بنا رہے تھے اور مسرت اور آرام کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ ہم اس حالت میں اس وقت تک رہے جب تک خدائے ذوالجلال والاکرام نے چاہا۔ پھر مشرکین ہند جنہیں خالصہ (سکھ) کے نام سے پکارا جاتا ہے ان کا ستارۂ اقبال طلوع ہوا۔ پس ان دنوں ہم پر حوادث کی آندھیاں چلیں اور جو خیمے ہم نے نصب کیے تھے وہ ان اقوام کے ظلم کی تند و تیز ہواؤں سے اُکھڑ گئے اور امن اس طرح حرام ہو گیا جیسے حرمِ خانہ کعبہ میں شکار کرنا حرام ہے۔ چنانچہ بامرمجبوری ہمیں اپنا نفیس مال اور علاقہ چھوڑنا پڑا اور خدائے قہّار کی تقدیر کے مطابق سکھوں نے اسے لوٹ لیا۔ پس ہمارے آباؤاجداد نے اپنے نفسوں کی اونٹنیوں کو صبر کی لگام دی۔ وہ اپنی جنگوں میں مشرکوں سے مغلوب ہونے والے تو نہ تھے لیکن تقدیر نے انہیں عاجز کر دیا۔ اس میں اہلِ بصیرت کے

لأولـــي الأبـصـــار .وكـذالك صُبّت عـلـى آبـائـنـا الـمصائب وتـواتـرت الـنوائب، حتى انتهى الأمر إلى أنهم عُطّلوا من إمارتهم وسيـاستهـم، وأُخـرجوا من دار رياستهم .فلبثوا في دار غربتهم إلى مدّة نحو ستين أعوام ، حتى إذا مـاتـت الأعـداء الذين وقعتُ بهـم مـحـاربـات، وجهِل الناسَ حـقيقةَ الواقع، رجعوا إلى الوطن متـواريـن مستـوريـن، بما كانت الـخـالصة قوما ظالمين جاهلين. يسـفكون الدماء على أدنى عثار، ولـم يـكـن أمـن من أيديهم لا في ليـل ولا فـي نهـار .وإذا انـقضٰى عهـد دولة الـخالصة، وجاء عهد الـدولة الإنـكـلـزية، نُـجّينـا من تــلـك الــمصيبة، ولـم يبـق إلا قـصـص من تلك الفئة الظالمة، وحُـفـظـت بهـذه الدولة العـادلة أعــراضُــنــا ودمــاؤنـا وأموالنـا، ونسينـا كـلَّ مـا جـرٰى علينا في

لئے عبرت ہے۔اسی طرح ہمارے آباؤاجداد پر مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے اور پے دَر پے تکالیف آئیں، حتی کہ معاملہ یہاں تک پہنچ گیا کہ وہ اپنی امارت اور سیاست سے معطّل کر دیئے گئے اور اپنی ریاست کے علاقہ سے نکالے گئے۔ پھر انہوں نے ساٹھ سال کے ﴿۱۰﴾ قریب مدت بے وطنی کی حالت میں گزاری، یہاں تک کہ جب وہ دشمن مر گئے جن کی وجہ سے لڑائیاں ہو رہی تھیں اور لوگوں نے واقعات کی حقیقت کو فراموش کر دیا تو وہ چھپتے چھپاتے اپنے وطن کی طرف لوٹ آئے کیونکہ سکھ ایک ظالم اور جاہل قوم تھی۔ وہ ایک چھوٹی سی لغزش پر بھی خون ریزی کرتے تھے۔ ان کے ہاتھوں نہ رات کو امن تھا نہ دن کو۔ جب سکھوں کی حکومت کا زمانہ ختم ہوا اور انگریزی سلطنت کا زمانہ آیا تب ہمیں اس مصیبت سے نجات ملی اور اس ظالم گروہ کے صرف قصّے ہی باقی رہ گئے۔ اس عدل پسند گورنمنٹ کی بدولت ہماری عزتیں، ہمارے خون اور ہمارے اموال محفوظ ہو گئے اور ہم گزرے دنوں میں جو ہم پر بیتی وہ سب بھول گئے۔اور بے شک یہ حکومت اس ملک کے

الأيام الخالية .و لا شك أن هذه الدولة مباركة لمسلمى هذه الديار وقد أعطتْ كلَّ ديانة وملّة حريةً تامّة من غير الإكراه و الإجبار، فنشكر اللّٰه ونشكر هذه الدولة، فإنا نُقلنا به إلى الجنة من النار .بيد أن القسوس قد انتبذوا الحق ظِهْرِيًّا .و لَمۡ يأتوا فيما دوّنوه إلّا أمرًا فَرِيًّا . وقد جمعتْ هممُهم على إعدام الإسلام، وقلعِ آثار سيّدنا خير الأنام . يدعون الناسَ إلى اللّظٰى و الدَرَك، ناصبين شَرَكَ الشِرْكِ .ويقولون إن المسيح ابن مريم جمَع فى نفسه سِرَّ الناسوت واللاهوت☆ وإنْ هم

مسلمانوں کے لئے بابرکت ہے۔ اس نے بغیر کسی جبر واکراہ کے ہر مذہب وملت کو مکمل آزادی دی۔ پس ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں اور اس حکومت کا بھی شکر ادا کرتے ہیں کیونکہ اس کے سبب سے ہم جہنم سے جنت کی طرف آ گئے۔ ہاں البتہ پادریوں نے حق کو پسِ پشت ڈال دیا اور جو کچھ بھی انہوں نے مدوّن کیا وہ محض گھڑی ہوئی بات ہے۔ ان کی طاقتیں اسلام کو معدوم کرنے اور خیر البشر سیّدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نشانات کا قلع قمع کرنے کے لئے مجتمع ہیں۔ وہ شرک کے جال نصب کیے ہوئے لوگوں کو دہکتی ہوئی آگ اور گڑھے کی طرف بلاتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ مسیح ابن مریم نے اپنے نفس میں انسانیت اور الوہیت (دونوں) کے راز جمع کیے ہوئے تھے۔ وہ

☆ الحاشية ۔ قد اصرّوا على انه صلب المسيح ونجّا المؤمنين به هٰذا الذبيح وقالوا ان اللّٰه لمّا اراد ان ينجّى الناس من جهنم انزل ابنه وكلمته وتجسّد اللاهوت و تالّه الناسوت وصُلب ولُعن ودخل جهنم ابن اللّٰه ولبث فيها الٰى ثلٰثة ايام و وزر وازرة المجرمين .منه

حاشیہ ۔ یقیناً انہوں نے اس بات پر اصرار کیا کہ مسیح صلیب دیا گیا اور اس ذبیح نے اس (صلیبی موت) کے ذریعہ مومنوں کو نجات دی اور انہوں نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ چاہا کہ لوگوں کو جہنم سے نجات دلائے تو اس نے اپنے بیٹے اور اپنے کلمہ کو نازل فرمایا۔ اور الوہیت مجسم ہوگئی اور بشریت نے خدائی روپ دھار لیا اور وہ صلیب دیا گیا اور لعنت کیا گیا اور اللہ کا بیٹا جہنم میں داخل ہوا اور وہ تین دن تک وہاں پڑا رہا اور اس نے مجرموں کا بوجھ اٹھا لیا۔ منہ

إلّا عُبّاد الطاغوت .والذين قبلوا دينهم من أهل الإسلام، وارتدّوا من مِلّة سيّدنا خير الآنام، فهم يوجدون فی هذه البلاد فی زهاء ثمانين ألفًا أو يزيدون، وهم يسبّون نبيّنا صلی اللّٰه عليه وسلم ويشتمون، ويكيدون ما يكيدون. ويريدون أن يهُدّوا بُرُجَ الإسلام ويهدموه، ويتسلّقوا فيه مفسدين ويُسلِّموه .وإن القسوس قد خرجوا عن العدّ والإحصاء. وبلغوا عديدَ الحصٰی، وما بقی من بلدة و لا قرية إلا نُصِبتْ خيامهم فيها .ما وجدوا كيدًا إلّا استعملوه، وما مكرًا إلا أظهروه واستحرّتْ حربهم، وكثُر طعنهم وضربهم .وأروَا مكائد لم يُر مثلها فی الأوّلين، ولم يوجد نظيرها فی العالمين .ورأی اللّٰه أن المسلمين لا يستطيعون أن يبارزوا أحزابهم، ورأی فيهم

لوگ تو صرف شیطان کی عبادت کرنے والے ہیں۔ اہل اسلام میں سے وہ لوگ جو ان کا دین قبول کر چکے ہیں اور ہمارے آقا خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کے دین سے مرتد ہو چکے ہیں وہ اس ملک میں اسی ہزار کے لگ بھگ یا اس سے زیادہ پائے جاتے ہیں۔ وہ ہمارے نبی ﷺ کو گالیاں دیتے ہیں اور بُرا بھلا کہتے ہیں اور جو بھی تدبیر وہ کر سکتے ہیں وہ کرتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ اسلام کے بُرج کو گرا دیں اور اسے منہدم کر دیں اور فساد پھیلاتے ہوئے اُس پر چڑھ جائیں اور مسلمانوں کو اس سے باہر نکال دیں۔ پادری تو اعداد و شمار سے بھی آگے نکل چکے ہیں اور سنگریزوں کی کثرت کو پہنچ چکے ہیں۔ کوئی بھی شہر یا بستی ایسی نہیں بچی جس تک ان کی رسائی نہ ہوئی ہو۔ انہوں نے کوئی ایسی تدبیر نہیں پائی جسے انہوں نے استعمال نہ کیا ہو اور نہ کوئی مکر جسے انہوں نے ظاہر نہ کیا ہو۔ ان کی جنگ کا بازار گرم ہو گیا اور ان کی نیزہ زنی اور شمشیر زنی بہت بڑھ گئی ہیں اور انہوں نے ایسی چالیں چلی ہیں ﴿۱۲﴾ جن کی مثال پہلوں میں نہیں ملتی اور نہ ہی اس کی نظیر تمام جہانوں میں پائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ مسلمان یہ استطاعت نہیں رکھتے کہ ان کے گروہوں کے مقابلہ کی تاب لاسکیں، اور اس نے

ضعفًا أصابهم، فرتَّب فضلًا مِن عنده في مقابلة هذه الأفواج الأرضية أفواجًا في السماء، وأنزلَ مسيحَه الموعود ليكسر صليبَ☆ الأعداء. وإنّ هذا الكسر ليس بسيف ولا سِنان، كما زعَمه فريق من عُميان، بل الكسر كله بدليل وبرهان، وآيات من السّماء وسلطان. ولا يُستعمل سبب من أسباب الأرض ولا يؤخذ سلاح من أسلحة هذا العالم، وينزل الحق ليُعدِمَ الباطل بسلاح لا يراه الخَلق، وكان هذا مقدّرًا من بدو الزمان، ومكتوبًا في

انہیں لاحق ہو جانے والی کمزوری دیکھی ۔ پس اس نے اپنی جناب سے فضل فرماتے ہوئے ان زمینی افواج کے مقابل پر آسمان پر فوجیں ترتیب دیں اور اپنا موعود مسیح نازل فرمایا تا کہ وہ دشمنوں کی صلیب کو پاش پاش کر دے۔ اور یہ کسرِ صلیب تلوار اور نیزہ سے نہیں ہوگا، جیسا کہ اندھوں کا ایک گروہ خیال کرتا ہے، بلکہ یہ کسر مکمل طور پر دلیل اور برہان کے ساتھ اور آسمانی نشانات اور غلبہ کے ساتھ ہوگا، زمینی ذرائع میں سے کوئی ذریعہ استعمال نہیں کیا جائے گا اور نہ اس جہان کے اسلحہ میں سے کوئی اسلحہ لیا جائے گا، حق نازل ہوگا تا باطل کو ایسے اسلحہ سے معدوم کر دے جسے مخلوق نے دیکھا بھی نہ ہو، ابتدائے زمانہ سے یہی مقدر تھا اور انبیاء کی کتابوں میں لکھا گیا تھا اور جس نے اس

☆ **الحاشية** ۔ قد جاء في الأحاديث أن المسيح الموعود يكسر الصليب، ويُرىٰ في كسره الأعاجيب، وفهّمني ربّي أنّ كسر المسيح ليس بالمحاربات، بل يضَع الحروبَ كلها ويكسر ما بُني على الصليب بالآيات. منه

حاشیہ ۔ احادیث میں آیا ہے کہ مسیح موعود صلیب کو توڑے گا اور اس کے توڑنے میں عجیب عجیب باتیں نظر آئیں گی اور میرے رب نے مجھے سمجھایا ہے کہ مسیح کا کسرِ (صلیب کرنا) جنگوں کے ذریعہ سے نہیں ہوگا بلکہ وہ تو جنگوں کو موقوف کر دے گا۔ اور جن عقائد کی بنیاد صلیب پر رکھی گئی ہوگی انہیں نشانات کے ذریعہ پاش پاش کر دے گا۔ منه

كتب النبيين و مَن خالفه فقد عصى وصايا المرسلين . ولا يأتي المسيح محاربًا بالأسنّة والسهام والمرهَفات، نعمْ، يأتي بعجائب الخوارق والآيات. ومن علاماته أن تسمعوا عند وقت مجيئه أخبارَ المحاربات، ثم تسكُت الدول كلها ويميلون إلى المصالحات. ولا تبقى حرب في الأرض ولا غلبة الفتن والبدعات، وتميل النفوس إلى التقوى بعد كثرة المعاصي وظلمة شديدة على وجه الأرض وميل النفوس إلى السيّئات .وإنكم ترون اليوم كيف تراء تْ عساكر الإلحاد، وظهرت رايات الفساد، وتجلّى على القلوب سريرُ إبليس، وأشاع أهلُه المكرَ والتلبيس، ونعَرتْ كُوساتُه وصاحت من كل طرف بُوقاتُه، وجالت خيوله،

کی مخالفت کی تو اس نے رسولوں کی وصیتوں کی نافرمانی کی۔ مسیح نیزے ، تیر اور تیز دھار تلواریں لے کر جنگ کرنے نہیں آئے گا، ہاں وہ آئے گا عجیب عجیب خوارق اور نشانات کے ساتھ، اس کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ اس کے آنے کے وقت تم جنگوں کی خبریں سنو گے۔ پھر ﴿۱۳﴾ تمام حکومتیں خاموش ہو جائیں گی اور مصالحت کی طرف مائل ہوں گی۔ زمین میں نہ جنگ باقی رہے گی اور نہ فتن اور بدعات کا غلبہ۔ اور گناہوں کی کثرت، روئے زمین پر شدید ظلمت اور برائیوں کی طرف لوگوں کے جھکاؤ کے بعد نفوسِ انسانی تقویٰ کی طرف مائل ہو جائیں گے۔ آج تم دیکھ رہے ہو کہ الحاد کے لشکر کس طرح نمایاں دکھائی دے رہے ہیں اور فساد کے عَلَم ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور دلوں پر ابلیس کا تخت جلوہ گر ہو چکا ہے اور اس کے پیروکار مکر اور تلبیس کو پھیلا رہے ہیں۔ اس کے نقارے بلند آواز سے بج رہے ہیں اور اس کے بگل ہر طرف شور مچا رہے ہیں۔ اس کے گھوڑے چکر لگا رہے ہیں اور

وسالت سيوله .وترون بحور الفتن متموّجة، وآفات الأرض في ظهورها متوالية، وكثُرتْ أحزاب الفاسقين، وقلّت جماعة المتقين. والذين قالوا إنا نحن على دين اللّٰه الإسلام، أماتَ قلوبَ أكثرهم سمُّ الاجترام فما بقى فى أكُفِّهم إلا اسم الدين وصاروا كالأنعام .واستبدلوا الخبيثاتِ بالذى هو من الطيبات، وغشّوا طبائعهم بغواشي الظلمات، وأعرضوا عن ذكر اللّٰه بتوجُّههم إلى العالم السفلى والشهوات .فلمّا أعرضوا عن جناب الحق ركدتْ نفوسهم، وانجذبتْ قريحتهم ﴿۱۴﴾
إلى الزّخارف الدنيوية و المُقتنيات المادّيّة لمناسبتهم بالخبيثات، واشتدَّ حرصُهم ونَهمتُهم وشغفُهم بها وألقاهم شُحُّ نفوسهم فى السيئات، وتمايلوا على الدنيا وزخارفها

اس کے سیلاب بہہ رہے ہیں۔تم دیکھ رہے ہو کہ فتنوں کے سمندر ٹھاٹھیں مار رہے ہیں اور زمینی آفات پے در پے اپنا ظہور کر رہی ہیں۔فاسقوں کے گروہوں کی کثرت ہوگئی ہے اور متقیوں کی جماعت کم ہوگئی ہے۔وہ لوگ جو کہتے تھے کہ ہم یقیناً اللہ تعالیٰ کے دین اسلام پر قائم ہیں ارتکابِ جرم کے زہر نے اُن میں سے اکثر کے دلوں کو مردہ کر دیا ہے۔ان کے ہاتھوں میں دین کے نام کے سوا کچھ باقی نہیں رہا اور وہ چوپایوں کی طرح ہوگئے ہیں۔انہوں نے پاک چیزوں کے بدلے میں پلید چیزیں لیں اور اپنی طبائع کو ظلمات کے پردوں سے ڈھانپ دیا ہے۔انہوں نے عالم سفلی اور شہوات کی طرف توجہ کے سبب اللہ کے ذکر سے اعراض کیا۔پس جب انہوں نے حق تعالیٰ کی جناب سے اعراض کیا تو ان کے نفس (ایک ہی) جگہ ٹھہر گئے اور خبیث چیزوں سے ان کی مناسبت کی وجہ سے ان کی طبائع دنیوی چمک دمک اور مادی اشیاء کی طرف جھکنے لگیں اور ان کے بارہ میں ان کی حرص، شہوت اور رغبت بڑھ گئی اور ان کے نفسوں کی طمع نے انہیں برائیوں میں ڈال دیا۔اور وہ دنیا اور اس کی فانی چمک دمک کی طرف مائل ہوگئے۔

الـفـانيـات، و كـلـمـا استكثروا فيهـــا و ازدادحــــرصهـــم عـليهـاوشُحُّهم بهارجعوا خائبين غيـرفـائـزيـن إلـى الـمـرادات. ومـا كـانـت عـاقبةُ أمـرهـم إلّا الـضـنـك في المعيشة، وانتياب الأذى عـلى المُهُجة .ومـا نفَعهم كـذبُهـم و كيـدهـم وصـخبهـم لـدنيـاهـم واستـأصل الله الراحةَ مـن قـلـوبهـم، وأزال اضطجاع الأمـن مـن جـنـوبهم وتركهم في أنـواع الـغـمّ والتشـوّشـات مع التغافل من الدين والضلالات، و ما بقى لهم ذوق في المناجاة ، و لا تـلـذُّذٌ فـي العبـادات. فـحـاصـل الـكلام أن الـنـاس في زمـانـنـا هـذا قـد انـقسـموا إلـى قسـمين، ولـحِق كلَّ قسم مـرضٌ بـقَـدَرِ ربّ الـكـونَيـن. فالقسم الأول قوم النصارٰى، و تـراهـم لـلـدنيـا كـالسكارٰى و في عبادة المخلوق كالأُسارٰى،

جب کبھی بھی انہوں نے اس (دنیا) کی کثرت چاہی اور ان کی اس میں حرص اور طمع بڑھی تو وہ ہمیشہ اپنی مرادیں کامیابی سے حاصل کیے بغیر ناکام اور خائب و خاسر لوٹے۔ ان کے اس امر کا انجام سوائے رزق میں تنگی اور بار بار روح کو اذیت پہنچنے کے اور کچھ نہیں۔ ان کے دنیا کی خاطر جھوٹ، سازشوں اور شور وشغب نے انہیں کچھ فائدہ نہ دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں سے راحت کھینچ لی اور امن کا قرار ان کے پہلوؤں سے دور کر دیا اور دین سے تغافل اور گمراہیوں کے ساتھ ساتھ انہیں گونا گوں غموں اور تشویشوں میں چھوڑ دیا۔ ان کے لیے دعاؤں میں ذوق اور عبادات میں لذت باقی نہ رہی۔ پس حاصل کلام یہ کہ ہمارے اس زمانہ میں لوگ دو قسموں میں تقسیم ہو گئے ہیں، اور ربّ دو جہاں کی مشیت سے ہر قسم کو مرض لاحق ہو گیا ہے۔ پس پہلی قسم قومِ نصاریٰ ہے، تو انہیں دیکھتا ہے کہ وہ دنیا کی خاطر مدہوش کی طرح ہیں اور مخلوق کی پرستش میں قیدیوں کی طرح۔ اور دوسری قسم

والقسم الثانی المسلمون الذین
یقولون إنّا نحن مؤمنون، وما بقی
فی أکثرهم حلاوۃُ الدین ﴿۱۵﴾
والإیمان و لا علمُ کتاب اللّٰه
القرآن .وبعدوا من أعمال البرّ
وأفعال الرشد والصلاح،
وانتقلوا من سبل الفلاح إلی
طرق الطلاح .وعادَ جمرُهم
رمادًا، وصلاحهم فسادًا.
ورکنوا إلی الدنیا الدنیّة و
رکدوا بعد جریهم فی أماکن
الخیر لإرضاء حضرۃ العزّۃ.و
ترکوا سِیَرًا إبراهیمیة، واتبعوا
سبلا جحیمیةً .وصاروا لإبلیس
کالمقرَّنین فی الأصفاد،
والمقوَّدین فی الأقیاد .خرّبوا
بأیدیهم مساجدَ اللّٰه لترک
الصلاۃ ، ولم یبق فی أعینهم
جاہُ الأذان و عزّۃُ الدُعاۃِ لِما
سمعوا صوتَ المؤذّنین ثم
ماحفدوا إلی المساجد
للعبادات. یکذبون ولا یخافون،

مسلمان ہیں، جو کہتے ہیں کہ ہم مومن ہیں ، حالانکہ ان میں سے اکثر میں دین اور ایمان کی حلاوت باقی نہیں رہی اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن کا علم باقی رہا ہے۔ وہ نیکی کے اعمال اور رُشد و صلاح کے افعال سے دور جا پڑے ہیں اور کامیابی کی راہوں سے تباہی کے راستوں کی طرف منتقل ہوگئے ہیں۔ ان کے انگارے راکھ ہوگئے اور ان کی صلاح فساد بن گئی ہے۔ وہ حقیر دنیا کی طرف جھک گئے ہیں اور ربّ العزت کی رضا کی خاطر خیر کے مقامات میں چلنے کے بعد رُک گئے ہیں۔ انہوں نے سیرتِ ابراہیمی کو ترک کر دیا اور جہنمی راہوں کو اختیار کرلیا، وہ ابلیس کے لئے ایسے ہو گئے جیسے (اس کی) بیڑیوں میں جکڑے ہوئے ہوں اور (اس کی) زنجیروں میں کھینچے جاتے ہوں۔ انہوں نے نمازوں کو ترک کرکے اپنے ہاتھوں سے اللہ کی مسجدوں کو ویران کر دیا۔ اور ان کی آنکھوں میں اذان کی شوکت اور مؤذنوں کی عزت باقی نہ رہی، کیونکہ وہ مؤذنوں کی آواز سننے کے باوجود عبادات کے لیے مساجد کی طرف نہیں لپکتے، وہ جھوٹ بولتے ہیں اور ڈرتے نہیں، وہ خیانت

ويـخـانـون ولا يتـقـون، ويقرُبون حـرمـاتِ الـلّٰـه ولا يـجتـنبـون، ويـفسُـقون و لايمتنعون .مُـلئت بـطـونهـم مـن الـحـرام، وألسنُهم لُـوّثـتْ بـأكاذيب الكلام، وتزنى أعيـنهـم ولا يـخشـون قهـر اللّٰـه العلّام .وقـد صـاروا أعوانًا لأهل الـكـفـر بسوء أعمالهم، وأرضَوا الشيـطـان بـضـلالهـم .رُفـعـت مـن بيـنهـم الأمـانة، وضـاعـت الـديـانة .ومـا بـقـى مـن معصية إلا ارتـكبـوهـا، ومـا مـن جريمة إلا ركبـوهـا .وتـركـوا القرآن و مـا دعـا إليـه، وتبعوا الشيطان و ما أغرٰى عليه .وصاروا كاليهود قردة خـاسـئيـن ، بعـد ما كانوا أُسـودًا عـادين .فـلأجل ذالك ذاقـوا الـذلّة بعد العزّة، وضُربت عليهم المسكنة بعد أيام الدولة. وذالك جـزاءُ قـلـوب مـقفّلة، وأثـامُ صـدور مـغـلـقة مـن ربّ الـعـالـمين.يا حسرةً على هؤلاء

کرتے ہیں اور تقویٰ اختیار نہیں کرتے ، وہ اللہ کی محرمات کے قریب جاتے ہیں اور اجتناب نہیں کرتے ، وہ بدکاری کرتے ہیں اور باز نہیں آتے ، ان کے پیٹ حرام سے بھرے ہوئے ہیں اور ان کی زبانیں جھوٹے کلام سے آلودہ ہو گئی ہیں۔ ان کی آنکھیں زنا کرتی ہیں اور وہ خدائے علیم کے قہر سے نہیں ڈرتے۔ وہ اپنے بُرے اعمال کی وجہ سے اہلِ کفر کے مددگار بن گئے ہیں اور انہوں نے اپنی گمراہی سے شیطان کوخوش کیا ہے۔امانت ان کے درمیان سے اٹھا دی گئی ہے اور دیانت ضائع ہوگئی۔ کوئی ایسا گناہ باقی نہیں رہا جس کا انہوں نے ارتکاب نہ کیا ہو، اور نہ کوئی جرم جسے انہوں نے نہ کیا ہو۔ انہوں نے قرآن اور جن احکام کی طرف وہ بلاتا ہے سب کو چھوڑ دیا اور شیطان اور اس کی ترغیبات کی پیروی کی، اور وہ یہود کی طرح ذلیل بندر بن گئے بعد اس کے کہ وہ خونخوار شیر تھے۔پس اسی وجہ سے انہوں نے عزت کے بعد ذلت کو چکھا اور ایّامِ حکومت کے بعد ان پر بے بسی کی مار ماری گئی۔اور یہ ربّ العالمین کی طرف سے مقفل دلوں کی جزا اور تنگ سینوں کی سزا ہے۔ وائے حسرت! ان مسلمانوں پر کہ انہوں نے اپنی ﴿۱۶﴾

المسلمين. إنهم تركوا الدين لدنياهم وآثروا هٰذه الدار على عقباهم، وأحبّوا الفساد، وعادَوا الصدق والسَّداد، ونسوا نموذج قوم افتتحوا بالشهادة بكمال الانقياد وذبحوا نفوسهم بالمحبّة والوداد، الذين سقَوا بستانَ الملة بدماء هم، وهدموا بنيان وجودهم لإرضاء بَنّائهم. والذين تَلطّخوا بأدناس الدنيا ورجزها وقذرها، أولئك قوم كثروا في هذا الزمان، وإنّهم فقدوا تقواهم وأغضبوا مولاهم بأنواع العصيان. وترى كثيرًا منهم شغَفهم حبُّ الأموال والأملاك والنسوان، وأقسى قلوبَهم لوعةُ الفضّة والعِقْيان، ودَسّوا نفوسهم بهمومها بعد ما ﴿۱۷﴾
جلّتْ مطلعَها نورُ الإسلام والإيمان. وإذا رأوا بعض أمور دنياهم غيرَ المنتظمِ أخَذهم الضجَرُ بالكَظْم، ولا يبالون

دنیا کی خاطر دین کو چھوڑ دیا اور اپنی عاقبت کے مقابل پر اِس دنیا کوترجیح دی۔ انہوں نے فساد سے محبت کی اور سچائی اور راستی سے دشمنی۔ وہ اُس قوم کے اُسوہ کو بھول گئے جنہوں نے کمال فرمانبرداری سے جامِ شہادت نوش کیا اور اپنے نفسوں کو محبت اور پیار سے ذبح کر دیا۔ یہ ایسے لوگ تھے جنہوں نے اپنے خونوں سے ملت کے باغ کی آبیاری کی۔ اور اپنے بنانے والے کی رضا کی خاطر اپنے وجود کی بنیادوں کومسمار کیا، اور وہ لوگ جنہوں نے دنیا کی آلائشوں، اس کے گند اور اس کی پلیدی سے اپنے آپ کو آلودہ کرلیا، یہی وہ قوم ہیں جن کی اس زمانے میں کثرت ہے۔ وہ اپنے تقویٰ کو کھو چکے ہیں اور انہوں نے انواع واقسام کے گناہوں سے اپنے مولا کو غضبناک کیا ہے۔ تو دیکھتا ہے کہ ان میں سے اکثر کے دلوں میں اموال، املاک اور عورتوں کی محبت گھر کرگئی ہے۔ سیم وزر کے عشق نے ان کے دل سخت کر دیئے ہیں۔ انہوں نے دنیا کے غموں میں اپنے نفسوں کو مٹی میں ملا دیا۔ بعد اس کے کہ اسلام اور ایمان کے نور نے ان کے مطلع کو روشن کر دیا تھا۔ جب وہ اپنے بعض دنیاوی معاملات کو غیر منتظم پاتے ہیں تو دبا ہوا کرب وبیقراری ان کے دامن گیر ہو جاتا ہے۔ وہ اپنے دین کی کوئی پرواہ

دينَهم ولو يُهَدّ أركانه وتُهدَّم جدرانه. ويكرهون أن يُظهِروا على أبدانهم شِعار الإسلام، ويحبّون أن يلبسوا لباس أهل الكفر وعَبَدة الأصنام. تركوا فريضة الصّلٰوة وصيام رمضان ولا يحضرون المساجد وإنْ سمعوا الأذان، بل يكره أكثرُ ذى مَخِيلة أن يبرُزوا لـلتعييد، وما ترىٰ فيهم مِن سُنَنِ العيد إلّا لبس الجديد. وترى أكثرَهم اعتضدوا قِربةَ الملحدين. واستقادوا لِسِيَرِ الكافرين. وحسبوا أن الوُصلة إلى الدولة طُرق الاحتيال والاختيال والإباحة، وأفتاهم فكرهم بأن الفوز فى المكائد، فيستَقْرُونها ويرصُدون مواضعها كالصائد. ومنهم قوم يستوْكِفون الأكُفَّ بالوعظ والنصيحة كالعلماء. و يطلبون الصيد بتقمُّص لباس الفقهاء، ويأمرون

نہیں کرتے خواہ اُس کے ستونوں کو گرا دیا جائے اور اُس کی دیواروں کو منہدم کر دیا جائے۔ وہ ناپسند کرتے ہیں کہ شعارِ اسلام اپنے جسموں پر ظاہر کریں بلکہ وہ تو یہ پسند کرتے ہیں کہ اہلِ کفر اور بُت پرستوں کے لباس میں ملبوس ہوں۔ انہوں نے فریضۂ نماز اور رمضان کے روزوں کو ترک کر دیا ہے۔ اور باوجود اذان سننے کے وہ مسجدوں میں حاضر نہیں ہوتے۔ بلکہ اکثر متکبر (تو یہ بھی) ناپسند کرتے ہیں کہ عید کی نماز ادا کرنے کے لئے باہر نکلیں۔ تو نئے کپڑے پہننے کے سوا اُن میں (اسلامی) عید کی کوئی سنت نہ پائے گا۔ اور تو دیکھے گا کہ اُن میں سے اکثر نے ملحدوں کی مشک کو اپنے بازوؤں میں لے لیا ہے اور کافروں کی سیرت کو اپنا اُسوہ بنا لیا ہے۔ اور انہوں نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ حکومت تک پہنچنے کا ذریعہ حیلہ سازی، ناز و نخوت اور اِباحت ہے۔ ان کے افکار نے انہیں یہ فتویٰ دیا ہے کہ کامیابی مکر و فریب میں ہی ہے۔ پس وہ (مکروں) کی تلاش میں رہتے ہیں اور شکاری کی طرح ان کے مناسب مواقع کی گھات میں رہتے ہیں۔ اور ان میں سے ایک ایسی قوم بھی ہے جو علماء کی ﴿۱۸﴾
طرح وعظ و نصیحت سے لوگوں کی ہتھیلیوں سے سخاوت کے طالب ہیں۔ اور فقہاء کا لباس پہن کر

النـاس بـالبـرّ وطريق الصلحاء ، وينسَون أنفسهم ويحسبون هذا الطريق من الدهاء .لا ينقدون أمور الدين بعين المعقول. ولا يُمعِنون النظر فى مبانى الأصول، ولا يسلكون مسلك التحقيقات وما تجدهم إلا كالعجماوات، بل هم كالجمادات .ويُظهِرون الحلم والرفق كأنهم هُذّبوا بأخلاق النبوّة و الولاية ، و إذا رأوا أن استعطافهم لا يُكدِى رجعوا إلى الإغلاظ والشكاية. يُأَثِّمون الأبرار، ويكفِّرون الأخيار، ويفسِّقون الصلحاء الكبار، ويجهِّلون قومًا يكمِّلون الأنظار، مع أنهم كغمرٍ جاهل. ما يعلمون ما الإسلام، ثم يضَعون من الذين أوتوا العلم و يحسبون أنهم هم العلماء العظام . يَرُودون فى مسارح لمحاتهم.مَن يملأ وِفاضَهم بعد سماع ﴿۱۹﴾

شکار تلاش کرتے ہیں۔ وہ لوگوں کو تو نیکی اور صلحاء کے راستے پر چلنے کا حکم دیتے ہیں لیکن اپنے نفسوں کو بھول جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ یہ دانائی کا طریق ہے۔وہ دین کے معاملات کو عقل کی آنکھ سے نہیں جانچتے اور اصول کی بنیادوں پر بنظرِ دقیق غور وفکر نہیں کرتے اور نہ ہی تحقیق کی راہ اختیار کرتے ہیں۔تو انہیں حیوانات جیسا بلکہ جمادات کی طرح پائے گا۔ وہ حلم اور نرمی تو ایسے ظاہر کرتے ہیں گویا کہ وہ نبوت اور ولایت کے اخلاق سے آراستہ کیے گئے ہیں۔ مگر جب وہ دیکھتے ہیں کہ ان کی نرمی ان کو کچھ فائدہ نہیں دے رہی تو وہ بدگوئی اور شکایات پر اتر آتے ہیں، وہ ابرار کو گنہگار ٹھہراتے ہیں اور برگزیدہ لوگوں کی تکفیر کرتے ہیں۔ وہ بڑے بڑے صلحاء کو فاسق قرار دیتے ہیں اور کامل بصیرت رکھنے والی قوم کو جاہل گردانتے ہیں، باوجود اس کے کہ وہ خود نادان جاہل کی طرح ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ اسلام کیا ہے۔ پھر وہ اہل علم کو اُن کے مرتبہ سے گرانے کی کوشش کرتے ہیں اور گمان کرتے ہیں کہ وہ خود بہت بڑے عالم ہیں۔ وہ اپنی نظروں کی چراگاہ میں اس کی تلاش کر رہے ہوتے ہیں جو ان کے کلمات سننے کے بعد ان کے توشہ دان کو بھر دے۔

کـلـمـاتـهـم، ويُـضـمِـرون عند مسـائـح غدواتهم مَن يزيد عددَ دُريهـمـاتهم . يـخـوّفـون الناسَ بـزواجـرِ وعـظهـم، ولا يخـافون اللّٰـه بـلـفاظة لفظهم . يسُرّون أخـلاطَ الـزُمَـر بإنشاد أشعار، و يبُوحون إليهم عند خاتمة الوعظ بـحـاجـات وأوطـار، ليفرّجوا غُـمّتهم بدرهم و دينار .ويدلِفون إلـى الأمـراء ، ويُظهِرون عليهم أنهـم مـن أكـابر العلماء ، وأسبغ اللّٰـه عـليهـم مـن علم الحديث والـقـرآن، والـنـاسُ يستكِفّون بهـم الافتـنـان بـمـكـائـدِ عَبَدة الـصـلـبـان ، ثـم يشيرون إلىٰ أنهـم مـن حُماة الملّة ومن الذين بـذلـوا مـالهـم وهـمّتهم فى سبل الـديـن لـرضـاالحضرة، وما بقِى لهـم شـغـل إلّا الـوعـظ ليؤدّوا فـريـضتهـم وليهـدوا الـنـاس وليُـرْوُوا غُـلّتهـم، وليـس مـن سيـرتهـم ليُخـلِقوا لـكل أحدٍ

وہ اوائل صبح باہر جاتے ہیں اور ان کے دل میں یہ بات مضمر ہوتی ہے کہ (انہیں کوئی ایسا شخص مل جائے) جو ان کے درہموں کی تعداد میں اضافہ کر دے۔ وہ اپنے وعظ کی سخت ڈانٹ ڈپٹ سے لوگوں کو ڈراتے ہیں لیکن وہ (اس بات پر) اللہ کا خوف نہیں کرتے کہ ان کے مونہوں سے کیا نکل رہا ہے۔ وہ مختلف جماعتوں کو اشعار سنا کر خوش کرتے ہیں اور پھر اپنے وعظ کے اختتام پر ان کے سامنے اپنی حاجات اور ضروریات پیش کرتے ہیں تا کہ وہ درہم و دینار کے ذریعہ سے اپنی پریشانی کو دور کریں۔ وہ تعظیم سے چل کر امراء کے حضور جاتے ہیں اور ان پر یہ ظاہر کرتے ہیں کہ وہ اکابر علماء میں سے ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے انہیں قرآن وحدیث کا وافر علم عطا فرمایا ہے اور یہ کہ لوگ پادریوں کے مکروں کی فتنہ اندازی کے مقابل ان سے طرح طرح کی مدد حاصل کرتے ہیں۔ پھر وہ اِس طرف اشارہ کرتے ہیں کہ وہ حامیان ملت سے ہیں اور حضرت احدیت کی رضا کی خاطر دین کی راہوں میں اپنا مال اور ہمت خرچ کرنے والوں میں سے ہیں۔ اور ان کا کام سوائے وعظ کے اور کچھ نہیں تا کہ وہ اپنا فریضہ ادا کریں، لوگوں کو ہدایت دیں اور ان کی تشنگی کو سیراب کریں اور اُن کی عادت یہ نہیں کہ ہر ایک کے

ديباجتَهم، ويرفعوا إليه حاجتهم . فـالـحـاصـل أنهـم يقولون كذا وكـذا مكرًا وحيلةً، وقد يتفق أن رئيسًـا يـرسُـم لهـم وظـيـفـةً، أو يـعـطـى لهـم صلةً، لما وجدَ هم ﴿۲۰﴾
كـالسـائـلين الباكين. فلا شك أن هـذه الـعـلـمـاء قد انتهوا فى غـلوائهم، وسدروا فى خيلائهم، وأصرّوا عـلى جهلاتهم، ولوّنوا الـناس بألوان خزعبيلاتهم، وقد جـاوز الـحـدَّ غيُّهـم، وأهـلك الناسَ بغيُهم. إذا وعدوا أخلفوا، وإذا غـضبوا أغلظوا، وإذا حدّثوا كـذبوا .و نشَـر نـموذجَ السوء زَهْـوُهـم، وأضـرَّ الـحـق لَهْوُهم . وأقسٰـى قـلـوبَ الـنـاس سوءُ أعـمـالهـم وقبحُ سيرتهم، بعد ما عثروا عـلى سريرتهم. يجترؤن عـلـى السيئـات بعزم صميم، كـأنهـم ليسـوا بـمَـرْأى رقيبٍ عـلـيـم .زلّـتْ أقـدامُهـم، وأوبقَ الـنـاس أقـلامُهم ، وتغيّرَ حالُهم.

سامنے خود کو رسوا کریں اور اُس کے سامنے وہ اپنی ضروریات پیش کرتے پھریں۔ پس حاصل کلام یہ کہ وہ اس اس طرح کی باتیں مکروحیلہ سے کرتے ہیں اور کبھی یوں بھی اتفاق ہوتا ہے کہ کوئی رئیس ان کے لئے وظیفہ مقرر کر دیتا ہے یا جب وہ انہیں روتے ہوئے سوالیوں کی طرح پاتا ہے تو انہیں کچھ عطا کر دیتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ان علماء نے اپنے غلو میں انتہا کر دی ہے اور اپنے مغرورانہ خیالات میں بے باک ہو گئے ہیں، اپنی جہالتوں پر مصر ہیں اور انہوں نے اپنی رنگ برنگی جھوٹی باتوں سے لوگوں کو رنگ دیا ہے۔ ان کی گمراہی حد سے تجاوز کر چکی ہے اور ان کی سرکشی نے لوگوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ جب وہ وعدہ کرتے ہیں تو وعدہ خلافی کرتے ہیں اور جب غصہ میں آتے ہیں تو درشت کلامی کرتے ہیں، اور جب بات کرتے ہیں تو جھوٹ بولتے ہیں۔ اُن کے غرور نے بدنمونہ پھیلایا ہے اور اُن کے لہو ولعب نے حق کو نقصان پہنچایا ہے۔ جب لوگوں کو اُن کے اندرونے کا پتہ چلا تو ان کے بُرے اعمال اور اُن کی بد خلقی نے ان لوگوں کے دلوں کو سخت کر دیا۔ وہ مصمم ارادے کے ساتھ برائیوں پر ایسے جرأت دکھاتے ہیں گویا کہ وہ نگہبان اور علیم خدا کی نظروں سے اوجھل ہیں۔ ان کے قدموں میں لغزش آ گئی ہے اور ان کی قلموں

وكدر زلالُهم. ما يأخذهم ندمٌ مع كثرة الذنوب. و يرصُدون المزرعة مع عدمِ زرع الحبوب، لا ينتهجون مَهجّة الاهتداء ولا يعطفون على أحدٍ إلّا بطريق الرياء. قد كان فيما مرّ من الزمان أهواء كأهوائهم، ولٰكن ما خلا قوم من قبل فى شباء ة اعتدائهم. يوقظهم اللّٰه فيتناعسون، ويجذبهم الحق فيتقاعسون. جمعوا التعصّب بأنواع غرارة، و لا يسمعون الحق كأنهم فى مغارة، ولايوجد فيهم شيء من بصيرة ولا بصارة. قد هجم الشيطان عليهم مُواريًا عنهم عِيانَه، فانساب فى عروقهم وشرائِينهم وأغرى عليهم أعوانَه. لا يستطيعون أن يسمعوا كلمة الحقّ، فيثِبون وَثْبَ البَقّ، ويزفِرون زفرةَ القيظ، ويُخاف أن يتميّزوا من الغيظ.

نے لوگوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ ان کی حالت متغیر ہو چکی ہے اور ان کا آبِ صافی گدلا ہو چکا ہے۔ کثرتِ گناہ کے باوجود بھی انہیں پشیمانی نہیں ہوتی۔ وہ تخم ریزی کیے بغیر ہی کھیتی کی امید لگائے بیٹھے ہیں اور ہدایت کی راہ اختیار نہیں کرتے۔ وہ کسی پر شفقت نہیں کرتے مگر ریا کاری کرتے ہوئے۔ گزرے ہوئے زمانے میں بھی ہوا و ہوس ان لوگوں کی ہوا و ہوس کی طرح ہوا کرتی تھی لیکن اس سے پہلے کوئی بھی قوم ایسی نہیں گزری جو ظلم میں اس قدر تیز تھی۔ اللہ ان کو بیدار کرتا ہے مگر وہ بتکلّف سوئے پڑے ہیں۔ حق ان کو کھینچتا ہے مگر وہ پیچھے ہٹتے ہیں۔ انہوں نے انواع و اقسام کی غفلت سے تعصب کو جمع کر رکھا ہے۔ وہ حق کو نہیں سنتے گویا وہ کسی غار میں ہیں۔ ان میں نہ ہی کچھ بصیرت پائی جاتی ہے اور نہ ہی بصارت۔ شیطان نے ان سے چھپ کر ان پر حملہ کیا ہے، پس وہ ان کی رگوں اور ان کی شریانوں میں داخل ہو گیا ہے اور ان کے خلاف اپنے مددگاروں کو انگیخت کیا ہے۔ وہ (یہ بھی) برداشت نہیں کرتے کہ کلمۂ حق سنیں۔ اور وہ پسّو کی طرح اُچھلتے ہیں، وہ سخت گرمی میں ہانپنے کی طرح سانس کھینچتے ہیں، اور اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں وہ غضب سے پھٹ نہ جائیں۔ ﴿۲۱﴾

ويُحَمْلِقون إلى من قال قولا يخالف آراء هم، ولو كان يواخى آباء هم. ترى هِمَمَهم عالية للدنيا الدنيّة، وترى احتدادَ بصرهم فى الأفكار السفليّة، وأما فى أمر حماية الدين فقد خبتْ نارهم، وتوارىٰ أُوارُهم. يوافون الأمراء بالمداهنة، ويقعدون قُبالتَهم علىٰ لحم مشوّى وخبز سميذ للمؤاكلة، ولو كان من أهل البدعات والمعصية. ولا يخرج من أفواههم كلمةٌ تخالف آراء هذه الفئة. ويخالطونهم كالماء والراح بكمال الفرحة، ويمدّون أيديهم فرحين للمصافحة. فالحاصل أنهم يُرضُون أهل الدولة والحكومة بلطائف الاحتيال، ويسجدون لكل مَن ملَكَ أمرًا ويتركون طريق الجدال. وأما الغرباء الضعفاء فيُداسون تحت أقدامهم. ﴿۲۲﴾

اور جو ان کی آراء کے مخالف بات کرے وہ اس کو غصے سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ دیکھتے ہیں، خواہ وہ ان کے آباؤاجداد کا دوست ہی کیوں نہ ہو۔ تو حقیر دنیا کے لئے ان کی ہمتوں کو بہت بلند دیکھتا ہے۔ اور تو سفلی افکار میں ان کی نگاہ کو تیز پاتا ہے۔ مگر جہاں دین کی حمایت کا معاملہ ہو وہاں ان کی آگ بجھ جاتی ہے اور ان کی گرمی کی شدت چھپ جاتی ہے۔ وہ امراء کے ساتھ مداہنت سے پیش آتے ہیں اور بھنے ہوئے گوشت اور میدے کی روٹی کھانے کے لئے ان کے آمنے سامنے بیٹھتے ہیں اگر چہ وہ بدعتی اور گنہگار ہی ہوں۔ اور ان کے مونہوں سے کوئی ایسا کلمہ نہیں نکلتا جو اس گروہ کی آراء کے خلاف ہو۔ وہ کمال فرحت سے ان کے ساتھ پانی اور شراب کی آمیزش کی طرح گھل مل جاتے ہیں اور خوش ہوتے ہوئے مصافحہ کے لئے اپنے ہاتھ بڑھاتے ہیں۔ پس حاصل کلام یہ ہے کہ پیچ در پیچ حیلوں سے وہ حکومت اور حکومت کے کارندوں کو راضی کرتے ہیں اور ہر صاحب اختیار کے سامنے سجدہ کرتے ہیں اور جھگڑے کے طریق کو ترک کر دیتے ہیں۔ لیکن جہاں تک غرباء اور کمزوروں کا تعلق ہے تو وہ ان کے پاؤں کے نیچے مسلے جاتے ہیں

ویُکفَّرون بأقلامهم . ولا یرون کُفرَ مَن یُجلَب منه ما یُقتنٰی. أو یُستَدفَعُ به الأذیٰ، فلا یسألون من ذا ؟ ویقولون یا سیّدی أنت فُقتَ غیرك بمحامد لا تُحصٰی .ویستَقرُون للقائه الطُرُقَ، ویستفتحون الغُلَقَ، ولا یبرحون مکانه حتی یروا عِیانه، وإذا لقوا سلّموا راکعین، وکلّموا خاشعین .أولئك هم علماء السوء ، وأولئك همٗ الملعونون علی لسان خاتم النبیین . یریدون عَرَض الدنیا و لا یریدون الآخرة ، وآثروا الحیا ة الدنیا و استیأسوا من یوم الدین.

فالحاصل أنهم قوم یختارون کل طریقة یرشَح بها إناء. ویحضرون کل أرض یخرج منها ماء ، ویصیدون الخَلق ببکاء و نحیبٍ فی نادٍ رحیب، ویزید صفرُ راحتِهم رَنّةَ نِیاحتهم.

اور ان کی قلموں سے کافر قرار دیئے جاتے ہیں لیکن اس شخص کے کفر کو نہیں دیکھتے جس سے کچھ مال حاصل ہونے یا کسی تکلیف کے دور ہونے کی امید ہوتی ہے اور نہ ہی وہ یہ پوچھتے ہیں کہ وہ کون ہے؟ بلکہ کہتے ہیں اے حضور! آپ تو بے شمار خوبیوں کی وجہ سے اپنے غیر پر فوقیت لے گئے ہیں اور وہ اس کی ملاقات کی راہیں ڈھونڈتے ہیں اور بند دروازے کھولے جانے کی التجا کرتے ہیں۔ اور اپنے مقام سے اس وقت تک نہیں ہٹتے جب تک کہ اس کو دیکھ نہ لیں۔ اور جب (اُن سے) ملتے
ہیں تو جھک کر سلام کرتے ہیں اور عاجزی سے کلام ﴿۲۳﴾
کرتے ہیں۔ یہ وہی علماءِ سوء ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے ملعون قرار پائے۔ وہ دنیا کا مال طلب کرتے ہیں اور آخرت نہیں چاہتے۔ انہوں نے دنیا کی زندگی کو ترجیح دی اور جزا سزا کے دن سے نا اُمید ہو گئے۔

پس حاصل کلام یہ ہے کہ یہ ایسے لوگ ہیں جو ہر وہ طریقہ اختیار کرتے ہیں جس سے ان کا برتن چھلکے اور ہر اس زمین کو جا کھودتے ہیں جس سے پانی نکلتا ہو۔ وہ بڑی بڑی مجالس میں لوگوں کو گریہ و زاری کے ذریعہ سے شکار کرتے ہیں، اور ان کی تہی دستی نے ان کے نوحوں کی آواز کو مزید بڑھا دیا ہے۔

و ما كان مجلبة الدمع، إلا الشحّ
الـذى أذابهـم كـالشـمـع.
و كذلك ينفدون أعمارهم فى
فكر هذه العيشة، وأنساهم
الشيطان فكر الآخرة .أينما
وجدوا قَنَصًا نصبوا شَرَكَ
الوعظ والنصيحة، ويمشون
على مساق واحد أضمروه فى
النية وليس هو إلا جمع الأموال
وإشباع العيال بالمكر و الخديعة.
ويستَقْرُون الباكين والمُرَحِّبين
فى مجالسهم ليُنزلوهم منزل
القَبَس والذُبالة، وإنْ أعطالهم ﴿۲۴﴾
بَغِيٌّ مالًا، وعرضتْ عليهم
حرامًا لا حلالًا، فيتسلّمون ولا
يتكلّمون لحرصهم على تلك
الجيفة .وترى أبناءهم يقتصّون
مَدرَجَهم ويقرؤُونَ مُدرَجَهم .
تشابهت قلوبهم بآبائهم
الضالين، إلّا قليل من عباد الله
الصالحين .ما دانتْهم تقوى
القلوب، واستعادَ الله علومهم

ان کے آنسوؤں کو انگیخت کرنے کا سبب صرف حرص ہے جس نے انہیں موم کی طرح پگھلا دیا ہے اور اسی طرح انہوں نے اپنی عمریں اسی فکر معاش میں گزار دی ہیں اور شیطان نے انہیں آخرت کی فکر بھلا دی ہے۔ جہاں کہیں بھی وہ کوئی شکار پاتے ہیں وہیں وعظ و نصیحت کا جال نصب کر دیتے ہیں۔ وہ (اپنی) ایک اُسی روش پر چلتے ہیں جو انہوں نے دل میں چھپا رکھی ہے اور وہ صرف یہ ہے کہ مکروفریب سے مال جمع کر لیں اور بچوں کا پیٹ بھر لیں۔ اور وہ ان لوگوں کو تلاش کرتے ہیں جو روتے ہیں اور اپنی مجالس میں انہیں خوش آمدید کہتے ہیں تا کہ وہ ان سے آتش و فتیلہ کا کام لیں (یعنی مجلس کو گرم کریں)۔ اگر کوئی فاحشہ بھی ان کو مال دے اور ان کے سامنے حرام پیش کرے نہ کہ حلال تو وہ اس کو بھی قبول کر لیتے ہیں اور اپنی حرص کی وجہ سے اُس مُردار کے بارے میں کچھ نہیں بولتے۔ تو دیکھتا ہے کہ ان کے بیٹے بھی انہیں کے مسلک کی پیروی کرتے ہیں اور انہیں کے قصّے پڑھتے ہیں۔ ان کے دل ان کے گمراہ آباؤ اجداد سے مشابہ ہو گئے ہیں، سوائے اللہ کے چند نیک بندوں کے۔ دلوں کا تقویٰ ان کے قریب بھی نہیں پھٹکا۔ اللہ نے ان کے علوم کو چھین لیا ہے۔

فـمـا بـقـی فـی صـدورهـم إلا ظـلـمـات الـذنـوب. ومـنهـم قـوم لا يـدُرون الـفـقـر ولا يستطـلعـون طِلْعَ مقامِ الولاية، ومـع ذالك خـالَـجَ قـلبَهـم أنهـم أهـل الـلّٰـه وعلى الهداية. وتـریٰ أكثـرهـم يـخبطـون فـی أسـالـيـب الـفـقـر والطريقة، ومـا أمـرُهـم إلا الـتـخـلـيـط وخـلـط الـبـدعـات بـالشـريعة. ولـيـس فـی أيـديهم إلا الانتساب بسلاسـل الأسـلاف، ومـا هـو إلا كسلاسـل بـعين الإنصـاف. قـد خـطَف الشيـطـان نـورَ صـدورهـم و أودعـهـا الـكـبـر والـعُـجْـب والـريـاء، و زيّـن أعـمـالَهـم فـی أعينهم فـآثـروا الـرعـونة والـخـيـلاء. يهُشّـون لـرجـوع الـنـاس إليهـم، و يبتهـجـون بـمـدح الـجـالسين لـديهـم، و يـحبّـون أن يُحمَدوا بـمـا لـم يـفـعلوا، وأن لّا يسمّی

پس اُن کے سینوں میں سوائے گناہوں کی تاریکی کے کچھ باقی نہ رہا۔ اور ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جو درویشی کو جانتے ہی نہیں، اور نہ ہی ولایت کے مقام سے آگہی رکھتے ہیں۔ اس کے باوجود ان کے دلوں میں یہ بات گھر کر گئی ہے کہ وہ اہل اللہ ہیں اور ہدایت پر ہیں۔ تو ان میں سے اکثر کو دیکھتا ہے کہ فقر اور طریقت کی راہوں میں ٹامک ٹوئیاں مارتے ہیں۔ اُن کا کام صرف بگاڑ پیدا کرنا اور بدعات کو شریعت کے ساتھ خلط ملط کرنا ہے اور ان کے ہاتھ میں سوائے اسلاف کے سلسلوں سے منسوب ہونے کے اور کچھ نہیں، اور اگر انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو یہ سلسلے صرف زنجیروں کی طرح ہیں۔ شیطان نے اُن کے سینوں کے نور کو اُچک لیا اور اُن میں تکبر خود پسندی اور
ریا کاری ودیعت کر دی۔ اور اُن کے اعمال ﴿۲۵﴾
کو ان کی آنکھوں میں خوبصورت کر کے دکھایا پس انہوں نے رعونت اور تکبّر کو ترجیح دی۔ وہ لوگوں کے اُن کی طرف رجوع کرنے سے خوش ہوتے ہیں اور اپنے پاس بیٹھنے والوں کی مدح سرائی سے خوشی سے پھولے نہیں سماتے۔ وہ پسند کرتے ہیں کہ ان کی ایسے کاموں پر بھی تعریف کی جائے جو انہوں نے کیے ہی نہیں، اور

ذنبهـم ذنبًـا وإنْ أجرموا . فهٰذا هـو الـذى دعـاهـم إلى التعامى، ومَـنَـعهـم مـن قبول الـحق و أضـلّهـم فـى الـموامى. يُوغِلون فـى مـقـاصـد الـدنيـا الـدنيّة. و يسـقـطـون عـنـد مهـمّـات الـديـن كـالمَيّتِ .مـا يـنهَضون لأوامِـرَ أُمِـروا بهـا بـنشـاط الـخـواطـر، ويـقـومـون لنفسهم الأمّارة كـالـكـميـش الشاطر. يتـلـقّفون ما وافقَ هوى النفوس، ولـو مـن أيـدى الـقسـوس، ولا يـقبَلـون مـا كـان يخـالف حُـكْـمَ أهـوائهـم، ولـو كـان من آبـائهم .لا يـعـلـمـون شيئا من الـحقيـقة والـمعـرفة. وجمعوا فـى أقـوالهـم وأعـمـالهم أنواع البـدعة. وأمّـا عـامة الـنـاس من الـمسـلـمين، فـقـد تبع أكثرُهم الشيـاطـينَ . وتـرى أحـداثَهـم وشيـوخهـم مـنـهـمكين فـى السيـئـات. و تـرى بَـلْـبـالَهم ﴿۲۶﴾

یہ کہ اُن کے گناہ کو گناہ نہ کہا جائے خواہ وہ جرم ہی کریں ۔ پس اسی سبب نے انہیں دانستہ اندھے پَن پر اُکسایا اور انہیں حق قبول کرنے سے روک دیا، اور انہیں صحراؤں میں بھٹکا دیا۔ وہ اس حقیر دنیا کے مقاصد میں بہت تیزی دکھاتے ہیں مگر دین کی مہمات کے وقت مردے کی طرح گر جاتے ہیں۔ وہ ان اوامر (الٰہی) کے لئے کہ جن کا انہیں حکم دیا گیا ہے دلی خوشی سے نہیں اٹھتے ، لیکن اپنے نفسِ امارہ کی خاطر پُرعزم چالاک کی طرح کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جو چیز اُن کے ہوائے نفوس سے موافق ہو اُس کو جلدی سے نگل جاتے ہیں خواہ وہ پادریوں کے ہاتھوں ہی سے کیوں نہ ہو، اور جو ان کی خواہشات کے حکم کے مخالف ہو اُس کو قبول نہیں کرتے خواہ وہ ان کے آباؤ اجداد کی طرف سے ہی ہو۔ وہ حقیقت اور معرفت کے بارے میں کچھ نہیں جانتے اور انہوں نے اپنے اقوال و اعمال میں گوناگوں بدعتیں جمع کر لی ہیں۔ جہاں تک مسلمانوں میں سے عام لوگوں کا تعلق ہے تو ان میں سے اکثر نے شیاطین کی پیروی کی ہے۔ تو ان کے جوانوں اور ان کے بوڑھوں کو برائیوں میں مستغرق پائے گا اور تو دیکھے گا کہ ان کا اضطراب (صرف)

لـدنيـاهـم ولـلبنيـن والبنـات. يــميــلـون عــن الــحق عـند الـخصـام والـمِراء. ويحضرون الـمحـاكـمـاتِ لغصبِ حقوق الشـركـاء . يـريـدون أن يـدُعّوا الإخـــوانَ ويستـــخـــلـــصــوا لـــنـفـوسهـم حـقـوقَ الإرث، و لا يــذكــرون يــوم الـجـزاء لا عـلـى وجـه الـجِدّ ولا العَبْثِ. ويعـراهـم اكتيـاب واضطراب لـفـوتِ شـيء مـن هـذه الـدار، ولا يتهيّج أسفهم عـلـى فوت الـديـن كـلـه كالكفّار. يـموتون لـلـدنيـا ولا يـخبـو ضَجَرُهـم ولا يـنـصُـل كَمَدُهم ولا يَجِمُون ليـومٍ يـغضـب فيـه مـولاهم و صَـمَـدُهم .ضـلّ سعيهـم فـى الـحيٰوة الدنيا ، و ما بقى لهم بـه مـن حـسٍّ و مـاتت قلوبهم، فـلا يُـفيـقـون مـن هـذه الـغَشْية و أوردوا أنـــفسَهـــم مـــوردَ سخـطِ الـلّـه ثـم لا يتركون

اپنی دنیا اور بیٹوں ، بیٹیوں کے لئے ہے۔ وہ جھگڑے اور بحث کے وقت حق سے اعراض کر جاتے ہیں۔ وہ شرکاء کے حقوق غصب کرنے کے لئے حکومتی اداروں میں جاتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ (اپنے) بھائیوں کو دفع کریں اور وراثت کے حقوق صرف اپنے لئے ہی خالص کرلیں۔ وہ یوم الجزاء کا ذکر بھی نہیں کرتے نہ سنجیدگی سے نہ غیرسنجیدگی سے۔ اِس دنیا کی چیز کے کھوجانے پر غم و اضطراب انہیں بے حال کر دیتا ہے لیکن کفار کی طرح خواہ سارا دین ہی ہاتھ سے جاتا رہے تو اُن کو کوئی افسوس نہیں ہوتا۔ وہ دنیا کے لئے مرے جاتے ہیں۔ ان کی بے آرامی ختم نہیں ہوتی اور نہ ہی ان کا پنہانی غم دور ہوتا ہے۔ لیکن وہ اس دن کے لئے پریشان نہیں ہوتے جس میں ان کا مولا اور بے نیاز ہستی غضب میں ہوگی۔ ان کی تمام تر کوششیں دنیوی زندگی کی طلب میں گم ہوگئیں اوران میں شعور باقی نہ رہا۔ اُن کے دل مردہ ہو چکے ہیں پس وہ اس غشی سے ہوش میں نہیں آتے اوروہ اپنے نفسوں کو اللہ تعالیٰ کے غضب کے گھاٹ پر لے آئے ہیں۔ مزید برآں

﴿۲۷﴾

مَسـرَی الـفَـجَـرة . لا یَسـرُون إلّا الــمسـری الـذی یـخـالف طـرق الـورع، ولـو نُـدِّدَ بأنـه من مـنـاهی الشرع . یـحسبون بَوْلَ إبـلـیـس مُـزْنةً. ورَوْثَ الـنَـعَـم نعمةً . بلغ الزمان إلی الانقطاع، ومـا انـقـطـعـت مـادّةُ زیغهم الـذی دخـلتُـهـم من الرضاع. أَصْبَتْـهـم الـذمـائـم مُـذْ مِیطتْ عـنـهـم التـمـائـم، واستسَنُـوا زیـنةَ الـدنیـا وقیـمتَهـا. وحسبوا جِهَــامَهــا صَیِّبًـا و استَـغْـزَروا دِیـمتَهـا، واستأنسـوا بجَمالها. و ولِـعـوا ببِـغـالهـا وجِـمـالهـا، وخـدَعهـم حـلاوةُ عشرتِها. و تـجـمُّـلُ قشـرتهـا ، و طـراوةُ بُسْـرتهـا ، و تـألُّقُ بَشرتهـا ، و مـا أمـعـنـوا النظر فی توسُّمها، ومـا سـرّحـوا الـطـرف فـی مِیسـمهـا ، وهـنّـأوا نـفـوسهم بـالـزُور، وابتـدروا استـلامَ یـد الـمَـکّـار الغَـرور . جهلوا

بدکاروں کا راستہ بھی نہیں چھوڑتے اور وہ صرف اس راستے پر چلتے ہیں جو تقویٰ کی راہوں کے خلاف ہے۔خواہ اُن پر واضح کر دیا جائے کہ یہ امر منہیات شرع میں سے ہے۔ وہ ابلیس کے پیشاب کو موسلا دھار بارش خیال کرتے ہیں اور چوپایوں کے گوبر کو نعمت۔ زمانہ ختم ہونے کو ہے لیکن ان کی کجی کا مادہ جو اُن میں ایّام رضاعت سے داخل ہو چکا ہے ختم ہونے کو نہیں آتا۔ جونہی تعویذ وغیرہ اُن سے دور کیے گئے بدیوں نے ان کو آ لیا۔ اورانہوں نے اس دنیا کی زینت اوراس کی قیمت کو اعلیٰ سمجھا اور اس کے بے آب بادل کو بارش برسانے والا خیال کیا اور اس کی ہلکی بارش کو بھی موسلا دھار خیال کیا۔ انہوں نے اس دنیا کی خوبصورتی سے محبت کی اور اس کے خچروں اور اونٹوں پر حریص ہو گئے، اس دنیا کی شیریں معاشرت، اس کی بیرونی خوبصورتی، اس کی بارش کی تازگی اوراس کے چہرے کی ظاہری چمک دمک نے ان کو دھوکہ دیا۔ انہوں نے دنیا کو شناخت کرنے کے لئے نظرِ عمیق سے کام نہیں لیا اوراس کے چہرہ کو پہچاننے کے لئے اپنی نگاہیں نہ دوڑائیں۔ انہوں نے جھوٹ سے اپنے نفسوں کو مبارکباد دی اور مکار دھوکہ باز کا ہاتھ چومنے میں

جــدرانَهــا الــمتهــافتة بــرؤية شِيـدِهــا، وخُـلِبـوا بعمـاراتهـا و مـا تَـذكّـروا قـصـص حصيدها . وإن إيـمـانهـم أحــالَ صـفـاتِـه الأولـــى، وغـــاب روحُـــه و مـا بـقـى إلا الهَيُولٰى .و بـدعات عـلـمـائهـم غيّــرتْ صــورة الإســلام ، وأَرَتْـــه كــأرنــبٍ مـع كـونــه كــالضِرْغـام. فترى اليـوم بَـرْقَــه خُـلّبًــا، و الدهرَ بـه قُـلّبًــا، وكـلّ مـن الأقـران يريد أن يبـلَـعــه، ويـقـصد كلُّ عدوّ أن يقلَعه .العلوم الطبعية تُضرِّى به الـخـطـوبَ، و كـذالك الهيئةُ أحـمـى الـحـروب . وفـى طرفٍ أقْـمَـرَ لـيـلُ البـراهـمة، وصـالـوا عـلـيـنـا بـإفـراط القوة الواهمة، و مِـن جـانـبٍ نهَض الفلاسفة. وطـغـوا ولا تـطـغى كمثله الرياح الـعـاصـفـة .وإنّ هــذا الإســلام الـذى بُـدّلـتْ حـلْيَـتُـه وقُـبّحتْ هيـئتُــه، تـراه بينهم كرجل يداه

جلدی کی۔ وہ اس کی شکستہ دیواروں کے رنگ و روغن کو دیکھ کر شناخت نہ کر سکے اور اس کی عمارتوں پر فریفتہ ہو گئے لیکن ان کی ویرانگی کے قصوں کو یاد نہ رکھا۔ان کے ایمان نے اپنی پہلی صفات کو بدل ڈالا ہے۔ اس کی روح غائب ہو گئی ہے اور صرف ڈھانچہ ہی باقی رہ گیا ہے۔ان کے علماء کی بدعات نے اسلام کی شکل بگاڑ دی ہے اور انہوں نے اُسے خرگوش کے طور پر دکھایا ہے حالانکہ وہ شیر کی مانند ہے۔پس آج تو اُس کی بجلی کو بارش نہ برسانے والی اور زمانے کو اُس کے ساتھ حیلہ گر دیکھتا ہے۔ ہر ایک مدِّ مقابل یہی چاہتا ہے کہ اس کو نگل جائے، اور ہر دشمن یہ ارادہ کرتا ہے کہ اس کا قلع قمع کر دے۔ علومِ طبعیہ نے اس پر حوادث کی بھرمار کر دی۔اسی طرح علم ہیئت نے بھی اپنی جنگوں کو خوب بھڑکایا۔ ایک طرف ہندوؤں کی رات روشن ہو گئی اور انہوں نے قوت واہمہ کے افراط کے باعث ہم پر حملہ کر دیا اور دوسری جانب فلسفی اٹھ کھڑے ہوئے اور اس قدر حد سے تجاوز کر گئے کہ تندو تیز ہوائیں بھی اس طرح طوفان نہیں لاتیں اور یہ اسلام ہے کہ جس کی شکل بدل دی گئی ہے اور ہیئت قبیح کر دی گئی ہے۔تو اسے دیکھتا ہے کہ (باقی مذاہب) کے درمیان وہ اُس شخص کی طرح ہے کہ جس کے دونوں ہاتھ کٹے

﴿ ۲۸ ﴾

مـقـطـوعتان، ورجلاه تتخاذلان . يمنعه القَزَلُ من الفرار، وليس لهٗ يـدٌ ليـحارب فی المِضْمار . فما الحيلة عند هجوم هذه الخطوب ولـزوم تلك الحروب، مِن غير أن يـرحم اللّٰه من السماء ، ويُرِیَ وجـهَ الإسـلام مـع يده البيضاء .
﴿۲۹﴾ وَمـع ذالك تـرون أن الـنُـوَبَ الـخـارجية انتـابـت، ومَعَارِی الإسـلامِ قبـحَـتْ وغـارَ مـنبعُـه وميـاهُـه غـاضـتْ، وأقـوَتْ مـجـامـعُ الـديـن وانـقـطعـتْ و أقـضّـتْ مـضـاجـعُ أهـل الحق والـراحـةُ هـربـتْ. واستـحـالـت الـحـال وتـواتـرت الأهـوال، وانـعـقـرتْ أَجـارِدُ الـعـقـول، وخـلـتْ مـرابـطُـهـا مـن الـعـلماء الـفـحول .ونبـا الـمَـرابعُ بفقدان الـصـالـحين. وكثُرت الأنعام وأودَی مَن كـان مـن الـنـاطقين. واحتـذی الإسـلامُ الـوَجـی، ودهَـم الـمسـلـمين الشَـجـیٰ .

ہوئے ہوں اور دونوں قدم لڑکھڑاتے ہوں اور سخت لنگڑا پن اس کو فرار سے روکتا ہے اور اس کے ہاتھ بھی نہیں کہ میدان میں لڑ سکے۔ پس ان مصائب کے حملہ کے وقت اور ان مسلط کی گئی جنگوں سے بچنے کی کون سی تدبیر ہے سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے رحم فرمائے اور اپنے روشن ہاتھ کے ساتھ اسلام کا چہرہ روشناس کرائے۔ علاوہ ازیں تم دیکھ رہے ہو کہ خارجی حادثات بھی پے درپے وارد ہو رہے ہیں اور اسلام کے خدوخال بدصورت ہو گئے ہیں اور اس کا منبع زمین کے نیچے چلا گیا ہے اور اس کے پانی خشک ہوگئے ہیں۔اور دین کی مجالس خالی ہوگئیں اور ختم ہوگئیں اور اہل حق کی خواب گاہیں سخت ہو گئیں اور راحت جاتی رہی اور حال پراگندہ ہو گیا اور مسلسل خوف طاری ہوگیا۔عقلوں کے تیز رفتار گھوڑے زخمی ہو گئے اور ان کے مراکز جید علماء سے خالی ہو گئے۔ صالحین کے فقدان سے منازل غیر موافق ہوگئیں۔ چوپائے بڑھ گئے اور بولنے والے جو تھے وہ ہلاک ہو گئے۔اسلام نے زخموں کے جوتے پہن لیے ہیں اور غم نے مسلمانوں کو گرفت میں لے لیا ہے۔

وتـواتـرتْ أيـام الخيبة والشقا والـحـرمـان، واستوطـن العقولُ وِهـادًا، ومـابقِـى فـى الـرؤوس إلا التـكبّـر كـالشيـطـان .وإن الإسـلام مُـذُ أنـزلَـه الـلّٰـه عـلـى الأرض لـم يـرَ هـذا الهـوانَ، ومـا صـار كـمثل هذا اليـوم الـدِينَ المُهانَ .وليـس فى وسـع المسلمين دواء هذه العلّة التـى جـرتْ عـلـى الألسن كـالقصّة، ولا مساغُ هذه الغُصّةِ. فـمَثلهم كمثل غريب فقَد مطيّتَه فـى الأعماء، وليـس عـنده شيء مـن الـغـذاء والـمـاء، وكـان فى ذالك فـإذا فـاجـأَه حـزب من الأعـداء، ومـعـهـم سيوف وأسنّة وصالوا بشدة البطش كالهوجاء، وكان له حبيب من أهل الحكومة والـفـوج والـدولة.فبـلَغـه خبرُه ومـا أصـابـه من المصيبة، فالحقّ والـحـقَّ أقول إنـه يبـدُر إليـه لـنـصـرتِه، ويبلُغ مقامَه مع جنده

ناکامی، بدبختی اور محرومی کے دن بار بار آنے لگے، عقول نے گڑھوں کو اپنا ٹھکانہ بنا لیا ہے اور اُن کے سروں میں سوائے شیطان کی طرح تکبر کے کچھ باقی نہ رہا۔ جب سے اللہ تعالیٰ نے اسلام کو زمین پر نازل فرمایا ہے اس نے ایسی ذلت (پہلے کبھی) نہ دیکھی تھی اور آج کی طرح یہ دین (پہلے کبھی) رُسوا نہیں ہوا۔ مسلمانوں کے پاس اُس بیماری کی جو کہ زبانوں پر قصے کی طرح جاری ہے کوئی دوا نہیں ہے اور نہ اس گلوگیر سے خلاصی کی کوئی راہ ہے۔ اُن کی مثال اُس مسافر جیسی ہے جو اپنی سواری بیابان میں کھو دے اور اس کے پاس کھانے پینے کی کوئی چیز نہ ہو، اور وہ اسی حالت میں ہو کہ اچانک اسے دشمنوں کا لشکر آ لے اور ان کے پاس تلواریں اور نیزے ہوں اور وہ تند و تیز آندھی کی طرح بشدت سخت حملہ کر دیں اور اس (شخص) کا ایک دوست ہو جو اہل حکومت و فوج اور اربابِ اختیار میں سے ہو۔ پس اسے اپنے دوست کی اور اس پر وارد ہونے والی مصیبتوں کی خبر پہنچے۔ پس سچ یہ ہے اور سچ ہی میں کہتا ہوں کہ وہ جلدی سے اس کی طرف اس کی مدد کے لئے آئے گا اور اپنے لشکر اور اپنی حکومت کے مددگاروں کے ساتھ اس کے مقام پر پہنچے گا ﴿۳۰﴾

وأعـوان دولتـه ويـنـجـى حبيبـه ويـجزٰى كل أحدٍ جزاءَ جريمته. فـذالك مَثل اللّـه ومَثل دينـه، ويـعـرفـه العـارفون .وإن كـنتَ لا تعرف فـفكّرُ فی آية " اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ". وإن فی ذالك لآية لقوم يتدبّرون. فأَدْرِكْ فائِتَك، واغتـنِـمْ سـاعتَك، وأشفِقْ عـليك وعـلى عِترتك .ولا تـنـسَ أيّام إقبال المسلمين، ولا تيأَسْ مِن وعـد اللّٰه رَبّ الناس، رَبّ أجسـامهـم ورَبِّ نـفـوسهم عند كونهم كالعمين .ألا ترى أن الآثار قد ظهرتْ، والآفات عمّت والـقـلـوب فسدت، وصغـائـر الـذنوب وكبائرها كثرت.وكان قبـل ذالك لا يـقـرُبـون الفسق والـفـجـور علانيةً، والآن يـزنـى أحدٌ ويراه آخر ولا يعُدّونه سيّئة، وتـرى مـجـالـس تُنعقد بجوارى زانيةٍ، ومـزاميـرَ ومُدامةٍ، ولا ﴿۳۱﴾

اور اپنے دوست کو نجات دلائے گا اور ہر مجرم کو اس کے جرم کی سزا دی جائے گی۔ یہی اللہ اور اس کے دین کی مثال ہے اور اہل عرفان اس کو خوب جانتے ہیں اگر تو نہیں جانتا تو آیت ''اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ''[۱] پر غور کر اور یقیناً اس میں تدبر کرنے والی قوم کے لئے نشان ہے۔ پس جو تجھ سے کھو گیا اس کو پالے اور اپنی اس گھڑی کو غنیمت جان۔ اپنے آپ پر اور اپنے خاندان پر ترس کھا اور مسلمانوں کے اقبال کے دن فراموش نہ کر اور تو اس خدا کے وعدہ سے مایوس نہ ہو جو لوگوں کا رب ہے اور ان کے اندھوں کی طرح ہونے کے باوجود ان کے جسموں اور ان کے نفسوں کا رب ہے۔ کیا تو دیکھتا نہیں کہ علامات ظاہر ہوگئی ہیں اور آفات عام ہوگئی ہیں اور دل بگڑ گئے ہیں۔ صغیرہ اور کبیرہ گناہوں کی کثرت ہوگئی ہے۔ حالانکہ اس سے قبل وہ فسق و فجور کا اعلانیہ ارتکاب نہیں کرتے تھے لیکن آج کل ایک شخص زنا کرتا ہے اور دوسرا اس کو دیکھ رہا ہوتا ہے اور وہ اِس کو بُرائی شمار نہیں کرتے۔ تو دیکھتا ہے کہ زانیہ لڑکیوں، موسیقی اور شراب کے ساتھ مجالس منعقد کی جاتی ہیں لیکن کسی حلقہ کی طرف سے اِس

[۱] یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ (الحجر:۱۰)

يعترض عليها أحد مِن حلقةٍ، بل يسرّون برؤية تلك البغايا، ويقبّلونهن ويشربون الخمر بهن في وسط الأسواق من غير حياء وخشية. إن في ذالك لآية لقوم يتفكّرون. وإن عمارة الإسلام قد انهدمتْ، و أموره تشتّتُ ، و رياح العداوة عصفت. فكيف ينكرون ضرورةَ حَكَمٍ ينصر الدين، ويقوّي ما ضعف ويُقيم البراهين. وأنتم ترون أن كثيرًا من الآفات نزلت على الإسلام، وظلمات أحاطت قلوب الأنام، وكيف يُفتي قلبكم أن اللّٰه رأى هذه الآفاتِ كلها، وآنسَ الضلالاتِ والجهلات بأسرها، ثم لم يرحم عباده المستضعَفين. ولم يدرك حزبه الهالكين. وإن كنتم لا تعلمون سُنن اللّٰه أو تريبون، فانظروا إلى سُننكم التي عليها تُداومون . و إنكم

پر اعتراض نہیں کیا جاتا بلکہ وہ ان زانی عورتوں کے دیدار سے خوش ہوتے ہیں۔ اُن سے بوس وکنار کرتے ہیں اور بغیر کسی حیا اور خوف کے سرِ بازاران کے ساتھ شراب پیتے ہیں۔ یقیناً اس میں فکر کرنے والی قوم کے لئے نشان ہے۔ اسلام کی عمارت بے شک منہدم ہوگئی ہے اور اس کے امور پراگندہ ہوگئے ہیں اور عداوت کی ہوائیں تیز ہوگئی ہیں۔ پس وہ ایک حَکَم کی ضرورت کا کس طرح انکار کر سکتے ہیں جو دین کی نصرت کرے گا اور جو کچھ کمزور ہو چکا ہے اس کو قوت دے گا اور دلائل کو قائم کرے گا۔ تم دیکھ رہے ہو کہ بے شمار آفات اسلام پر نازل ہو چکی ہیں اور ظلمات نے لوگوں کے دلوں کو
گھیر لیا ہے۔ تمہارا دل کس طرح یہ فتویٰ دیتا ﴿۳۲﴾
ہے کہ اللہ تعالیٰ اِن سب آفات کو دیکھے اور تمام گمراہیوں اور جہالتوں کا مشاہدہ کرے پھر بھی اپنے کمزور بندوں پر رحم نہ کرے؟ اور اپنے ہلاک ہونے والے گروہ کی مدد کو نہ آئے ؟ اگر تم اللہ تعالیٰ کی سنتوں کو نہیں جانتے یا تم شک میں مبتلا ہو تو اپنے انہی طریقوں کو دیکھ لو جن پر تم ہمیشہ عمل پیرا ہو۔ تم

تسقُون زروعكم على أوقاتها، ولا يرضى أحد منكم أن لا يستعمل آلاتِ الحرث عند حاجاتها، وإذا بُشّر مثلا أحدُكم بجدارٍ مِن بيته يريد أن ينقضَّ ظلَّ وجهُه مصفرًّا، ويقوم ولا يرى بردًا ولا حرًّا، ويطلب المِعْمار ويرُمُّ الجدار، شفقةً على نفسه وعلى الأهل والبنين. فكيف يظنّ ظنَّ السوء بالله الكريم الرحيم، ويقول إنه لا يبالي ضعفَ دينه القويم.مع رؤية هذا الخلل العظيم. ألا ساء ما تحكمون، وتظلمون ولا تقسطون .ولو يؤاخذ الله هذه الأمّةَ بظلمهم لفعَل بهم ما فعَل قبلهم بعلماء اليهود، ولٰكن
﴿۳۳﴾ يؤخّرهم إلَى الأجل الموعود، أجل مسمّى، لعلّهم ينتهون ويتوبون إلى الله الودود، ولعلّهم يتفكّرون .ألا يرون أنهم لمولاهم ما عملوا، وليوم الدين

اپنی کھیتیوں کو ان کے اوقات پر پانی دیتے ہو اور تم میں سے کوئی اس بات پر راضی نہیں ہوگا کہ وہ بوقت ضرورت کاشتکاری کے آلات استعمال نہ کرے۔ اِسی طرح مثلاً جب تم میں سے کسی کو خبر دی جائے کہ اس کے گھر کی دیوار گرنے والی ہے۔ تو اُس کا چہرہ زرد ہو جاتا ہے اور وہ فوراً اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور گرمی سردی دیکھے بغیر معمار کو بلاتا ہے اور اپنے آپ پر اور اپنے بیوی بچوں پر شفقت کرتے ہوئے اس دیوار کی مرمت کراتا ہے۔ پس وہ کیسے خدائے رحیم وکریم کے بارے میں بدگمانی کرتا ہے اور کہتا ہے کہ باوجود اتنا بڑا خلل دیکھنے کے اُسے اپنے دینِ قویم (اسلام) کی کمزوری کی کوئی پرواہ نہیں۔ سنو! تم کیا ہی بُرا فیصلہ کرتے ہو۔ تم ظلم کرتے ہو اور انصاف نہیں کرتے اور اگر اللہ تعالیٰ اس امت کا ان کے ظلم کی وجہ سے مؤاخذہ کرتا تو ان کے ساتھ بھی وہی کرتا جو اُس نے اِن سے پہلے یہود کے علماء کے ساتھ کیا۔ لیکن وہ انہیں ایک موعود وقت یعنی مقررہ وقت تک مہلت دے رہا ہے تا شاید وہ باز آ جائیں اور خدائے ودود کی طرف رجوع کر لیں اور تا شاید وہ سوچ بچار سے کام لیں۔ کیا وہ دیکھتے نہیں کہ انہوں نے اپنے مولا کے لئے کیا کام کیا ہے؟ اور جزا سزا کے دن کے

مـا استبـضعوا، ولينظرْ كلُّ امرء أيـمشـي قـويـمَ الشطاطِ أو مُكِبًّا كـالأنـعام. وليتدبّرْ أنه سُرَّ بعين الـزلال أو بـمـلامـح السـراب والـجِهـام؟ انـظـروا كيف تـكـابـدون الـصـعـوبة لدنياكم، فـأَنَّـى كَـربُـكم كَهٰذا الكـرب لـمـولاكـم ويشهـد كـلُّ امـرء إنْ شـاء أنـه رجـلٌ سـعـى فـى سُبُل نفسه وما وَنٰى، ليحصل مـا قـصَـد من الهوٰى، ومـا امطّ عـنـه قـطٌّ وَعُثاؤه وعَناؤه للدنيا ولـلّٰـهِ مـا عنا . و بـادرَ فـى هيئة الـخـاشـع إلـى الحكام، وما بادرَ خـائـفًـا كـمثلـه إلـى الصّلوٰةِ والـصّيـام. وقـصَد مجالسَ البَطَر والـمِـراح والـفسق والـريـاء ولـو كـابـدَ لتـلـك الأسـفـار الـصـعـوبـةَ، وما حضَر فى سِكّتِه صلوٰة عَروبةٍ . و إنَّ كان هذا الـرجـل مـن الـعـلـمـاء فيشهد عـلـيـه نـفـسـه أنـه أنـفـد عمره

لئے کیا پونجی جمع کی ہے؟ چاہیے کہ ہر شخص یہ دیکھے کہ کیا وہ راست روی اختیار کر رہا ہے یا چوپایوں کی طرح اوندھا ہے اور چاہیے کہ وہ تدبر کرے کہ کیا وہ میٹھے پانی کے چشمے سے خوش ہوتا ہے یا سراب کی چمک اور نہ برسنے والے بادل سے۔ غور کرو کہ تم اپنی دنیا کے لئے کس قدر سختیاں برداشت کرتے ہو۔ پس اس بے قراری کی طرح تمہاری اپنے مولا کے لئے بے قراری کہاں ہے؟ ہر شخص اگر چاہے تو یہ گواہی دے سکتا ہے کہ وہ ایسا آدمی ہے جس نے اپنے نفس کی راہوں میں اس قدر کوشش کی کہ تھکا نہیں تا کہ جس خواہش کا اس نے قصد کیا ہے اسے حاصل کر لے۔ دنیا کے لئے تو وہ خود کو مشقت اور رنج میں ڈالنا اور تھک کر چور ہو جانا روا رکھتا ہے لیکن اللہ کی خاطر جھکنا گوارا نہیں کرتا۔ عاجزانہ صورت بنائے حکّام کی طرف جانے میں جلدی کرتا ہے لیکن اسی طرح ڈرتے ہوئے نماز اور روزہ کے لئے جلدی نہیں کرتا۔ وہ خود پسندی، شادمانی، فسق و فجور اور ریاء کی مجالس کا تو قصد کرتا ہے خواہ اسے ان سفروں کے لئے مشقت ہی کیوں نہ برداشت کرنی پڑے لیکن جمعہ کی نماز پر اپنے کوچہ (کی مسجد) میں بھی حاضر نہیں ہوتا۔ اور اگر ایسا شخص علماء میں سے ہے تو اس کا نفس اس پر گواہی دے گا ﴿۳۴﴾

فی الریاء ، وما ارتقی قطُّ فی منبر الوعظ والنصیحة و الدعوة ، وما مثُل بالذِروة، وما بکی وما صاح عند اکتظاظ الجامع بحفله، وما أری هناك رَعْدَ جِهامه وجَفْلِه، وما برَز خطیبًا فی أُهْبة الأئمة، و ما سلّم علی عصبة الحاضرین عند تأهُّب الخُطبة، إلّا و کان قلبه مملوًّا بأنواع الهویٰ، وکان یستکِفّ أکُفَّ الندیٰ بالندیٰ. وما قال: الحمد للّٰه المعطی فی بدو خطبته، إلّا ترغیبًا فی العطاء وتشویقًا لعُصْبَتِهٖ .وما قال: اللّٰهُ الّذی یقضی الحاجات ویحسِم أنواعَ اللّأْواء ، إلّا لیحث الحاضرین علی الإعطاء والإرواء .وما قال إن اللّٰه یحبّ أهل السماح والجُود والکرم، ویُهلِك البخیلین کما أهلك عادًا و إِرَمَ.

کہ اس نے اپنی عمر ریا کاری میں صرف کر دی اور وہ کبھی وعظ و نصیحت اور دعوت و تبلیغ کے منبر پر نہیں چڑھتا اور نہ مقام ارفع پر کھڑا ہوتا ہے اور نہ ہی مسجد کے کھچا کھچ بھر جانے کے وقت روتا اور چلّاتا ہے اور نہ ہی بن برسے گزر جانے والے خالی بادلوں کی طرح گرج دکھاتا ہے اور نہ ہی ائمہ کی طرح تیاری کر کے خطاب کے لئے آتا ہے اور نہ ہی خطاب شروع کرتے وقت حاضرین کی جماعت کو سلام کرتا ہے مگر اُس کا دل قسما قسم کی خواہشات سے بھرا ہوتا ہے اور وہ اہل مجلس کو سخاوت کے لئے ابھارتا ہے۔ اور وہ خطبہ کے شروع میں ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمُعْطِی'' (ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جو عطا کرنے والا ہے) صرف اس لئے پڑھتا ہے کہ اپنی جماعت کو عطا کرنے کی رغبت اور شوق دلائے اور وہ ''اَللّٰہُ الَّذِیْ یَقْضِی الْحَاجَاتِ وَ یَحْسِمُ اَنْوَاعَ اللَّأْوَآءِ'' (یعنی اللہ ہی ہے جو حاجات پوری کرتا ہے اور انواع و اقسام کی سختیاں دور کرتا ہے) صرف اس لئے پڑھتا ہے تاکہ حاضرین کو سخاوت و فیاضی کی ترغیب دلائے اور وہ ''اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ أَھْلَ السِّمَاحِ وَ الْجُوْدِ وَ الْکَرَمِ و یُھْلِکُ الْبَخِیْلِیْنَ کَمَا اَھْلَکَ عَادًا وَّ اِرَمَ''

إلّا لیرغّب المصلّین فی الطَول والإحسان، لیملأوا کِیسه بالفضّة والعِقْیان. وإن کان هذا الرجل من الصوفیة الذین یبایعهم الناسُ لیُثبّتهم اللّٰه علی التوبة، ویکتُب فی قلوبهم الإیمان ویغرس فیها أشجار المحبّة، ویزیّن التقوی فی أعینهم ویشرح صدورهم لأعمال الخیر والبرّ والصلاح والعفّة، فلا شكّ أن قلب هذا المرء و زَرْعَه الإیمانی یشهد علیه ویلومه، ویلعَنه بما یخالف ظاهرُه باطنَه ویقول له یا هذا ما هذا الشَرَك الذی نصبتَه والشِرك الذی ارتکبتَه. ألا تعلم أنك رُجَیلٌ ماحظِیتَ مثقال ذرّة من علم الفقراء و لا من حلم الصلحاء وما أُعطی لك سرّ من أسرار الدین، وما مسّ قلبَك نورٌ من أنوار الشرع المتین، وما شُرح صدرُك و

﴿۳۵﴾ (یعنی یقیناً اللہ تعالیٰ سخاوت اور جود وکرم کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور بخیلوں کو ہلاک کرتا ہے جیسا کہ اس نے عاد اور ارم کو ہلاک کیا) صرف اس لئے کہتا ہے کہ نمازیوں کو عطا اور احسان کی ترغیب دلائے تا کہ وہ اس کے کیسہ کو چاندی اور سونے سے بھر دیں۔ اور اگر ایسا شخص صوفیاء میں سے ہو جن کی لوگ اس لئے بیعت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں توبہ پر ثابت قدم رکھے اور ان کے دلوں میں ایمان لکھ دے اور ان میں محبت کے شجر لگا دے اور تقویٰ کو ان کی آنکھوں میں مزیّن کر دے۔ اور خیر، نیکی، بھلائی اور پرہیز گاری کے اعمال کے لئے ان کے سینے کھول دے۔ پس کوئی شک نہیں کہ اس شخص کا دل اور اس کا تخم ایمانی اس کے خلاف گواہی دے گا اور اسے ملامت کرے گا اور اس پر لعنت کرے گا کیونکہ اس کا ظاہر اس کے باطن کے خلاف ہے۔ اور اسے کہے گا: اے فلاں! یہ کیسا جال ہے جو تو نے بچھا رکھا ہے؟ اور کیسا شرک ہے جس کا تُو ارتکاب کر رہا ہے؟ کیا تُو نہیں جانتا کہ تُو ایک معمولی سا آدمی ہے جسے فقراء کے علم اور صلحاء کے حِلم سے ذرّہ بھر حصہ بھی نہیں ملا اور نہ ہی تجھے دین کے رازوں میں سے کوئی راز عطا کیا گیا ہے اور نہ ہی شرعِ متین کے انوار میں سے کسی نُور

﴿۳۶﴾ مَا أثمر سِدْرُك وماعلّمك الله علمًا من علوم المعرفة، وما آتاك رحمة من عنده وما كنتَ مُجَلِّى الحَلْبةِ، وما تحققت فيك آثارُ كامل ومكمّل، و ما استُجيبَ بك دعاءُ مؤمّل، ولست من الذين أُيّدوا من جناب الحق فى وقتٍ لا رِدْءَ معهم و لا مُساعِدَ. ولا من الذين فهّموا الناسَ أسرارَ الدين وأصوله والقواعدَ. الذين كانوا للإسلام ممهّدين، وللملّة موطّدين، ولأدلّة الرسل مؤكّدين، ولقلوب الطالبين مسدّدين، والذين حفظوا الأقوام من الوساوس الشيطانية، والذين وصلوا الأرحام بالمنن الروحانية. ثم تسأله نفسه أىُّ فضيلة توجد فيك لتُعَدَّ من الأئمّة، ولِيتّبعَك الناس لاستفاضةِ أنوار تلك الفضيلة. أأُعطيتَ معارف لا توجد فى غيرك من العلماء

سے تیرے دل کو کوئی مَس ہے۔ نہ تیرا سینہ کھولا گیا ہے اور نہ ہی تیری بیری ثمر بار ہوئی اور نہ اللہ تعالیٰ نے تجھے علومِ معرفت میں سے کوئی علم سکھایا اور نہ ہی اپنی جناب سے تجھ پر رحمت کی اور نہ ہی تو اس میدان کا شہسوار ہے۔ اور نہ تجھ میں کامل اور مکمل ہونے کے آثار ہیں اور نہ تیرے ذریعے کسی آرزومند کی دعا قبول کی جاتی ہے اور نہ ہی تو ان لوگوں میں سے ہے جن کی حق تعالیٰ کی جناب سے اس وقت تائید کی جاتی ہے جب کوئی بھی پشت پناہ اور مددگاران کے ساتھ نہیں ہوتا۔ اور نہ تو ان میں سے ہے جو لوگوں کو دین کے اسرار اور اس کے اصول وقواعد سمجھاتے ہیں۔ جو لوگ اسلام کے لئے راہ ہموار کرنے والے اور ملت کو استوار کرنے والے تھے، رسولوں کے دلائل کی تاکید کرنے والے اور طالبانِ حق کے دلوں کی اصلاح کرنے والے تھے۔ اور وہ جنہوں نے شیطانی وساوس سے قوموں کی حفاظت کی، اور جنہوں نے روحانی احسانات سے صلہ رحمی کی۔ پھر اس کا نفس اس سے پوچھے گا کہ تجھ میں کونسی ایسی فضیلت پائی جاتی ہے کہ تو ائمہ میں شمار ہو؟ اور تا لوگ اس فضیلت کے انوار سے فیضیاب ہونے کے لئے تیری پیروی کریں؟ کیا تجھے ایسے معارف عطا کیے گئے ہیں جو تیرے علاوہ دوسرے علماء اور فقراء میں

والـفـقـراء. أو تُـفـاض عـليـكَ أسـرارُ الـغـيـب أكثـرَ من غيرك مـن حـضـرة الكبرياء. أو فيك قـوّة قدسيّة فتُردَع الأهواءُ بـاتّبـاعك، و مَـن ورِثك ببيعته يجد متاعًا من متاعك، ثـم بـعـد هٰذا الإرث يُعدّ للرحلة إعـدادَ الـسـعـداء ، ويرحمه اللّٰه مـن عـنـده فيصير من الصلحاء ، فيَدَّرِعُ حُلَلَ الورع، ويداوى علّةَ العِثار والصَّرَع، ويسوّى كلَّ أَوَدِ الـعـمـل والاعتقـاد والأخلاق. ويـنـجـو مـن سـلاسـل الـنـفـس وأغـلالها ويـنـزل له أمرُ الإعتاق. وإن كـنـتَ ما أُعطيتَ كمثل هذه الـصـفة ونـوع الـكـمـال. فبيّنْ أيّ كـمـال أُخفِيَ فيك إن كنتَ صـادقًـا فـى المقال. أأُعطيتَ عـصًـا كـعصا موسٰى، أو آيةَ الدم لـمـن عـصٰـى، أو يـدَه البيضـاء لـمـن يـرىٰ؟ أو أُعطيتَ إعجازًا كـإعـجـاز الـقـرآن، أو وُهِـبَ

﴿ ۳۷ ﴾ نہیں پائے جاتے؟ یا خدائے بزرگ و برتر کی طرف سے تجھ پر دوسروں سے زیادہ اسرارِ غیب کا فیضان ہوتا ہے؟ یا تجھ میں ایسی قوت قدسیہ پائی جاتی ہے کہ تیری پیروی سے نفسانی خواہشات کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ اور جو اپنی بیعت سے تیرا وارث بنے گا تو وہ تیری (روحانی) متاع سے حصہ پائے گا؟ پھر اس وراثت کے (حاصل کرنے) کے بعد وہ سعادتمندوں کی طرح سفر (آخرت) کے لئے تیار ہو جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اس پر اپنی جناب سے رحم کرے گا اور وہ نیکوکاروں میں سے ہو جائے گا اور پرہیزگاری کا لباس زیب تن کر لے گا اور اپنی (روحانی) مرضِ لغزش و مرگی کا علاج کر لے گا اور عمل، اعتقاد اور اخلاق کی ہر کجی کو درست کر دے گا اور نفس کی زنجیروں اور طوقوں سے نجات پالے گا اور اس کو آزاد کئے جانے کا حکم نازل ہوگا؟ اور اگر تجھے ایسی کوئی صفت اور اس قسم کا کوئی کمال عطا ہی نہیں کیا گیا تو اگر تو اپنی بات میں سچا ہے تو پھر تو ہی بتا کہ تجھ میں کون سا کمال مخفی ہے؟ کیا تجھے عصاءِ موسیٰ کی مانند کوئی عصا دیا گیا ہے؟ یا نافرمانوں کے لئے خون کا نشان عطا کیا گیا ہے؟ یا دیکھنے والوں کے لئے اس کا یدِ بیضاء عطا کیا گیا ہے؟ یا تجھے قرآن کے معجزہ جیسا کوئی معجزہ دیا گیا ہے؟ یا تجھے

لك بلاغةٌ كبلاغة رسول آخر
الزمان. فإنّ الوليّ يأتي على قدم
الرسول ويُعطى له من الخوّارق ﴿۳۸﴾
ما أُعطىَ لرسوله المتبوع
المقبول.و قد اتّفق أهل
القلوب على أن الولاية ظِلٌّ
للنبوة، فما كان فى الأصل من
أنواع كمال يُعطَى للظِلِّ علامةً
للظِلّيّة .وكان من كمالات
رسولنا صلى اللّٰه عليه وسلم
معجزةُ حسن البيان كما هو
تجلّٰى فى مرآة القرآن، فمِن
شرائط الولاية الكاملة
إعجازُ الكلام، ليتحقق الظلّيّةُ
بالتشبّه التامّ .ولا يختلج فى
قلبك أن هذا الأمر يقدَح فى
معجزة كتاب اللّٰه المجيد، فإن
الظلّ ليس بشيء بل يتراءَى
بلباسه الأصلُ. ويتجلّى هويّةُ
الأصل فى مرآة الظلّ كما لا
يخفٰى على الرشيد. ولو فُرض
القدحُ لبطُلت المعجزات كلها

پیغمبرِ آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی بلاغت جیسی بلاغت بخشی گئی ہے؟ کیونکہ ولی تو رسول کے نقشِ قدم پر آتا ہے اور اُس کو انہی خوارق میں سے عطا کئے جاتے ہیں جو اس کے متبوع ومقبول رسول کو عطا کئے گئے ہوں۔ اور اہلِ دل اس بات پر متفق ہیں کہ ولایت نبوت کی ظلّ ہے۔ پس جو مختلف قسم کے کمالات اصل میں پائے جاتے ہیں وہ ظِلّ کو ظِلّیت کی علامت کے طور پر دیئے جاتے ہیں۔ ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات میں سے ایک حسنِ بیان کا معجزہ بھی ہے۔ جیسا کہ وہ قرآن کے آئینہ میں جلوہ آراء ہے۔ پس اعجاز کلام بھی کامل ولایت کی شرائط میں سے ہے تاکہ ظِلّیت کامل مشابہت کے ساتھ متحقق ہو جائے۔ اور تیرے دل میں یہ وسوسہ نہ کھٹکے کہ یہ امر خدائے بزرگ و برتر کی کتاب کے معجزہ کی کسرِ شان کا باعث ہے۔ کیونکہ ظِلّ اپنی ذات میں کوئی چیز نہیں بلکہ اُس کے لباس میں اصل ہی ظاہر ہوتا ہے اور ظِلّ کے آئینہ میں اصل کی صورت ہی منعکس ہوتی ہے جیسا کہ یہ بات عقلمند سے پوشیدہ نہیں۔ اور اگر اس کو کسرِ شان فرض کر لیا جائے تو تمام معجزات

بالكرامات، فإنها قد شابهها في صورِ ظهورها على وجه الخرق وكونها فوق العادات. فلا شك أن هذا الوهم باطل بالبداهة ومن قبيل الأغلوطات. ولا يزعم كمثل هذا إلا الغبيّ الذي ذهب عقله بسيل التعصّبات. و ليس عندنا جوابُ قريحة جامدة، وفطنة خامدة ، ولا حاجةَ إلى ردّ هذه الخرافات. ولو كان لهذا الاعتراض مورد من موارد الصواب، فكان من الواجب أن يمنع رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم صحابتَه مِن تكلُّمِهم ببلاغة البيان وفصاحة التبيان سدًّا للباب، ولٰكن الرسول صلى اللّٰه عليه وسلم ما منعهم وما أشار إلى أن ينتهوا من هذه العادة ، و ما ندّد بأنه من مناهي الشرع لما فيه رائحة من الشِركة، بل حثّ عليه في مواضع فما استقالوا منه

کرامات سے باطل ٹھہرتے ہیں کیونکہ اپنے خارق عادت اورفوق العادت ہونے کی وجہ سے یہ کرامات اپنے ظہور کی صورتوں میں معجزات کے مشابہ ہیں۔پس اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ وہم بِالبداہت باطل اور مغالطوں کی قسم ہے۔اوراس طرح کا خیال کسی کے زعم میں آ ہی نہیں سکتا سوائے ایسے کُند ذہن کے جس کی عقل تعصّبات کی رو میں بہہ گئی ہو۔ہمارے پاس اس طرح کی جامد طبیعت اور بجھی ہوئی ذہانت کا کوئی جواب نہیں اور نہ ہی اُن کی خرافات کے ردّ کرنے کی کوئی ضرورت ہے۔ اگر فصاحت و بلاغت قابلِ اعتراض بات ہوتی تو ضروری تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سدِّ باب کے لئے اپنے صحابہ کو بلیغ بیان اور فصیح تقاریر سے منع فرما دیتے۔لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ اُن کو منع فرمایا اور نہ اس عادت سے باز رہنے کی طرف اشارہ فرمایا اور نہ ہی اعلان فرمایا کہ یہ منہیاتِ شریعت میں سے ہے اس لئے کہ اس میں سے شراکت کی بوآتی ہے بلکہ کئی مواقع پر آپ نے اس کی ترغیب دی پس وہ (صحابہ کرامؓ) اس بات سے دست بردار نہ ہوئے

﴿۳۹﴾

ليتأدّبوا مع كلام حضرة العزّة، بل تصدّوا للنظم و النثر و كثُر شغلُهم فى هذه المهجّة، ولهم أشعار وقصائدوعبارات ساقوها ﴿۴۰﴾
على نهج البلاغة، و دُوّنتْ فى الكتب المشهورة.ومن المعلوم أنه كان طائفة من الشعراء الماهرين و الفصحاء المتكلّمين موجودين فى حضرة النبوّة .ثم اعلم أن كلام الأولياء ظِلّ لكلام الأنبياء كأشكال منعكسة و مرايا متقابلة وهما يخرجان مِن عين واحدة ، و ما هو ثابت للأصل ثابتٌ للظلّ مِن غير تفرقة، ولا يُعرَف كلامُ الولاية إلا بمشابهته بكلام النبوّة ، فى كل صفة وهيئة . وكفاك هذا إن كان لك حظٌّ من معرفةٍ.ثم نرجع إلى أوّل الكلام، فاعلمْ أن الزمان قد تغيّرَ بالتغيّر التامّ، و كثُرت المُعاصاة، و قلّت المواسات ، و ازدُرىَ أهلُ

تا کہ کلامِ ربّ العزّت کا پاسِ ادب کریں۔ بلکہ وہ نظم ونثر میں مشغول ہو گئے اور اس راہ میں ان کا انہماک بہت بڑھ گیا۔ ان کے ایسے اشعار، قصیدے اور ایسی عبارات ہیں جنہیں انہوں نے بلاغت کے اسلوب میں بیان کیا اور وہ مشہور کتابوں میں درج ہو گئیں۔ یہ بات معلوم ہی ہے کہ دربار نبویؐ میں ماہر شعراء اور فصیح کلام کرنے والوں کا ایک گروہ موجود رہتا تھا۔ پھر یہ بھی جان لے کہ اولیاء کا کلام انبیاء کے کلام کا ایسے ظِلّ ہوتا ہے جیسے منعکس شکلیں اور آمنے سامنے پڑے آئینے اور یہ دونوں ایک ہی چشمہ سے نکلتے ہیں۔ اور جو چیز اصل کے لئے ثابت ہے وہ بغیر کسی تفریق کے ظِلّ کے لئے بھی ثابت ہے۔ ولایت کے کلام کی تو شناخت ہی نہیں کی جا سکتی سوائے اس کے کہ وہ ہر صفت اور ہیئت میں نبوت کے کلام سے مکمل مشابہ ہو۔ اگر تجھے معرفت سے کچھ بھی حصہ ملا ہے تو تیرے لئے اتنا ہی کافی ہے پھر ہم (اپنے) پہلے کلام کی طرف لوٹتے ہیں۔ پس جان لے کہ زمانہ مکمل طور پر بدل چکا ہے۔ گناہوں کی کثرت ہے اور غمخواری کم ہو گئی ہے۔ بلاؤں کے نزول

القلوب مع حلول الأهوال و مساورة الأعداء و حمل الأثقال. لا يرضى العدوّ إلّا بسَكْرةِ مَصرَعِهم، وإعدامِ أثرِ مَطلَعِهم، وجَعْلِ اللحْدِ مُودَعَهم، ويريد الحاسدون أن يطمِسوا مَعلَمَهم.و يُمِرّوا مَطعَمَهم . طالت ألسُنُ كلِّ سفيه ورَعاعٍ، وغلب كلُّ مَسُودٍ على مُطاعٍ. وعقوقُ الأبناء أنقضَ ظهر الآباء. وولّد دواؤهم أنواعَ الدّاء . وتعوّدَ أكثر الناس مواصلةَ اللهو. وعوّدهم عُجُبُهم مداومةَ الزهو، وعكس الآمالَ تعليمُ الصبيان، وصار حصادَ الأخلاق والإيمان، وغيَّر الهيئةُ هيئةَ الأحداث، وأحاط الطبعيّة طبيعتَهم فملكوا طرقَ الإلحاد كالميراث، ونسوا اللّٰه وقدرَه، واتّخذوا الأسباب إلٰهًا وحسبوها كالغوّاث، ويسخَرون من الذين آمنوا ويحسبونهم

دشمنوں کے حملوں اور بوجھوں کے پڑنے کے ساتھ ساتھ اہل دل کی تحقیر بھی کی گئی ہے۔ دشمن ان کی اذیت ناک موت سے ان کا نشان مٹانے اور انہیں قبر کے سپرد کیے بغیر راضی نہیں ہوتا۔ اور حاسد یہ چاہتے ہیں کہ ان کے نشانات کو مٹا ڈالیں اور ان کے کھانے کو تلخ کر دیں۔ ہر بے وقوف اور کمینے کی زبان دراز ہوگئی ہے۔ ہر خادم مخدوم پر غالب آ گیا ہے۔ بچوں کی نافرمانی نے والدین کی کمریں توڑ دی ہیں اور ان کی دواؤں نے قسما قسم کی بیماریوں کو جنم دیا ہے۔ اکثر لوگوں کو لہو ولعب سے چمٹے رہنے کی عادت ہوگئی ہے اور ان کی خود پسندی نے انہیں مستقل طور پر نازش کا عادی بنا دیا ہے۔ بچوں کی تعلیم نے امیدوں کے برعکس نتائج پیدا کئے اور اس (تعلیم) سے اخلاق اور ایمان خشک ہو چکے ہیں۔ اور علم ہیئت نے نوجوانوں کے حُلیے بگاڑ دیئے ہیں اور علم طبعی نے ان کی طبائع کو تباہ کر دیا ہے۔ انہوں نے الحاد کے طریقوں کو وراثت کی طرح اپنایا اور وہ اللہ اور اس کی قدر و منزلت کو بھول گئے۔ انہوں نے اسباب کو خدا بنا لیا اور انہیں کو فریادرس خیال کر لیا۔ وہ مومنوں سے تمسخر کرتے ہیں اور انہیں جاہل اور

﴿۴۱﴾

جاهلين ناقصين كالإناث، ودخلوا فى بطن الفلاسفة كدخل الأموات فى الأجداث . ولم يبق لقوم شرح الصدر للإيمان لِما هبَّ ريحُ الفسق وقسى القلوب ﴿۴۲﴾
بهذا الطوفان، إلا قليل من عباد الرحمن .وكلّ ما كان من أخلاق فاضلة وشمائل محمودة مرضية، فقد ركدتْ فى هذا العصر ريحُها، وخبَتْ مصابيحُها، وقَلَّ التقوى والتوكّل على الله القدير، وأفرط الناس فى استقراء الحيل وتجسّس التدابير . لا يؤمنون باقتدار الله ويوم الأثام، ولو كانوا مؤمنين لما اجترؤوا على الاجترام.ما بقى خوف اللّٰه فى قلوبهم، فلأجل ذالك طغٰى سيل ذنوبهم وعصفتْ بهم هَوجاءُ عصيانهم، وصارت عيشتُهم كلها لنفسهم وشيطانهم.

عورتوں کی طرح ناقص (العقل) سمجھتے ہیں۔ وہ فلاسفروں کے پیٹ میں ایسے داخل ہو گئے ہیں جیسے مُردے قبروں میں داخل ہوتے ہیں۔کسی قوم میں بھی ایمان کے لئے شرح صدر باقی نہیں رہا کیونکہ فسق کی ہوا چلی اور دل اس طوفان کے باعث سخت ہو گئے سوائے خدائے رحمان کے چند بندوں کے۔ جتنے بھی اخلاق فاضلہ اور پسندیدہ صفات محمودہ تھیں اُن سب کی اس زمانے میں ہوا رُک گئی ہے اوران کے چراغ بجھ گئے ہیں۔ تقویٰ اورخدائے قدیر پرتو ّکل کم ہوگیا ہے اورلوگ حیلہ جوئی اور تدابیر کے لئے تجسّس میں حد سے بڑھ گئے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے مقتدر ہونے اورگناہوں کی سزا کے دن پر ایمان نہیں لاتے اوراگر وہ مومن ہوتے تو گناہ کرنے پر جرأت نہ کرتے۔ ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف باقی نہیں رہا۔ اسی وجہ سے ان کے گناہوں کا سیلاب حددرجہ تجاوز کرگیا ہےاوراُن کی نافرمانی کی تیز ہوا اُن کو اُڑا لے گئی ہے۔ان کی ساری زندگی ان کے اپنے نفسوں اور اُن کے شیطان کے لئے ہوکر رہ گئی ہے۔اُن کی دنیا

أَسْلَمَتْهم دنياهم للكُرَبِ، وألقاهم طلبها في نار النُوَبِ، يتعلمون لها كثيرا من العلوم النُخب، كمثل الهيئة و الطبعيّة وفنون الأدب، فإنْ لّم يُرفَعوا عند الامتحان وأُقعِدوا في الصَبَب، فكادوا يُهلِكون أنفسهم وتصعَد زفرتُهم كالسحب، وإنْ فازوا بمرامهم فيتمَرْمَرون عند نَجْحِ الإرب، ويرون قُرّة عينهم في المال و سكينتهم في النَّشَب، هذه هِمَمُهم في منتجع الهوىٰ ومرمى الطلب. يقرؤون الكتب بشِقّ الأنفس والوَجْي والتّعب، ويبيتون مُدّكِرين مفكّرين فيما ادّرسوا ويسبق بعضهم بعضًا في الخَبَب، و يُنضُون فيه ركابَ طلبِهم حتّٰى يُخاف عليهم دواعيَ العطَب.

﴿۴۳﴾

نے انہیں دکھوں کے سپرد کر دیا ہے اور اس (دنیا) کی طلب نے انہیں مصائب کی آگ میں جھونک دیا ہے۔ اس کی خاطر وہ بہت سے چنیدہ علوم سیکھتے ہیں جیسا کہ علم ہیئت، علم طبعی اور فنون ادب۔ اور اگر وہ امتحان کے وقت اونچے مقام پر فائز نہ کیے جائیں (یعنی کامیاب نہ ہوں) اور نیچے مقام پر بٹھا دیئے جائیں (یعنی فیل ہو جائیں) تو قریب ہے کہ وہ اپنے آپ کو ہلاک کر دیں۔ اور ان کا نالہ وفریاد بادلوں کی طرح بلند ہوتا ہے، اور اگر وہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہو جائیں تو اپنی خواہش کے برآنے پر خوشی سے جھومنے لگتے ہیں۔ وہ اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک مال میں اور (دل کی) سکینت متاع میں پاتے ہیں۔ یہ اُن کی ہمتیں نفسانی خواہشات کے حصول اور آرزو کو نصب العین بنانے کے لیے ہیں۔ وہ اپنے نفسوں کو مشقت میں ڈال کر، تکلیف اور درماندگی برداشت کر کے کتابیں پڑھتے ہیں اور اپنی راتیں جو کچھ انہوں نے پڑھا ہوتا ہے اُس کو یاد کرتے ہوئے اور اس کے معانی پر غور کرتے ہوئے گزارتے ہیں اور اس دوڑ میں ان میں سے بعض بعض پر سبقت لے جاتے ہیں اور وہ اس میں اپنی طلب کی سواریاں لاغر کر دیتے ہیں حتّٰی کہ خدشہ ہونے لگتا ہے کہ کہیں ان کی ہلاکت کے اسباب ہی

ويــريــد كــلّ أحــد مــنهــم
أن يــكــون حَــظِيًّــا و مــالِكَ
الـفـضّةِ و الـذهــب ، فيسعى
لــه بـجهـد الـنـفـس في ليلـه و
نهــاره و يُــذيـب جسـمَــه فـى
مـطــالـعة الـكتـب، وترىٰ كثيرًا
مـنهـم أَسَـلَّهـم شـدّةُ جهدهم أو
أخَـذهـم الـصَرَعُ بهذا السبب .
و ذهـبَ الـحيّــاةُ فــى هــوى ﴿۴۴﴾
الـذهــب، ومــاتـوا وغــابـت
أشبـاحهـم كـالـحُبَبِ، وانسدّت
الـحيَـلُ ثـم نـزل الأجل فخلَـس
أرواحهــم بيـد الـحَـرَب، فهـذه
مـآل الـدنيا و مآل شدّة الجهد
لهـا ونـموذج شعبةٍ من الشعب .
يـا حسـرة على الـذين اغتـرّوا
بحلاوتها ونضارتها ونسوا مرارة
المنقلب، وإذا قيل لهم اتقوا اللّٰه
ولا تـنـسـوا حـظَّـكـم من العقبىٰ،
قـالـوا ما العقبىٰ إنْ هى إلا قصص
نـحتتُهــا أهـل الـعـجم والعرب .
وأفـرط كثيـر مـنهـم فـى الطباع

پیدا نہ ہو جائیں۔ ان میں سے ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ وہ صاحب قدر و دولت اور بلند اقبال والا ہو اور سِیم و زَر کا مالک ہو۔ پس اس کے لئے وہ اپنی پوری جدوجہد سے دن رات دوڑ دھوپ کرتا ہے اور کتابوں کے مطالعہ سے اپنے جسم کو گداز کر دیتا ہے۔ اور تُو ان میں سے بہتوں کو دیکھے گا کہ ان کی سخت محنت نے انہیں مدقوق بنا دیا ہے یا اس سبب سے انہیں مرگی نے آن لیا ہے۔ زَر کی حرص میں زندگی ختم ہوگئی اور وہ مر گئے، اور اُن کے ڈھانچے بلبلوں کی طرح غائب ہوگئے۔ تمام حیلے ختم ہو گئے، پھر موت آئی اور غارت گری کے ہاتھوں ان کی روحیں اُچک لی گئیں۔ پس یہ ہے اِس دنیا کا انجام اور اس کے لئے شدید جدوجہد کا نتیجہ اور اس (دنیا) کی (مختلف) شاخوں میں سے ایک شاخ کا نمونہ۔ وائے حسرت! ان لوگوں پر جو اِس کی مٹھاس اور اِس کی تروتازگی پر فریفتہ ہوگئے اور موت کی تلخی کو بھول گئے۔ جب انہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور آخرت میں اپنے حصہ کو مت بھولو، تو وہ کہتے ہیں کہ آخرت کیا ہے؟ یہ تو صرف قصّے ہیں جنہیں اہل عجم و عرب نے گھڑ لیا ہے۔ اور ان میں سے اکثر مذموم طبائع میں حد سے بڑھ گئے ہیں۔

الـذمـيـمـة، وفـسـدتْ نـفـوسـهـم
و رعـنَـتْ رؤوسُـهم و مالوا إلى
الـخسّة و الـدنـاءة و الـبـخـل
و الشـحّ والـكـبـر والـفـسـوق
و الـمـعـصـية، ورزائل أخرٰى من
الـريـاء والشـحـنـاء والـغـيـبـة
والـنـمـيـمـة .ولا تـرٰى نـفـسًـا ولّى
وجهَـهـا شَـطْـرَ الـحضرة ، إلّا
قـلـيـل مـن الأتـقـيـاء الذّيـن هـم
كـالـنـادر الـمـعـدوم فـى هـذه
الـطـوائف الـكـثـيـرة المستكثرة.
وتـرى ألـوفًـا مـن الأحـداث
و الشبّـان، الذين تعلّموا العلوم
الـجـديدة و فنون أهل الصلبان،
مـا انـقـاد قـلـوبُهم لربّ العالمين
وظـلـمـوا أنـفسهـم بإنكار خالق
السّـمـاء والأرضيـن.ومـا تقيّدوا
بـقـيـود الشـرع وشِـعار الإسلام،
وخـلـعـوا خِـلْـعَةَ الملّة وصـاروا
كالأنعام .ومـا بقى اعتقادهم فى
اللّٰه كما هو فى الملة الإسلامية،
بل خرجوا من حُكم اللّٰه و دخلوا

ان کے نفس فاسد ہوگئے ہیں اور ان کے سر
عقلوں سے خالی ہو گئے ہیں۔ وہ کمینگی،
سفلہ پن، بخل، حرص، کبر، بدکاری،
نافرمانی اور ریا کی دیگر بدعادات
اور بُغض، غیبت اور چُغل خوری کی طرف
مائل ہو گئے ہیں اور تم کوئی ایسا شخص نہیں
پاؤ گے جو اپنی توجہ بارگاہِ الٰہی کی طرف
پھیرے، سوائے چند متقیوں کے جو ان
بڑے بڑے گروہوں میں شاذ و نادر اور ﴿۴۵﴾
کالمعدوم ہیں۔ اور تو ایسے ہزاروں
نوعمر اور نوجوان دیکھے گا جنہوں نے علوم
جدیدہ اور عیسائیوں کے فنون تو سیکھے ہیں
لیکن ان کے دل ربّ العالمین کے مطیع نہیں
ہوئے۔ انہوں نے زمین و آسمان کے
خَالق کا انکار کر کے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور
شریعت اور شعارِ اسلام کی حدود کی پابندی
نہ کی اور ملت (اسلام) کی خلعتِ (فاخرہ)
کو اتار پھینکا اور چوپایوں کی طرح ہوگئے۔
اوران کا اللہ تعالیٰ کے بارے میں اعتقاد اس
طرح باقی نہ رہا جس طرح کہ ملت اسلامیہ
میں ہے۔ بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے باہر نکل
گئے اور فلسفیوں کے حکموں کے نیچے آ گئے

تحت حكم الفلاسفة، وسلّموا نواصيَهم إلى أيدى الملاحدة الغربيّين، و أعرضوا عن الحكمة اليمانية و عرفان العربيّين. فجَرَّهم الملاحدة حيثما شاؤوا، و بعدوا مِن رُحم اللّٰه وبغضب من اللّٰه باؤوا. و أشاطَهم شياطينُهم، و مزّقهم سراحينُهم، و أضلّتْهم
﴿۴۶﴾ طواغيتُهم. وشنّتْ عليهم الغارة و نزعتْ منهم يواقيتهم، و قاموا إلى شَنِّ إيمانهم فأَهراقوا ماءَها، وما تركوا فيها إلّا أهواءَها. فبعث اللّٰه فيهم مصلحًا منهم ليردّ إليهم أموالهم ويفيض المال ويؤمِنهم من أهوالهم، فإن المخالفين قوم لم يكونوا منفكّين مِن غير حجّة بالغة، وضربة دامغة، بما بلغوا فى نشأتهم

ہیں۔ انہوں نے اپنی پیشانیوں کے بالوں کو مغربی ملحدوں کے ہاتھوں میں دے دیا ہے۔ انہوں نے حکمتِ یمانی (یعنی حقائق قرآنی) اور (ایمان رکھنے والے) اہل عرب کی معرفت سے اعراض کیا۔ پس ملحدوں نے انہیں جہاں چاہا، گھسیٹا۔ وہ اللہ کے رحم سے دور ہو گئے اور اللہ کے غضب کے ساتھ لوٹے۔ ان کے شیطانوں نے انہیں ہلاک کر دیا اور ان کے بھیڑیوں نے انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اور ان کے سرغنوں نے انہیں گمراہ کر دیا۔ ان پر ہر طرف سے حملہ کیا گیا اور ان کے (ایمان کے) یاقوت اُن سے چھین لئے گئے۔ وہ (مغربی فلاسفر) اِن (نام نہاد مسلمانوں) کے ایمان کی مَشک کی طرف بڑھے اور اس کا سارا پانی بہا دیا۔ اور اس میں سوائے (نفسِ اَمّارہ کی) خواہشات کے کچھ نہ چھوڑا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان میں انہی میں سے ایک مُصلح مبعوث فرمایا تا کہ اُن کے (ایمانی) اموال انہیں لوٹائے اور مال لٹائے اور انہیں ان کے خوف سے امن بخشے۔ پس مخالفین ایسی قوم ہیں جو کامل حجت اور دماغ کو کچل دینے والی ضرب کے بغیر ہرگز باز آنے والے نہیں۔ کیونکہ وہ اپنی ظلمانی پرورش میں ابلیسی ماہیت تک پہنچ چکے

الظلمانية إلى هويّة إبليسية، واحتاجوا إلى عصا ثامِغةٍ .وإنهم تبعوا الفلاسفة فی جميع ما رقَمه بنانُهم، ونطق به لسانهم، و دخلوا بطونهم، واستيقنوا ظنونَهم. واستحسنوا شؤونهم، واستبدلوا الزَقُّومَ بالتی هی لُهْنَةُ الجنّة و أخذوا الخَزَفَ وأضاعوا وِشاحَ دُرِرهم اليتيمة الفريدة. وقالوا : ما انحلّتْ عُقَدُنا وما انكشفَ غطاؤنا إلّا بكتب الفلسفة، وإنْ هی إلا حيل كاذبة، وكلمات مخلوطة بالمكر و الفِرْية، بل ما حصلتْ لُبانةُ نفوسهم الأمّارة إلا فی طرق الإباحة والخروج من الرِبْقة المِلّيّة و لا يعلمون أن شرائع الأنبياء قد هدَتْ إلٰی حضرةٍ غفَل عنها عقولُ الحكماء و أوضحتْ أسرارًا لم يزل الفلاسفة فی ظلماتٍ منها. لا يعلمون طرق الاهتداء . والسرّ

ہیں۔ وہ ریزہ ریزہ کر دینے والی لاٹھی کے محتاج ہیں۔ انہوں نے فلاسفروں کی ہر اُس بات کی پیروی کی جو انہوں نے لکھی اور جو ان کی زبانوں پر جاری ہوئی۔ وہ اُن کے پیٹوں میں داخل ہو گئے اور انہوں نے اُن کی ظنّی باتوں کو یقینی سمجھ لیا اور ان کے کارناموں کو احسن گردانا اور انہوں نے جنت کی مہمان نوازی کے بدلہ تھوہر کو لیا۔ انہوں نے ٹھیکریاں لے لیں اور یکتا ویگانہ موتیوں کے ہار ضائع کر دیئے، اورانہوں نے کہا، کہ فلسفہ کی کتب کے بغیر نہ ہمارے عُقدے حل ہو سکتے ہیں اور نہ ہی حقیقت منکشف ہوسکتی ہے۔ یہ محض جھوٹے بہانے ہی ہیں اور
مکروافترا کی آمیزش سے بنے کلمات ہیں۔ ﴿۴۷﴾
بلکہ ان کے نفوس اَمّارہ کی حاجت مادر پدر آزادی اور ملت و مذہب کے بندھن سے نکلے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی۔ وہ نہیں جانتے کہ انبیاء کی شریعتیں اس حضرتِ احدیت کی طرف راہنمائی کرتی ہیں جس سے دانشوروں کی عقلیں غافل رہیں۔ اور اُن اسرار کی وضاحت کرتی ہیں جن سے فلسفی ہمیشہ تاریکی میں رہے۔ وہ ہدایت کی راہوں سے آشنا نہیں۔

فيه أن الأنبياء يُلَقَّون العلومَ من اللّٰه العليم الحكيم، واللّٰهُ لا يغفل عن النهج القويم، بل يجمع في بيانه علومًا صحيحة ودلائل مبصرة تُوصِل إلى الصراط المستقيم لِما لا يجوز عليه الذهول. وهو نور كامل تنزَّهَ شأنُه عن ظلمة الرأي السقيم. وأما العبد فلا بدّ له أن يغفل عن شيء دون شيء، ويذهَل عن أمر عند أخذِ أمر آخر، وليس في يده قانون عاصم من الذهول والخطأ. وأَمّا صناعة المنطق فمتاعٌ سَقَطٌ، وليستْ بعاصمة قطُّ من هذه الهَوجاء. وقد ضلّت الحكماءُ الفلاسفةُ مع اتخاذهم هذه الصناعة إمامًا، وكثرت في آرائهم الاختلافات والتناقضات والشبهات، فما استطاعوا أن يقطعوا بها خصامًا، فلذالك تجد الفلاسفةَ يُخالف بعضُهم بعضًا في الآراء، وكلُّ أحدٍ منهم ﴿۴۸﴾

اوراس میں راز یہ ہے کہ انبیاء کوعلوم خدائے علیم وحکیم کی جناب سے القاء کیے جاتے ہیں۔ اوراللہ تعالیٰ راہ ہدایت سے غافل نہیں بلکہ وہ اپنے بیان میں ایسے علوم صحیحہ اوربصیرت افروز دلائل جمع کرتا ہے جوکہ صراط مستقیم تک پہنچاتے ہیں۔ کیونکہ غفلت اُس کے شایانِ شان نہیں۔ وہ تو کامل نُور ہے اوراس کی شان غلط رائے کی ظلمت سے مبرّا ہے، مگر جہاں تک بندے کا تعلق ہے ضرور ہے کہ وہ ایک چیز پر دھیان دینے کی وجہ سے دوسری چیز سے غفلت برتے، اورایک کام کرتے وقت دوسرے کو فراموش کردے، اوراس کے ہاتھ میں بھول چوک اور خطا سے بچانے والا کوئی قانون نہیں، اور جہاں تک فنِ منطق کا تعلق ہے تو وہ ردّی متاع ہے اوروہ اس تندوتیز آندھی سے ہرگز بچا نہیں سکتی۔ اورفلسفی دانا! اِس (یعنی منطق) کے فن کو اپنا امام بنا کر گمراہ ہو گئے اور ان کی آراء میں اختلافات، تناقضات اورشبہات کی کثرت ہے اوروہ یہ استطاعت نہیں رکھتے کہ اس کے ذریعہ سے جھگڑوں کو ختم کرسکیں۔ اسی لئے تو فلسفیوں کوآراء میں ایک دوسرے کے مخالف پائے گا اوران میں سے

یـدّعـی کـمال الدهاء، وهذا هو الأمـر الـذی یتـمیّز به النبی ومَن تبِعـه عـن الـفلسفی، فإیّاك أن تـغـفـل عـنهـا وتبعد من حضرة الـعـلیـم الـعلیّ وقد عثرتَ علٰی أن هـذا الـزمـان زمانُ الـفتـن والإلـحـاد والبـدعـات، ومُلئت الأرض ظـلـمًا و جورًا وقَلَّ عدد الـصـالـحیـن والصالحات، ومِن أعـظـم الـمـصائب علی الإسلام أن الـذرّیة الـجدیدة الذین ورِثوا شیـوخهـم الـمسـلـمین یجهّلون أهلَ الإسـلام بأجمعهم ویقولون إن الـفـلاسـفة مـن الـصـادقیـن. وقـالـوا إنهـم فـازوا بـدرجة الـتـحـقیـق، وشـربـوا مستوفِین مـن هـذا الـرحیق، وأمّـا الأنبیـاء فـأصـابـوا بـعـضًا وأخطأوا بعضًا وکـلامهـم مـخـلـوط بسـدیـد وغیـرسـدید. وکانوا فی الأمور الحِکَمیة کغبیّ و بلید. فانظروا إلـی أیّ حـدّ بـلَـغ أمرُ تـوهیـن

ہر ایک کمال ذہانت کا دعویٰ کرتا ہے، اور یہی وہ امر ہے جس سے نبی اور اس کے متبعین فلسفیوں سے ممتاز ہوتے ہیں۔ پس تو ان امور سے غافل ہونے سے اور خدائے علیم و برتر سے دور ہونے سے بچ۔ یقیناً تو اس بات سے مطلع ہے کہ یہ زمانہ فتن، الحاد اور بدعات کا زمانہ ہے۔ زمین ظلم و جور سے بھر گئی ہے اور نیک مردوں اور نیک عورتوں کی تعداد کم ہوگئی ہے۔ اسلام پر سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ نئی نسل کے لوگ جو اپنے مسلمان بزرگوں کے وارث بنے ہیں وہ تمام مسلمانوں کو جاہل قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلسفی سچے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ وہ تحقیق کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہیں اور اس خالص شراب سے پورے طور پر سیراب ہیں اور جہاں تک انبیاء کا تعلق ہے تو انہوں نے (نعوذ باللہ) بعض باتیں صحیح کی ہیں اور بعض میں خطا کھائی ہے اور ان کا کلام (نعوذ باللہ) سچ اور جھوٹ کا آمیزہ ہے اور (نعوذ باللہ) وہ حکمت کے امور میں غبی اور کُند ذہن تھے۔ پس دیکھو کہ توہین اسلام کا معاملہ کس حد تک پہنچ چکا ہے۔ ﴿۴۹﴾

الإسلام. و إنّ هذا لهو البلاء
المبين ومن الدواهى العظام .
ويقتضى هذا الموطن أن ينزل
نورٌ مّن السّماء ، كما خرجتْ
ظلمات مخوّفة من أرضِ قلوب
العميان والجهلاء ، ليُوفى اللّٰه
الموطنَ حقّه و يُدرك الذين
كانوا على شفا التباب، وهذا
من سُنن اللّٰه كما لا يخفٰى
علٰى أولى الألباب. ولا شكّ
أن هٰذه السموم بلغتْ إلى حدّ
أحسّتْ بها قلوب النسْوان ﴿۵۰﴾
والصبيان، فضلًا عن عقول
أهل البصيرة و العرفان ،
وما كان أمرُها هيّنًا بل لا يوجد
نظيرها من بدو الخِلقة إلى هذا
الأوان، وأهلكتْ أكثرَ ممّا
أهلكتْ سمومُ سابق الزّمان .
وما بقى خوف اللّٰه فى زاوية
من زوايا القلوب، ووسِعها حبُّ
الدنيا وشغفها كالمحبوب .
فخلق فى السماء بحذاءِ ما

یقیناً یہ ایک کھلی کھلی آزمائش اور عظیم مصیبتوں
میں سے ہے۔ یہ مقام تقاضا کرتا ہے کہ
آسمان سے نور نازل ہو۔ جیسا کہ اندھوں
اور جاہلوں کے دلوں کی زمین سے خوفناک
تاریکیاں پیدا ہوئی ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ اس
مقام کو اس کا پورا پورا حق دے، اور ان
لوگوں کو آلے جو تباہی کے کنارے پر ہیں،
اور یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے جیسا کہ اہلِ عقل
پر پوشیدہ نہیں۔ بے شک یہ زہریں اس حد
تک سرایت کر چکی ہیں کہ اہل بصیرت و
عرفان کی عقلیں تو کجا عورتوں اور بچوں کے
دلوں نے بھی اس کو محسوس کیا ہے۔ ان
زہروں کا معاملہ معمولی نہیں ہے بلکہ ابتدائے
آفرینش سے لے کر اس موجودہ زمانے تک
اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ اور ان نے سابقہ
زمانہ کی زہروں کی ہلاکت کی نسبت زیادہ
ہلاک کیا ہے۔ دلوں کے کسی گوشے میں بھی
خدا کا خوف باقی نہیں رہا اور ان دلوں پر
اس دنیا اور اس کے دھندوں کی محبت
معشوق کی طرح چھا گئی ہے۔ پس لوگوں کے
دلوں میں جو باتیں پیدا ہوئیں ان کے
بالمقابل آسمان پر ان کا مداوا پیدا کیا گیا، تا کہ

حدثت في خواطر الناس، ليكون الأمر للّٰه الواحد القهّار و يقطَعَ ما نسجه أيدى الخنّاس. فإن الغيرة الإلٰهية لا تُعطِى الضلالاتِ عمرًا طويلا، وتنزل منه حربةُ الصدق ويقتل ما دجل الحقَّ حجةً و دليلًا . ولا تحسبنّ اللّٰه مُخلِفَ وعدِه رسلَه أو مُنسِيَ سُننِه وسبلِه، فإنه جوّاد كريم، يرحم عباده عند المصائب. و يُنزِل رحمه عند انتياب النوائب، وكذالك جرتْ عادته من بدو الخلقة، وقد توعّدَ علٰى إنكار هذه العادة. فتَحسَّسوا مِن مجدّدٍ أين هو عند هذه الفتن وهذا الزمان؟ وقد انقضتْ علٰى رأس المائة مِن سنين وثُقّبت الملّةُ بأسنّةِ أهل العدوان .ولا يترك اللّٰه مدينة دينه كعمارة خُربتْ. وجدران هدّمتْ، بل يبنى سُورَها و يُنجِّى محصورَها. ويدُعُّ صَولَ

تمام حکم خدائے واحد و قہار کا ہو جائے اور جو شیطان کے ہاتھوں نے بُنا ہے اُسے وہ ٹکڑے ٹکڑے کر دے کیونکہ غیرتِ الٰہی گمراہیوں کو لمبی عمر عطا نہیں کرتی ۔ اس کی جناب سے صدق کا حربہ نازل ہوتا ہے اور جس نے حق کو پوشیدہ کر رکھا ہوتا ہے اُس کو حجت اور دلیل سے قتل کر دیتا ہے اور تو یہ گمان نہ کر کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرنے والا ہے یا اپنی سنن اور طرق کو بھلا دینے والا ہے کیونکہ وہ سخی اور کریم ہے اور مصائب کے وقت اپنے بندوں پر رحم فرماتا ہے اور پے دَر پے مصیبتوں کے آنے کے وقت اپنا رحم نازل فرماتا ہے۔ ابتدائے آفرینش سے اس کی یہی سنت جاری ہے اور اُس نے اس عادت کے انکار پر وعید سنائی ہے۔ پس مجدّد کو تلاش کرو کہ ان فتنوں کے وقت اور اس زمانے میں وہ کہاں ہے؟ اب تو اس صدی کے سر پر کئی سال گزر گئے ہیں اور ملت (محمدیہ) کو دشمنوں کے نیزوں سے چھلنی کر دیا گیا ہے، اور اللہ تعالیٰ اپنے دین کے شہر کو ویران عمارت اور منہدم دیواروں کی طرح نہیں چھوڑتا بلکہ وہ اس کی فصیل کو استوار کرتا اور اس کے پناہ گزینوں کو نجات دیتا ہے، اور

﴿۵۱﴾

الأعداء، ويُطفئ ما ظهر من نار المِراء، حتّٰى لا يبقى لمسلم من أيدى العِدا فزعٌ، ولا فى هدمِ بيت الدين لكافر طمعٌ . وهكذا تمشّىٰ أمرُ اللّٰه على ممرّ الدهور. ولزِم ظهورَ المفاسِدِ لمعانُ هذا الظهور .وإن كنتَ لا تعرف هذه السُنّة فاقرأْ فى القرآن ما قيل لموسٰى . اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى . فانظرْ كيف اقتضى طغيانُ فرعون وجودَ الكليم، وكيف أرسل اللّٰه رسوله عند غُلوّ هذا الكافر اللئيم. ثم لَمّا ظهر الفساد وكثرت أحزاب المفسدين فى زمان خاتم النبيين، وعُبِدت الأصنام، وتُرِك القدير العلّامُ، و وقع فى دَوكةٍ و بَوحِ الأقوامُ، و أباحَ الفسقَ والمعصيةَ اللئامُ، وما بقى شغلُهم إلا الأكل ﴿۵۲﴾

دشمنوں کے حملے کو دور کرتا ہے اور جو بھی جھگڑے کی آگ ظاہر ہو، اُسے بجھاتا ہے یہاں تک کہ ایک مسلمان کو دشمنوں کے ہاتھ سے خوف نہیں رہتا اور نہ ہی کسی کافر کے لئے دین کے گھر کو منہدم کرنے کی کوئی امید وطمع باقی رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا امر مرورِ زمانہ سے اسی طرح جاری ہے۔ اوران مفاسد کا ظہور اس روشنی کے ظہور کے لئے لازم تھا۔ اور اگر تو اس سنت سے واقف نہیں تو قرآن میں پڑھ جو موسیٰؑ کو کہا گیا ''اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى''[1] (یعنی فرعون کی طرف جا۔ یقیناً اس نے سرکشی اختیار کی ہے)۔ پس دیکھ کہ کس طرح فرعون کی سرکشی نے کلیم اللہ (علیہ السلام) کے وجود کا تقاضا کیا، اور کس طرح اللہ تعالیٰ نے اس لئیم کافر کے غلو کے وقت اپنے رسول کو بھیجا۔ پھر جب حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں فساد ظاہر ہوا اور مفسدوں کے گروہوں کی کثرت ہوگئی اور بتوں کی پوجا کی جانے لگی اور علیم وقدیر خدا کو چھوڑ دیا گیا اور تمام قومیں لڑائی جھگڑا اور اکھاڑ پچھاڑ کرنے لگیں اور کمینے لوگوں نے فسق اور معصیت کو حلال قرار دے دیا اور سوائے کھانے پینے

[1] النازعات: ۱۸

والشرب كأنّهم الأنعام. بعث اللّٰه رسوله الكريم من الأُمّيين، وأرسله إلى العالمين وقال: قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ.

فحاصل الكلام أن نبيّنا صلى الله عليه وسلم أُرسل لهذا الغرض المذكور من ربّ العباد، وما كان من نبيّ ولا رسول إلّا أنه أُرسل عند فرعٍ مّن فروع الفساد، واجتمعت الفروعُ كلها فى زمن نبيّنا الحمّاد السجّاد. ثم جاء زماننا هذا فلا تسأل عمّا رأينا فى هذا الزمان، واللّٰهِ قد تمّتْ فى هذا الزمن دائرةُ الفسوق والفحشاء والشرك والعدوان، وما ترك الناس صغيرةً و لا كبيرة فما أصبرَهم

کے اور کوئی شغل باقی نہ رہا گویا کہ وہ چوپائے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اُمیوں میں سے اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور آپ کو تمام جہانوں کی طرف بھیجا اور فرمایا۔ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ [1]

پس حاصل کلام یہ ہے کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ربّ العباد کی طرف سے اسی مذکورہ غرض کے لئے بھیجے گئے تھے۔ اور ہر نبی اور رسول فساد کی کسی شاخ کے ظہور کے وقت ہی بھیجا جاتا ہے۔ اور اس کی تمام شاخیں ہمارے نبی کریم ﴿۵۳﴾ صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ بہت حمد کرنے والے اور بہت عبادت کرنے والے تھے کے زمانہ میں جمع ہو گئی تھیں۔ پھر ہمارا یہ زمانہ آیا۔ پس ہم نے اس زمانہ میں جو دیکھا اس کے بارے میں مت پوچھ۔ اللہ کی قسم! یقیناً اس زمانہ میں فسق، بدکاری، شرک اور ظلم کا دائرہ مکمل ہو گیا ہے، اور لوگوں نے صغیرہ اور کبیرہ گناہوں کے ارتکاب میں کوئی کسر نہیں چھوڑی پس آگ پر یہ کیا ہی صبر کرنے والے ہیں۔ وہ

[1] ''اُٹھ کھڑا ہو اور انتباہ کر اور اپنے رب ہی کی بڑائی بیان کر اور جہاں تک تیرے کپڑوں (یعنی قریبی ساتھیوں) کا تعلق ہے تو انہیں پاک کر اور جہاں تک ناپاکی کا تعلق ہے تو اس سے کلیۃً الگ رہ۔ (المدّثر: ۳ تا ۶)

علی النیران. یستحسنون السیّئاتِ ویستَحلُون مُرًّا ویأکلون سمَّ العصیان. وکثر رعاعُ الناس وقلّ شرفاؤهم من أهل التقی والإیمان، وأنبتوا نباتًا خبیثًا ونشأوا فی مجالس الإلحاد والارتداد والکفران، وأعطوا حقوق اللّٰه غیرَه وأخذوا طریق الطغیان، وما بقی مِن قوة ولا خُلُقٍ إلا أعطوها لغیر اللّٰه الدیّان .مثلًا کانت المحبّة جوهرًا شریفًا وخُلقًا أعظم فی الإنسان، وأودعَه اللّٰه ﴿۵۴﴾ تعالٰی إیّاها لیُفنی نفسَه فی تصوُّرِ جمالِ ربّه المنّان، ولیکون له بالروح والجَنان، ولیترقّی فی سبل حبه ولا یبقی منه أثرٌ ویذوبَ وجودُه بنار العشق والوَلَهان، ولٰکن العمیان بذلوا هذه الصفة الجلیلة الشریفة فی غیر محلّها و أضاعوا دُرّةَ الإیمان. ووضعوا محبّة اللّٰه فی

بدیوں کو نیکیاں سمجھتے ہیں اور تلخ کو شیریں ، اور نافرمانی کا زہر کھاتے ہیں۔ کمینے لوگوں کی کثرت ہوگئی ہے اور اہلِ تقویٰ و ایمان میں سے شرفاء بہت کم رہ گئے ہیں۔ وہ ایک خبیث بوٹی کی صورت میں پھوٹ پڑے اور الحاد ، ارتداد اور کفرانِ نعمت کی مجالس میں پروان چڑھے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حقوق غیر اللہ کو دے دیئے اور سرکشی کا طریق اختیار کیا۔ کوئی ایسی قوت اور خُلق باقی نہیں رہا جو انہوں نے جزا سزا کے مالک اللہ کے غیر کو نہ دے دیا ہو۔ مثلاً محبت انسان میں ایک اعلیٰ جوہر اور عظیم خلق ہے اور اللہ تعالیٰ نے انسان میں اس جذبۂ محبت کو اس لئے ودیعت کیا ہے تا کہ وہ اپنے محسن خدا کے تصّورِ جمال میں اپنے نفس کو فنا کر دے اور دل و جان سے اس کا ہو جائے اور اس کی محبت کی راہوں میں ترقی کرے اور اس کا کوئی نشان باقی نہ رہے اور اس کا وجود خدا کے عشق و محبت کی آگ (کے سوز) سے پگھل جائے لیکن اندھوں نے اِس جلیل القدر اور عظیم صفت (محبت) کو بے محل صرف کیا اور ایمان کے گوہر کو ضائع کر دیا۔ انہوں نے اللہ کی محبت کو کھو لنے اور جوش زن

مواضع أهواء النفس عند غليانها و الهيجان، ونسوا اللّٰهَ وحبَّه وشُغفوا بالغلمان المُرْد والنسوان. وغابوا عن حضرة الحق وجهلوا حُسْنَها، فويل للعميان. لهم أعين لا يبصرون بها، ولهم قلوب لا يفقهون بها، فتهوى تلك القلوب غيرَ الرحمٰن . ولصِق بها طائفُها فلا يترُكها فى حين من الأحيان. يفعلون سيئاتِهم بالحريّة والاجتراء ، حتّى لا يُفهَم منه قطُّ أنهم يؤمنون باللّٰه ويوم الجزاء ، ولا يُتخَيّلُ برؤية أعمالهم أنهم يخافون مثقال ذرّة حضرة الكبرياء. فهذا هو الأمر الذى اقتضٰى مصلحًا ينزل بينهم من السّماء ، و كذالك جرت عادة اللّٰه فى السابقين من أهل البغى والغلواء. وقد كتب اللّٰه قصة قوم نوح وقوم إبراهيم وقوم لوط و قوم صالح فى القرآن، وأشار

ہونے پر نفسانی خواہشات کے مواضع پر رکھ دیا اور اللہ اور اس کی محبت کو فراموش کر دیا، اور عورتوں اور نوعمر لڑکوں پر فریفتہ ہو گئے۔ وہ حق تعالیٰ کی درگاہ سے غائب ہو گئے اور انہوں نے اس کے حسن کو فراموش کر دیا۔ پس ہلاکت ہے ان اندھوں کے لئے جن کی آنکھیں تو ہیں مگر وہ ان سے دیکھتے نہیں۔ ان کے دل تو ہیں مگر ان سے سمجھتے نہیں۔ پس یہ دل خدائے رحمٰن کے علاوہ کسی اور سے محبت کرنے لگے اور ناپاک خیالات اُن سے دامنگیر ہو گئے ہیں۔ پس وہ انہیں کسی لمحہ بھی نہیں چھوڑتے۔ وہ آزادی اور دلیری سے بدیاں کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس سے ہرگز یہ سمجھ نہیں آتا کہ کیا وہ اللہ اور روزِ جزا پر ایمان بھی رکھتے ہیں؟ اور ان کے اعمال دیکھ کر یہ خیال بھی نہیں گزرتا کہ وہ بارگاہِ کبریا سے ایک ذرّہ بھر بھی ڈرتے ہیں۔ یہ وہ امر ہے جس نے تقاضا کیا کہ اُن کے درمیان آسمان سے ایک مصلح نازل ہو۔ پہلے لوگوں سے ہی بغاوت اور سرکشی کرنے والوں کے ساتھ عادت اللہ اسی طرح جاری ہے اور یقیناً اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں قومِ نوحؑ، قومِ ابراہیمؑ، قومِ لُوطؑ اور صالحؑ کی قوم کے قصے لکھے ہیں اور اس

﴿۵۵﴾

إلى أنهم أُرسلوا كلهم عند الفتن والفسوق وأنواع العصيان، وما عُطِّلتْ هذه السُنّة قطّ وما بُدّلتْ، وما كان الله نَسِيًّا كنوع الإنسان .فكفاك هذا لمعرفةِ سُننِ الله إنْ كنتَ تطلب دليلا ، وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللهِ تَبْدِيلًا ۔[1]

ثم اعلموا رحمكم الله أني امرؤ قد أعطاني ربّي كلَّ ما هو من شرائط المصلحين، وأراني آياتِه وأدخلني في عباده الموقنين .وإنّه أنزل عليّ بركاتٍ ﴿۵۶﴾ وأنار مكاني، وما بقي لي مِن مُنيةٍ إلّا أعطاني .ويتمنّى الإنسان أن يكون من بيت الرياسة والإمارة، ويكون له حسب ونسب، فأعطاني ربّي هذا الشرف كلّه وما بقي لي طلب . وكذالك يتمنّى الإنسان أن يكون له وجاهة في الدنيا والدين، وكرامة وعزة في أهل السّماء

طرف اشارہ کیا ہے کہ وہ سب کے سب فتنوں، بدکاری اور انواع واقسام کی نافرمانیوں کے وقت بھیجے گئے تھے۔ نہ تو یہ سنت کبھی معطل ہوئی ہے اور نہ ہی تبدیل۔ اور اللہ تعالیٰ نوع انسان کی طرح بھولنے والا بھی نہیں۔ اگر تو دلیل کا طالب ہے تو اللہ تعالیٰ کی سنت کی معرفت کے لئے تیرے لئے اتنا (بیان) ہی کافی ہے۔'' اور تو اللہ تعالیٰ کی سنت میں ہرگز کوئی تبدیلی نہ پائے گا۔''

پھر جان لو! اللہ تم پر رحم کرے، میں ایسا شخص ہوں کہ مصلحین کی جتنی بھی شرائط ہیں وہ سب کی سب مجھے میرے رب نے عطا کی ہیں اور مجھے اپنے نشانات دکھلائے ہیں اور مجھے اپنے یقین رکھنے والے بندوں میں داخل کیا ہے، اُس نے مجھ پر برکات نازل فرمائی ہیں، اور میرے مکان کو روشن کر دیا ہے۔ اور میری کوئی بھی ایسی آرزو نہیں رہی جو اس نے مجھے عطا نہ کی ہو۔ انسان خواہش کرتا ہے کہ وہ خاندانِ ریاست وامارت میں سے ہو اور اس کا اچھا حسب ونسب ہو۔ پس مجھے میرے ربّ نے یہ شرف بتمام وکمال عطا کیا ہے اور میری کوئی خواہش باقی نہ رہی۔ اسی طرح انسان خواہش کرتا ہے کہ اسے دین ودنیا میں وجاہت حاصل ہو اور اسے زمین وآسمان کے رہنے والوں میں بزرگی اور

[1] النساء : ۸۹

والأرضيـن ، فـوهـب لـى ربّـى عزة الـدارين و شرّفنى بشرف الـكـونين .وقـد لا يـرى الإنسان مَـوالِيَـه مـن ورائـه. ولا يكون له ولـدٌ يـرثـه بعد فنائه، فيأخذه غمّ وضـجـر و كـآبة لـعـدم أبنـائـه، ويـعيش حزينًا ويبكى فى مساء ه و رَواحـه، فما مَسَّنى هذا الحزن لـطرفة عين بفضل الله ورحمته، وأعـطـانى ربّى أبناءً لخدمة ملّته. وقد يهْوى المرء أن يُعطَى له دُرَرُ مـعـارف وعـلـومٌ نُـخَـبٌ، وأن يـحـصُل له نُضار وعَقار ونَشَبٌ، فـوهـب لـى ربّـى هـذه كـلّها بـكـمال الإحسان والمنّة، وأنعم عـلـىّ بـنـعـم هـذه الـدار ونـعـم الآخرة ، و أتمّ علىّ و أسبغ مِن كـل نـوع العطيّة، وأعـطـانـى فـى الـدارَيـن حسنتَين من غيـر الـمسألة .وقـد يـودّ الإنسـان أن يُعطى له محبّةُ الله كالعاشقين الـفـانـين، ويُسقى مِن كـأس

عزت ملے۔ پس میرے رب نے مجھے دونوں جہانوں کی عزت عطا کر دی اور مجھے دونوں جہانوں کی بزرگی سے مشرف فرمایا۔بعض اوقات انسان اپنے پیچھے اپنا کوئی وارث نہیں دیکھتا۔اور نہ اس کی کوئی اولاد ہوتی ہے جو اُس کے فوت ہونے کے بعد اُس کی وارث ہو،تو اپنے بیٹوں کے نہ ہونے کی وجہ سے غم، بے قراری اور قلق اس کو آ لیتے ہیں۔وہ غمگین زندگی بسر کرتا ہے اور صبح وشام روتا رہتا ہے۔پس اللہ تعالیٰ کے فضل اور اُس کی رحمت سے اِس غم نے ایک لمحہ کے لئے بھی مجھے نہیں چھوا۔ میرے ربّ نے اپنے دین کی خدمت کے لئے مجھے بیٹے عطا فرمائے ہیں۔ بسا اوقات انسان یہ خواہش کرتا ہے کہ اُسے معارف کے موتی اور چنیدہ علوم عطا کئے جائیں اور یہ کہ اس کے پاس دولت،سونا، جائداد، زمین اور مال ہو۔ پس میرے ربّ نے کمال احسان اور شفقت سے یہ سب کچھ مجھے عطا فرمایا ہے اور مجھے اس دنیا کی نعمتوں اور آخرت کی نعمتوں سے خوب نوازا ہے اور مجھے ہر قسم کے انعامات بتمام وکمال کثرت سے عطا فرمائے ہیں اور اُس نے بِن مانگے مجھے دونوں جہانوں میں خیر وخوبی عطا فرمائی ہے۔بعض اوقات انسان چاہتا ہے کہ اسے مر مٹنے والے عاشقوں کی طرح اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہو اور اسے محبوبوں اور

﴿٥٧﴾

المحبوبين المجذوبين، وقد
يحبّ أن يُفتَح عليه أبواب
الكشوف والإلهامات، وأخبار
الغيب والآيات، وتُستجاب
دعواتُه بأسرع الأوقات،
وتصدر منه عجائب الخوارق
و الكرامات. ويكلّمه ربُّه
ويشرّفه بشرف المكالمات
والمخاطبات، فالحمد للّٰه
على أنه أعطانى ذالك أجمعَ، ﴿۵۸﴾
ووهب لى كلَّ نعمة كنت
أقرأ ذِكرها فى الكتب أو أسمع،
وجعلنى من المقرَّبين. و وهب
لى علم الأوّلين والآخرين، و
حلَّ عقدةً من لسانى وَامُلاءً بمُلَحِ
الأدب بيانى، وحَلّٰى كلامى
بحُلل البلاغة وقوّى سُلطانى.
فواللّٰهِ إن كلامى أبلغُ فى قلوب
الناس من مائة ألف سيفٍ، فهٰذا
هو الذى وضعتُ الحرب بها
وفتحتُ الحصونَ مِن غير جبر
وحيفٍ، وما كان لمخالف

مجذوبوں کے جام سے پلایا جائے، اور کبھی پسند کرتا ہے کہ اس پر کشوف والہامات، اخبارِ غیبیہ، اور نشانات کے دروازے کھولے جائیں، اور اس کی دعائیں جلد تر قبول کی جائیں، اور اس سے عجیب عجیب خوارق اور کرامات صادر ہوں، اور اس کا ربّ اس سے کلام کرے، اور اسے شرف مکالمہ ومخاطبہ سے سرفراز فرمائے۔ پس اللہ تعالیٰ کے لئے سب تعریف ہے کہ اس نے مجھے یہ سب کچھ عطا فرما دیا اور مجھے ہر وہ نعمت عطا کی جس کا ذکر میں کتابوں میں پڑھا کرتا تھا یا سنا کرتا تھا۔ اس نے مجھے مقربوں میں سے بنایا اور مجھے اوّلین وآخرین کا علم عطا فرمایا۔ میری زبان کی گرہ کھول دی اور میرے بیان کو ملاحتِ ادب سے بھر دیا ہے۔ اور میرے کلام کو بلاغت کے (حسین وجمیل) لباس سے آراستہ کیا اور میری دلیل کو مضبوط کر دیا۔ پس بخدا میرا کلام لوگوں کے دلوں میں لاکھ تلواروں سے زیادہ اثر کرنے والا ہے۔ پس یہی وہ کلام ہے جس کی وجہ سے میں نے جنگ کو ختم کیا اور بغیر کسی جبر وظلم کے قلعوں کو فتح کیا ہے۔ اور کسی مخالف کی یہ مجال نہیں کہ میرے میدان میں سامنے

أن يبـرُز فـي مِضماري، ومَن برَز فـمـات قـعـصًـا بإنـكـاري . فـالحاصل أن الله كرّمني بأنواع الـصـنيعة، ورزقـنـي مـن نِـعـم الدنيويّة والدينيّة، و رَاعَى أموري بـالـفـضـل و الكـرامة، وأحسن مثـواي بـالـتحـنّن والـرحـمة، وبشّـرنـي بـأن عيـونـه عليّ في خَـلْـوتـي ومُشـاهَدي وفـي كل حـالـي، وإنـه يـرحـمنـي ويمنّيني ويؤمّلني عند أهوالي .وإني أرى كـلَّ مـا هـو عنده كأنه هو عندي وفـي يـدي، وإنه كهفي وملجأي وتُرسي وعَضُدي .وإنه سَرَى في قـلبـي وعروقي ودمي، و إنّي منه بـمـنـزلة لا يـعلَمها الخَلق من عـربـي وعـجـمـي وإنه خلقني و خَلَقَ كلَّ قوّتي. فرجعتُ إليه مع هـذه الـقـوافـل، وانهـمـرتُ إلـيـه كـمـا يـنـهـمـر الماء من قُنن الـجبال إلى الأسافل .وأحـاطني فـغُشِّيـتُ تـحـت ردائه ، ومتّعني

آئے اور جو بھی نکلا وہ میرے انکار کی وجہ سے بلا توقف مر گیا۔ پس حاصل کلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے قسما قسم کے احسانات سے مکرم کیا ہے اور مجھے دنیوی اور دینی نعمتوں سے نوازا ہے اور اپنے فضل وکرم سے میرے (تمام) امور کی رعایت فرمائی اور رحمت وشفقت سے میرا ٹھکانہ بہترین بنایا ہے، اور اس نے مجھے خوشخبری دی کہ اس کی نظریں خَلوت وجَلوت، ہر حال میں میرے پر ہیں اور وہ ﴿۵۹﴾ میرے خوف کے اوقات میں مجھ پر رحم فرماتا اور مجھے آرزو اور امید دلاتا ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ جو کچھ اُس کے پاس ہے گویا وہ میرے پاس ہے اور میرے ہاتھ میں ہے، اور یہ کہ وہ میری پناہ گاہ، میرا ملجاء، میری ڈھال اور میرا بازو ہے۔ وہ میرے دل، میری رگوں اور میرے خون میں سرایت کر چکا ہے۔ اس کے حضور میری ایسی منزلت ہے کہ جسے مخلوق میں سے عربی ہو یا عجمی، کوئی نہیں جانتا۔ اُس نے مجھے پیدا کیا اور میرے سب قویٰ پیدا کئے۔ پس میں نے انہی قافلوں سمیت اُس کی طرف رجوع کیا اور میں اس کی جانب ایسے رواں ہوا جیسے پانی پہاڑوں کی چوٹیوں سے نچلی جگہوں کی طرف بہتا ہے۔ اُس نے مجھے اپنے حصار میں لے لیا پس میں اُس کی رِداء کے نیچے چھپ گیا۔

بـأنـوار جـمـالـه فـأعـرضـتُ
عـن أعـدائى وأعدائه .وإنـه نزَع
عـنـى ثيـابَ الـوَسَـخ والـدَّرَن.
ثم ألبسَنى حُلَلَ النّور واصطفانى
لِـذَاتِهِ فى هٰذا الزمن، ومأبقى لى
غيـرَه وهـذا أعـظـمُ الـمـنن ومن
آلائـه أنـه شـرح صدرى وَ كمّل ﴿٦٠﴾
بـدرى، فـمـا أصـابنى ضجرٌ قط
لأفـكـار الـدنيا وهـجـومها و
مـا أَحَـسَّ أحـدٌ كآبةً على وجهى
وجبيـنـى لِهُـمُـومِهَا وغمومها.
وإنّـه جعلـنـى مسيحًا موعودًا
ومهـديًّـا مـعهودًا، فـفـرَط
العلماءُ علىّ وقالوا مزوِّر كذّاب،
وآذَونـى مِن كلّ باب. وكذّبونى
وفسّـقـونـى وجهّلونى وما خافوا
يـوم الحساب.و سرَبوا إلى جهة
ومـا تـدبّـروا الأحـاديـث وما فى
الكتاب .وجُـذِبَ القوم إلى هذه
الـصـائِتيـن ومـا استَقْـرَوا طـرقَ
الـصـواب.و فـرَضـوا لهم مـن
أمـوالهم وسُيوبهم ليداوموا على

اور اُس نے مجھے اپنے جمال کے انوار سے متمتع
فرمایا۔ پس میں نے اپنے دشمنوں اور اُس کے
دشمنوں سے اعراض کیا۔ اُس نے مجھ سے میلے
کپڑے اور آلائشیں دور کر دیں۔ پھر مجھے نُور کے
لبادے پہنائے اور اِس زمانہ میں مجھے اپنی ذات
کے لئے چن لیا کہ میرے لئے اس کے علاوہ کوئی
باقی نہ رہا اور یہ سب سے بڑا احسان ہے، اور اس کی
نعمتوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے میرا سینہ کھول
دیا اور میرے بدر کو مکمل کیا۔ پس مجھے دنیا کے فکروں
اور اس کے جھمیلوں سے کبھی قلق لاحق نہیں ہوا۔ اور
کبھی بھی کسی نے میرے چہرے اور میرے ماتھے
پر دنیا کے ہم وغم کی افسردگی محسوس نہیں کی۔ اس نے
مجھے مسیح موعود اور مہدی معہود بنایا تب علماء مجھ پر
ٹوٹ پڑے اور کہنے لگے کہ یہ جھوٹا اور کذّاب ہے اور
ہر جہت سے مجھے اذیّت پہنچائی۔ میری تکذیب کی،
مجھے فاسق اور جاہل قرار دیا۔ اور انہوں نے
روزِ حساب کا کوئی خوف نہ کیا۔ وہ ایک ہی طرف کو
چل پڑے، نہ تو انہوں نے احادیث پر غور کیا اور نہ ہی
قرآن پر۔ اور (مسلمان) قوم ان شور مچانے والوں
کی طرف کھنچی چلی گئی اور انہوں نے سیدھی راہ تلاش
نہ کی۔ اور انہوں نے اپنے مالوں اور عطیات میں
سے ان کے لئے (کچھ حصہ) معین کر دیا تا کہ وہ

رَدِّ کُتبی و لیکتبوا الجواب، فما کان جوابهم إلا السبّ و الشتم والذکر بأسوءِ الألقاب. ودعوتُهم لیبارزونی فی المیدان بفرسانهم ولیسألوا عنّی ما اختلج فی صدرهم، وما خطر فی أمری بجنانهم، فمّا خرجوا من بابهم، وما فصَلوا عن غابهم. وکان من شأنهم أن یُسفِر وجوهُهم ویتلألأ جباهُهم بِالمسرّة عند هٰذه الدعوة، و أن یبادروا إلیّ ویُفحِمونی بالکتاب و السُنّة، وإنّ الحق یشجِّع القلوب المزءُودة ویفتح الأبواب المسدودة، و لکنهم کانوا کاذبین فی أقوالهم. ففرّوا مع عصیّهم وحبالهم. وقلتُ لهم جادِلونی بالکتاب والسنّة، وإنْ لم تقبَلوا فبالأدلّة العقلیة، وإن لم تقبلوا فبالآیات السّماویة، فما قبِلوا طریقًا من هذه الطرق الثلاثة

میری کتابوں کے ردّ پر مداومت اختیار کریں اور اُن کے جواب لکھیں۔ مگر ان کا جواب گالی گلوچ اور بہت بُرے القاب سے یاد کرنے کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ میں نے اُن کو دعوت دی کہ میرے مقابلہ کے لئے اپنے سواروں کے ساتھ میدان میں نکلیں اور جو بھی ان کے سینوں میں خلجان ہے اور میرے متعلق دلوں میں جو بھی خیال گزرتا ہے اُس کے بارے میں مجھ سے پوچھیں۔ پس نہ وہ اپنے دروازوں سے باہر نکلے اور نہ ہی اپنے ٹھکانوں سے جدا ہوئے۔ ان کے شایانِ شان تو یہ تھا کہ اس دعوتِ مقابلہ کے وقت خوشی سے ان کے چہرے روشن ہو جاتے اور ان کی پیشانیاں چمکنے لگتیں اور یہ کہ وہ جلدی سے میری طرف آتے اور کتاب و سنت سے مجھے لاجواب کر دیتے۔ یقیناً حق تو خوفزدہ دلوں کو دلیری بخشتا ہے اور بند دروازوں کو کھولتا ہے۔ مگر چونکہ وہ اپنے اقوال میں جھوٹے تھے اس لئے وہ اپنے سونٹوں اور رسیوں سمیت بھاگ گئے۔ اور مَیں نے انہیں کہا کہ کتاب وسنت سے میرے ساتھ مباحثہ کر لو اور اگر تم یہ (طریق) قبول نہ کرو تو دلائل عقلیہ سے اور اگر یہ بھی قبول نہ ہو تو آسمانی نشانات سے میرا مقابلہ کرو۔ مگر انہوں نے ان تینوں طریقوں میں سے ایک طریق بھی قبول

﴿٦١﴾

وأخذ بعضهم يعتذرون إلىّ اعتذارَ الأكياس، وجاء وني تائبين وبايَعوني ونجّاهم اللّٰه من الوسواس الخنّاس. والبعض الآخرون أصرّوا على تكذيبي، وهمّوا بتمزيق جلابيبي، وقالوا كذبتَ فيما
﴿۶۲﴾ ادّعيت، وكبُر ما افتريتَ،
وإن كنتَ تزعم أنك من الصادقين، فأْتِنا بآية توجب اليقين. وأصرّوا على سُئُلِهم وأبرموني، وأحرجوا صدري وآذوني، فأراهم اللّٰه آياتٍ صريحةً من السّماء، فأبَوا وأعرضوا كما هي سيرة الأشقياء. وجحدوا بها واستيقنتُها أنفسُهم وما آثروا طريق الاهتداء. بيد أنهم نزعوا عن إرهاقي، بعد ما رأوا خوارقَ خلّاقي، وقَلَّ احتدادُ اللَّدَدِ وشدّة الخصام، بل جعل بعضُهم يخضعون بالكلام،

نہ کیا۔ان میں سے بعض میرے پاس دانش مندوں کی طرح معذرت کرنے لگے اور تائب ہو کر میرے پاس آئے اور میری بیعت کر لی۔اللہ تعالیٰ نے انہیں وسوسہ ڈالنے والے شیطان سے نجات دی۔لیکن بعض دوسرے میری تکذیب پر مصر رہے اور میری چادر چاک کرنے کا ارادہ کیا۔انہوں نے کہا کہ جو تو نے دعویٰ کیا ہے اُس میں تو جھوٹا ہے اور تو نے جو افتراء کیا ہے وہ بہت سنگین ہے،اور اگر تو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ تو سچوں میں سے ہے تو ہمارے پاس کوئی ایسا نشان لے آ جو موجب یقین ہو۔ انہوں نے اپنے مطالبہ پر اصرار کیا اور مجھ پر بہت زور ڈالا۔انہوں نے میرے دل کو تنگ کیا اور مجھے تکلیف دی۔پس اللہ تعالیٰ نے آسمان سے انہیں کھلے کھلے نشانات دکھائے لیکن جیسا کہ بدبخت لوگوں کی عادت ہوتی ہے انہوں نے انکار کر دیا اور اعراض برتا۔انہوں نے ان نشانوں کا بضد انکار کیا حالانکہ ان کے دل اس پر یقین رکھتے تھے، اور انہوں نے ہدایت کی راہ کو اختیار نہیں کیا مگر یہ بات ضرور ہے کہ میرے خالق خدا کے خوارق دیکھنے کے بعد وہ مجھے تنگ کرنے سے باز آ گئے اور ان کے جھگڑنے کی تیزی اور لڑنے کی شدت کچھ کم ہو گئی۔بلکہ ان میں سے بعض کلام میں نرمی اختیار

واتـخـذوا الأدب شِـرعةً، والتـواضـعَ مهجّةً .وحُبِّبَ إلـيّ مُـذْ أُمـرتُ مـن اللّٰه ذي الآيات، أن أعـاشـر الـنّـاس بـالـصبر و الـمـداراة ، و أن أبـدی الاهتشاش لمن جاءني و تـرَك الاخـتـراش .واتـخـذتُ لـي هذه الشِـرعة نُـجْعةً، وَّ رجـوتُ بـه مـن الـعِـدا تُؤدةً. فَتَعرَّى كبرُهم كتـعـرِّي الـجـبـال بعد انجياب الثلوج، وما بقي فيهم من الأدب المعروف المروج. وعجبتُ من قـلـبـي كيف يأخذني الرُحمُ على هـذه الـعِدَا.على أنّي لم أَلْقَ منهم إلا الأذى .وقـد أرادوا سـفك دمـي و هتك عِرضي و كَلّموني بـكـلـمٍ كالقَنا، ولبِسوا الصفافة، وخلعوا الصداقة، وأقبلوا عليّ إقبالَ سباعِ الفلاء، إلا الذين تابوا و أصلحوا وكفّوا الألسن وعاهدوا أن يجتنبوا الفحش وأن لا يتركوا التقٰى .وما أسألهم من

کرنے لگے اور انہوں نے ادب کا اسلوب اور تواضع کا طریق اختیار کیا۔ جب سے میں صاحب نشانات خدا کی طرف سے مامور کیا گیا ہوں مجھے یہ محبوب ہے کہ میں لوگوں سے صبر اور حسن سلوک کے ساتھ پیش آؤں اور جو بھی میرے پاس آئے اور حملہ کرنے کی عادت چھوڑ دے اس سے خوش خلقی ظاہر کروں۔ میں نے اس طریقِ کار کو اپنا دستور بنا
﴿٦٣﴾ لیا اور اس کی وجہ سے دشمنوں سے بھی نرمی کی امید رکھی۔ لیکن ان کا کبر اس طرح ظاہر ہو گیا جس طرح برف پگھلنے کے بعد پہاڑ ننگے ہو جاتے ہیں۔ اور ان میں کوئی معروف مروجہ ادب باقی نہ رہا۔ میں اپنے دل پر تعجب کرتا ہوں کہ مجھے ان دشمنوں پر رحم کیسے آ جاتا ہے؟ باوجودیکہ میں نے اُن سے سوائے اذیّت کے کچھ نہیں پایا۔ انہوں نے میرا خون بہانے اور میری ہتک عزت کرنے کا ارادہ کیا اور نیزوں کی طرح کلام سے مجھے زخمی کر دیا۔ انہوں نے بے شرمی کا جامہ پہن لیا اور صداقت کا لبادہ اتار پھینکا اور جنگل کے درندوں کی طرح مجھ پر حملہ کر دیا سوائے ان لوگوں کے، جنہوں نے توبہ کی اور اصلاح کی اور زبان درازی سے رُک گئے اور بدی سے اجتناب کرنے اور تقویٰ کو نہ چھوڑنے کا عہد کیا۔ اور میں ان سے کوئی اجر نہیں

أجرٍ لِيُظَنَّ أنهم مِن مغرمٍ مثقَلون، وما أَمْثُلُ بين يديهم ليُعطونِ، ولی ربٌّ كـريم يُكَفّلنى فى كل حين، وأرجـو أن أرحـل مـن الـدنيـا قبـل أن أحتـاج إلـى الآخـرين. ووالله إنى جئت الناس لِأَجُرَّ هم مـن الـمَحْلِ إلى غزارة السُحب، ومِـن الـجهل إلى العلوم النُخَب، ومـن التـقـاعـس إلـى الطلب، و مـن الهـزيـمة المخزية إلى الفتح والـطَرَب، ومن الشيطان إلى الله ذی الـعـجـب، وأريـد أن أضَـع مَـرْهَـمَ عيسٰى مَواضِعَ النُقَب☆. ولٰـكـنهـم مـا صـالـحوا و لفتوا وجـوهـهـم إلى الخصام و نصّلوا إلىّ أسهُمَ الملام، وصاروا سِباعًا بـعـد أن كانوا كالأنعام. إلا قليل مـن الـكـرام. وإنّـى جئتُهم بآيات ﴿۶۴﴾

مانگتا مبادہ یہ خیال ہو کہ وہ چٹی تلے دبے ہوئے ہیں، اور نہ میں ان کے سامنے کھڑا ہوتا ہوں کہ وہ مجھے کچھ عطا کریں۔ کیونکہ میرا تو ایک ربّ کریم ہے جو ہر لحہ میری کفالت کر رہا ہے، اور میں یہ امید کرتا ہوں کہ قبل اس کے کہ میں دوسروں کا محتاج بنوں اس دنیا سے گزر جاؤں۔ اللہ کی قسم! میں لوگوں کی طرف اس لئے آیا ہوں تا کہ انہیں خشک سالی سے ابر باراں کی طرف لے جاؤں اور جہالت سے چنیدہ علوم کی طرف، اور انکار سے اقرار کی طرف، اور رُسوا کن شکست سے فتح اور شادمانی کی طرف، اور شیطان سے خدائے ذوالعجائب کی طرف لے جاؤں۔ مَیں چاہتا ہوں کہ ان کے خارش زدہ مقامات پر مرہم عیسیٰ لگاؤں لیکن انہوں نے مصالحت اختیار نہ کی اور اپنے چہروں کو جھگڑوں کی طرف پھیرا۔ اور میری طرف ملامت کے تیر پھینکے اور وہ درندے بن گئے بعد اِس کے کہ وہ چوپائے تھے سوائے چند معزز لوگوں کے۔

☆ انّ مـرهـم عيسٰی ينفع كُلّ انواع الـحـكّة والـجـرب والـطـاعـون و الـقـروح والـجـروح وغيـرهـامن

ترجمہ۔ یقیناً مرہم عیسیٰ ہر قسم کی خارش، کھجلی، طاعون، چوٹوں اور زخموں اور ان کے علاوہ دوسری ایسی امراض جو

وقمتُ فيهم مقامَ المبلِّغين ونصحتُ لهم نصحَ المبالغين، وكانوا من قبل يطلبون هذه الأيام وإقبالها، ويستَقْرُون دولةَ السماء ليتفيّأوا ظلالَها، ثم إذا أفضى الحقُّ إلى ديارهم، ونزلت الرحمة على دارهم لانتظارهم، فحرِجتُ صدورهم، وانطفأت نورهم .وإنّنا ألفيْنا كثيرا منهم في سجن الجهل وتركِ الاقتصاد، فلا يريدون أن يتخلّصوا من هذا السجن ويتّخذوا سبل السَّداد، بل له باب من حديد التعصّب والإعراض والعناد، فلذالك

میں اُن کے پاس نشانات لایا اور ان میں مبلغین کے مقام پر کھڑا ہوا اور انہیں مقدور بھر نصیحت کی۔ اس سے پہلے وہ اِن دنوں اور اِن کے عروج کو طلب کیا کرتے تھے، اور آسمانی بادشاہت تلاش کیا کرتے تھے تا کہ اس کے سایہ میں آ جائیں۔ پھر جب حق اُن کے ممالک میں در آیا اور ان کے انتظار کی وجہ سے رحمت اُن کے گھروں پر نازل ہوئی تو ان کے سینے تنگ پڑ گئے اور اُن کے نُور بجھ گئے۔ یقیناً ہم نے ان میں ﴿۶۵﴾ سے اکثر کو جہالت کے زندان میں اور میانہ روی کو چھوڑے ہوئے پایا۔ پس وہ یہ چاہتے ہی نہیں کہ اس زندان سے خلاصی پائیں اور سیدھے طریق اختیار کریں۔ بلکہ اس (زندان) کا دروازہ تعصب، اعراض اور دشمنی کے لوہے کا ہے۔ اسی وجہ سے وہ میری دشنام دہی میں اور زیادہ

بقية الحاشية . الامراض التى تحدث من فساد الدم ركبه الحواريون لجروح عيسٰى عليه السلام التى اصابته من الصليب. والمراد ههنا من الحكة حكة الشكوك والشبهات كمالايخفى على اللبيب .منه

بقیہ ترجمہ۔ خرابیٔ خون سے پیدا ہوتی ہیں، ان سب کے لئے مفید ہے۔ حواریوں نے اسے حضرت عیسیٰؑ کے ان زخموں کے لئے تیار کیا تھا جو انہیں صلیب سے پہنچے تھے، لیکن یہاں خارش سے مراد شکوک و شبہات کی خارش ہے جیسا کہ عقلمند سے یہ مخفی نہیں۔ منہ

أوسعونى سبًّا وأوجعونى عتبًا. فمثلهم كمثل الرجل الذى كان يُنفِد عمره فى كَمَدٍ، لخلوّه عن ولدٍ، وكان يحضُر الفقراء والعرّافين، ويستقرى حيلةً بدعاء أو دواء للبنين، فلما منَّ اللّٰه عليه بحمل زوجته، وتحقّقَ أمر حصول مُنيته، رغِب فى الإسقاط قبل النتاج، ليضيع الولد لشهواتٍ أرادها وليكسر الجنين كالزجاج. فالحق والحق أقول إن هذا هو مثل الذين يؤذوننى من العدوان، ويَعْتَتِبون الطريق ولا يطأون أقوَم الطرق وأسهلَها للعرفان. وكانوا يطلبون من قبل ويدعون اللّٰه كالعطشان، ثم شاهت الوجوه عند خروجى بقدر الرحمٰن. ﴿٦٦﴾
وكم من داع أَعْوَلُوا كماخِضٍ فى البكاء عند الدعاء، وبلغت رَنَّتُهم إلى السماء. فاندلقتُ عند هذه الدعوات، وبرز

بڑھ گئے اور غصّے سے انہوں نے مجھے تکلیف پہنچائی۔ پس ان کی مثال ایسے شخص کی طرح ہے جس نے اپنی عمر اس غم میں گزار دی کہ اس کے ہاں بیٹا نہیں ہے۔ وہ ہمیشہ فقیروں اور طبیبوں کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا اور بیٹوں کی خاطر دعا یا دوا کے حیلے تلاش کیا کرتا تھا۔ پس جب اللہ کے احسان سے اُس کی بیوی کو حمل ٹھہر گیا اور اُس کی مراد کے حصول کا امر سچ ثابت ہونے لگا تو پیدائش سے پہلے ہی اسقاطِ حمل کی طرف راغب ہو گیا تا کہ ان شہوات کی خاطر جن کا اس نے ارادہ کر لیا ہے بچے کو ضائع کر دے اور جنین کو شیشے کی طرح توڑ ڈالے۔ پس حق یہ ہے اور حق ہی میں کہوں گا کہ یہی مثال اُن لوگوں کی ہے جو دشمنی سے مجھے ایذا پہنچاتے ہیں۔ وہ مشکل راستے پر چلتے ہیں اور عرفان کے سب سے زیادہ سیدھے اور آسان راستہ پر قدم نہیں مارتے۔ حالانکہ اس سے قبل وہ اس کی تلاش میں تھے اور پیاسے کی طرح اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے تھے۔ پھر خدائے رحمٰن کی تقدیر کے مطابق میرے ظہور پر اُن کے چہرے بگڑ گئے اور کتنے ہی دعا کرنے والے ایسے تھے جو دعا کے وقت رونے میں دردِ زہ میں مبتلا عورت کی طرح چلّاتے تھے۔ اُن کی یہ چیخیں آسمان تک پہنچیں۔ پس ان دعاؤں کی وجہ سے میں جلدی ظاہر

شخصی بتلك الجذبات . وكنتُ غائبًا معدومًا ما ملكتُ لفظَ "أنا"، فكانت دعواتهم ما أبرَزَنا و هَلُمَّ بنا .ولما جئتهم كان من شأنهم أن يمتلئوا حبورًا.و أن يحمدوا الله على بعثی وليهنّئ بعضهم بعضًا سرورًا.و لكنهم أنكروا وسبّوا، وسعوا فی سبل التكفير وخبّوا، حتی تبيّن أنهم من الأعداء لا من الطلباء .فأعرضتُ عنهم كاليائسين. لمّا رأيتُ فی صياغتهم دَجَلَ الغاشّين .وسيأتی زمان يتعلق عالمٌ بأهدابی، ويتبرّك الملوك بمساس أثوابی .ذالك قَدَرُ الله ولا رآدَّ لقَدَرِه .وما قلتُ هذا القول من الهویٰ، إن هو إلّا وحی من ربّ السماوات العُلی .و أوحٰی إلیّ ربّی ووعدنی أنه سينصرنی حتی يبلغ أمری مشارق الأرض ومغاربها، وتتموّج بحور الحق

ہو گیا اور ان جذبات کی بدولت میرا وجود نمودار ہوا۔ میں غائب اور معدوم تھا اور میں تو لفظ ''أنا'' کا مالک بھی نہ تھا۔ پس یہ ان کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے ہمیں ظاہر کیا اور ہمیں پکارا، اور جب مَیں اُن کے پاس آ گیا تو ان کو یہ زیب دیتا تھا کہ وہ خوشی سے پھولے نہ سماتے اور میری بعثت پر خدا تعالیٰ کی حمد کرتے اور خوشی سے ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے، لیکن انہوں نے انکار کیا اور گالیاں دیں اور تکفیر کے راستوں پر چل دوڑے اور دغابازی کی یہاں تک کہ واضح ہو گیا کہ وہ دشمنوں میں سے ہیں نہ کہ حق کے طالب۔ پس جب میں نے ان کی زرگری میں ملاوٹ کرنے والوں کی سی خیانت دیکھی، تو میں نے نومید ہو کر ان سے اعراض کر لیا۔ عنقریب وہ زمانہ آئے گا جب ایک جہان میرے دامن سے وابستہ ہو گا، اور بادشاہ میرے کپڑوں کو چھُو کر برکت حاصل کریں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے اور اس کی تقدیر کو کوئی ٹالنے والا نہیں۔ میں نے یہ بات ہوائے نفس سے نہیں کی بلکہ یہ بلند آسمانوں والے رب کی طرف سے وحی ہے۔ میرے رب نے مجھے وحی کی ہے اور مجھے وعدہ دیا ہے کہ وہ ضرور میری مدد کرے گا یہاں تک کہ میرا سلسلہ زمین کے مشارق اور اس کے مغارب میں پھیل جائے گا۔ اور سچائی کے سمندر ٹھاٹھیں ماریں گے یہاں تک کہ اُن کی لہروں کی ﴿۶۷﴾

حتى يُعجِب الناسَ جُبابُ غواربها

هـذا ما أردنا أن نكتب شيئا
مـن مـفـاسـد هـذا الـزمـان.
ونـزّهْـنـا كتـابنـا هذا عن إزراء
الأخيـار الـذيـن هم على دين من
الأديـان، ونـعـوذ بالله من هتك
الـعـلـمـاء الـصـالـحين، وقدح
الشـرفـاء المهذّبين، سواء كانوا
مـن الـمسـلـمين أو المسيحيين
أو الآرية، بـل لا نذكر مِن سفهاء
هـذه الأقـوام إلا الـذين اشتهـروا
فـي فـضـول الهَـذَر والإعـلان
بـالسيئة. والـذى كـان هـو نقيَّ
الـعِـرض عـفيف الـلسـان، فـلا
نـذكـره إلا بـالـخيـر ونُكـرمـه
ونُـعـزّه ونـحبّـه كـالإخـوان،
ونسوّى فيـه حقوق هذه الأقوام
الثـلاثة، ونبسـط لهم جنـاح
التـحـنن والـرحمة، ولا نعيب
هـٰؤلاء الـكـرام تـصـريـحًـا ﴿٦٨﴾
ولا تـعـريـضًـا رعـايةً لـلأدب،
فـإن فـى الـمَـعـاريض لمندوحةً

بلندی کی جھاگ لوگوں کو تعجب میں ڈال دے گی۔

یہ ہمارا ارادہ تھا کہ ہم اس زمانہ کے کچھ مفاسد لکھیں اور ہم نے اپنی اس کتاب کو ان نیک لوگوں کی تحقیر سے پاک رکھا ہے جو مختلف ادیان میں سے کسی دین پر بھی قائم ہیں، اور ہم صالح علماء کی ہتک اور مہذب شرفاء کی عیب گیری کرنے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ خواہ وہ مسلمانوں میں سے ہوں یا عیسائیوں یا آریوں میں سے بلکہ ہم ان اقوام کے بے وقوفوں کا بھی ذکر نہیں کرتے۔ سوائے اُن لوگوں کے جو بہت زیادہ بے ہودگی پھیلانے اور بدی کے اعلان کرنے میں مشہور ہیں۔ جو شخص اچھے کردار والا اور پاک زبان ہو ہم اُس کا ذکر صرف اچھائی کے ساتھ ہی کرتے ہیں اور ہم اس کی عزت و تکریم کرتے ہیں اور بھائیوں کی طرح اُس سے محبت کرتے ہیں، اور اس میں ہم ان تینوں اقوام (مسلمان، عیسائی، ہندو) کے حقوق مساوی ٹھہراتے ہیں اور ہم ان کے لئے شفقت اور رحمت کا بازو پھیلاتے ہیں۔ اور ہم ادب کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ان سب بزرگوں کی نہ صریحاً اور نہ ہی اشارۃً عیب گیری کرتے ہیں۔ کیونکہ توریہ اختیار کرنے میں جھوٹ سے بچنے کی گنجائش ہے۔ جو لوگ بظاہر

عـن الـكـذب .ولا نـغـتـاب الـمستـوريـن قط، ولا نأكل أبدًا لـحـم الـعبيـط من غير العارضة، الـذين عرضوا أنفسهم لكل نوع السيئات وأعلنوها على رؤوس الشـاهـديـن والشـاهـدات، ولا يـزالـون يـقـعـون فـى أعـراض الـنـاس، ويـجعلون ديـنهـم تُـرُسًـا عـنـد إظهـار هذه الأدنـاس. وتـجـد فـى كل قوم كثيـرا من هذه الفِرقة، فإن كنت لا تـعـرف فـاستـعـرِض الأقوام كـلهـم، وسَـلْ مَن شئت عن هذه الحقيقة. وإنهم مِن عُرُض الناس وعامّتهم، ليس لهم قدر فى أعين شـرفـاء الأقـوام، يسبّون الأكابر ويُـكثِـرون الـلَـغَـطَ بـوهـمٍ مـن الأوهـام. تـراهم باكين تحت ذلّة وخصاصة، ويكون مدار مذهبهم حـطـامَـهـم فيبـدّلـونـه بـه ولـو بقُصاصة .فـالحاصل أنّا ما ذمّمنا فــى هــذه الـرسـالة، إلا الـذيـن

پاکدامن ہیں ہم اُن کی بھی ہرگز غیبت نہیں کرتے اور ہم صحت مند جانوروں کا گوشت ہرگز نہیں کھاتے سوائے اُن بیماروں کے جنہوں نے خود کو ہر قسم کی بُرائی کے لئے پیش کر دیا ہے اور مردوں اور عورتوں کے سامنے اس کی تشہیر کرتے پھرتے ہیں۔اور وہ ہمیشہ لوگوں کو بے آبرو کرنے کے درپے رہتے ہیں اور ان گندگیوں کے اظہار کے وقت اپنے دین کو ڈھال بناتے ہیں ،اور تو ہر قوم میں اس گروہ کے لوگ کثرت سے پائے گا اور اگر تو نہیں جانتا تو سب قوموں سے دریافت کر اور جس سے مرضی چاہے اس حقیقت کے بارے میں پوچھ لے۔ یہ اُن کے عام معمولی لوگوں میں سے ہیں اور اقوام کے شرفاء کی نظر میں اُن کی کوئی قدر نہیں۔وہ اکابر کو گالیاں دیتے ہیں اور کسی بھی وہم کی بناء پر بہت زیادہ شور مچانے لگ جاتے ہیں۔ تو انہیں ذلت اور تنگدستی کے باعث روتا ہوا دیکھے گا۔اُن کے مذہب کا دارومدار حقیر مال ہے خواہ تھوڑا ہی ہو تو وہ اس کی خاطر مذہب تبدیل کر لیتے ہیں۔حاصل کلام یہ کہ ہم نے اس رسالہ میں صرف ان لوگوں کی مذمت کی ہے جو

﴿۶۹﴾

يجاهرون بمعاصيهم ويجترؤون كالبغايا على أنواع الخباثة، ويُظهِرون عيوبهم وعاداتِهم الشنيعة فى وسط الأسواق، ويكشفون ما ستر الله عليهم ويبلّغون خفايا عيوبهم إلى الآفاق. فلا غِيبةَ لفاسقٍ مجاهِرٍ عند العاقلين. فإنهم خرّبوا بيوتهم بأيديهم كالمجانين. وكلّ ما قصصنا على الخَلق مِن قصصِ أشرار هذه الزمان فى الكتاب، فلا نعنى بها إلّا نفوس هذه الأحزاب. وإنّا بَراء مِّن تهمة ذمّ المستورين القليلين، و نُفوّضهم إلى عالِم العالمين، وإنما نذمّ الذين يفعلون السيئات معلنين وأىّ رجل يشكّ فى هذاأن السيّئات قد كثرت فى زمننا هذا مع فساد العقائد، وما
۷۰ فينا إلا من يصدّق هذا، فسَلْ من العامة والعمائد. و كثرت الفِرق الضالّة، وتراءت فى كل طرفٍ الضلالةُ. وأكل المتعصّبون

گناہوں کا علانیہ اظہار کرتے ہیں اور بازاری عورتوں کی طرح انواع واقسام کی خباثتوں پر جرأت کرتے ہیں اور سر بازار اپنے عیوب اور قبیح عادات ظاہر کرتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ نے ان پر پردہ ڈالا ہوتا ہے اُس کی پردہ دری کرتے ہیں اور اپنے پوشیدہ عیوب کو اکناف عالم میں پہنچا دیتے ہیں۔ پس اپنے عیوب خود بیان کر دینے والے فاسق کی (بات کرنا) اہلِ عقل کے نزدیک غیبت نہیں۔ انہوں نے دیوانوں کی طرح اپنے گھروں کو خود اپنے ہاتھوں سے برباد کیا۔ پس اس کتاب میں جو بھی ہم نے مخلوق پر اِس زمانہ کے شریروں کے قصّے بیان کئے ہیں تو اِس سے ہماری مراد صرف اسی طبقہ کے لوگ ہیں، اور ہم اُن چند مستور الحال کی مذمت کی تہمت سے بَری ہیں۔ اور انہیں تمام جہانوں کا علم رکھنے والے خدا کے سپرد کرتے ہیں۔ ہم تو صرف ان لوگوں کی مذمت کرتے ہیں جو علی الاعلان بدیوں کا ارتکاب کرتے ہیں اور کس شخص کو اس میں شک ہے کہ بدیوں کی مع فاسد عقائد ہمارے اس زمانہ میں کثرت ہوگئی ہے۔ اور ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو اس کی تصدیق نہ کرے۔ پس عوام وخواص سے پوچھ لے۔ اور گمراہ فرقوں کی کثرت ہوگئی ہے اور ہر طرف گمراہی کا دور دورہ ہے۔ اور متعصب لوگ

القذر كما تأكل الجلّالةُ. والأصل فى ذالك ما رُوى عن سيدنا خير الأنام، وأفضل الأنبياء الكرام، وهو أنه قال صلى اللّٰه عليه وسلم حين أخبر عن أواخر الأيام :لَتَسْلُكُنَّ سُنَنَ مَن قبلكم حَذْوَ النّعل بالنّعل. وأرادعليه السلام مِن هذا أن المسلمين يشابهونهم فى جميع أنواع الدجل والجُعْل، وقال لتأخُذُنّ مثلَ أخذِهم إنْ شِبرًا فشبرًا وإنْ ذراعًا فذراعًا، وإنْ باعًا فباعًا، حتى لو دخلوا جُحْرَ ضَبٍّ لدخلتموه معهم . ولايخفى على العالمين أن بنى اسرائيل قد افترقوا على إحدى وسبعين فرقة فأوجبَ منطوقُ هذا الحديث أن تكون كمثلها فرقُ أُمّةِ سيدنا خاتم النبيين عِدّةً.وهذا الافتراق لم يكن فى القرون الثلاثة من قرن النبوّة إلى قرنِ تبَعِ التابعين، بل ظهر

نجاست خور جانور کی طرح نجاست کھاتے ہیں۔ اس میں اصل بات وہ ہے جو ہمارے آقا خیرالانام اور افضل الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مَروی ہے، اور وہ یہ ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری زمانہ کے بارے میں بتا رہے تھے تو آپ نے فرمایا کہ تم ضرور اپنے پہلوں کی سنت پر اس طرح چلو گے جیسے ایک جوتی دوسری جوتی کے مشابہ ہوتی ہے۔ اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ مسلمان ہر قسم کے دَجل اور بناوٹ میں اُن سے مشابہت اختیار کریں گے۔ اور آپ نے فرمایا کہ ان کے (مذہب، اقوال اور اعمال وغیرہ) اختیار کرنے کی طرح تم اختیار کرو گے۔ اگر ایک بالشت ہوگا تو ایک بالشت بھر اگر ایک ہاتھ کے برابر ہوگا تو ایک ہاتھ بھر اور اگر ایک بازو کی لمبائی کے برابر ہو گا تو ایک بازو بھر۔ یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم بھی اُن کے ساتھ اُس میں داخل ہو گے۔ اور علماء پر یہ بات مخفی نہیں کہ بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں بٹے تھے پس اس حدیث کا
﴿۷۱﴾ بیان یہ واجب کرتا ہے کہ تعداد کے اعتبار سے ہمارے آقا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے فرقے بھی ان کی مانند ہوں۔ اور یہ اختلاف نبوت کی صدی سے لے کر تبَعِ تابعین کی صدی تک کی (پہلی) تین

بـعـد تقاد الأعـوام والسـنين، ثم ازداد يـومًـا فـيـومًـا حتى كمل في هـذا الـزمـان. بـمـا زاد الغِلُّ و نُـزِعَ الـعـلـم مـن صدور الرجال والـنسوان، واتخذ الناس أئمّتَهم جُهّـالًا، الـذيـن مـا أُعـطُـوا علمًا ولا كـأهـل القلوب حالًا، فضلّوا وأشاعوا ضلالا .ونرى أنّ شوكة الـدين وصِيتَ جَدِّ رَبِّنا قد أَرَزَتْ إلى الحجاز، كما تَأْرِزُ الحيّةُ إلى جُـحـرهـا عـنـد الأوشاز، ما بقى عظمةُ الدين وعزّة حدوده إلا في مـكّة والـمـديـنة وتـرى فيـهـمـا أطلال هذه العمارة كعقيانٍ قليلٍ مـن الخزينة. وإن كنّا نرى بعض بـدعـاتٍ أيضا في هذه الديار في ﴿۷۲﴾
قـلـيـل مـن الـعـبـاد ولكن قد طرأ أضعافُ ذالك على غيرها من البلاد . ثـم مـع ذالك لا نـجـد ريـح قوّة الإسلام وعِـرضه إلّا فـي تـلـك الأرض الـمـقـدسـة. وأمـا الأرضون الأخرى فلا نراها

صدیوں میں نہیں تھا۔ بلکہ سالہا سال گزرنے کے بعد ظاہر ہوا پھر دن بدن بڑھتا گیا یہاں تک کہ اس زمانہ میں اپنے کمال کو پہنچ گیا۔ کیونکہ کینہ بڑھ گیا اور مَردوں اور عورتوں کے سینوں سے علم کھینچ کر نکال لیا گیا اور لوگوں نے اِن جاہلوں کو اپنے امام بنالیا۔ جنہیں نہ تو علم دیا گیا ہے اور نہ ہی اہل قلوب (اہل اللہ) کی طرح کا حال عطا کیا گیا ہے۔ پس وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور گمراہی کی اشاعت بھی کی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ دین کی شوکت اور ہمارے رب کی بزرگی کی شہرت حجاز کی طرف سمٹ رہی ہے۔ جیسے سانپ مصیبت کے وقت اپنے بل کی طرف سمٹتا ہے۔ سوائے مکہ اور مدینہ کے دین کی عظمت اور اس کی حدود کا احترام (کہیں) باقی نہ رہا۔ اور تو ان دونوں شہروں میں (دین کی) اس عمارت کے کھنڈرات دیکھتا ہے جیسا کہ خزانے میں سے تھوڑا سا خالص سونا۔ اگر چہ ہم اس ملک میں بھی بعض بدعات چند لوگوں میں دیکھ رہے ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ دوسرے ممالک میں اس سے کہیں زیادہ بدعات آناًفاناً راہ پا رہی ہیں۔ بایں ہمہ ہم اسلام کی قوت اور اس کی عزت کی خوشبو سوائے اس مقدس سرزمین کے کہیں نہیں پاتے۔ جہاں تک دوسری سرزمینوں کا تعلق

إلّا كـالأمـاكـن الـمـنـجّسة فـالحاصل أن الذنوب كثرت فی هذا الزمان مع ترك الحياء ، بل هـی أُدخلتُ فی العقائد و الآراء ، وجاهـرَ الـنـاس بها وصار الزمن كـالـليلة الليلاء . وعلى ذالك تـرى القسـوس يُضِـلّون الناس بـأغـلـوطـات فـی تحرير وبيان، ويعـرِضـون عـلى الناس أموالهم وبـنـاتًـا مـن أهـل صـلـبـان، و يـرغّبـونهـم فـی مـلّتهـم بعقار وعِـقْيـان، ويـزيّـنـون حُرّيّتهم فی أعيـنهـم ويسقُـونهـم مـن ألطفِ مُـدامة، فيـرى الـمـرتدّون أن الـصـوم و الـصـلاة و العفّة كانت عـليهـم كـغـرامة. فالملخص أنّ الـكـفـر يـحـارب كـمثـل هـذا والـحـرب سِـجـال. واللّـه غيـور لـديـنـه فـكيف يـصـدر مـنـه اعتـزال. ومـا ينقضی يوم إلا و الـبـدعـات تـتـجـدّد، والـعـدوّ يـحـرّف الكلم و

ہے تو ہم تو انہیں صرف غلاظت سے بھری دیکھ رہے ہیں۔ حاصل کلام یہ ہے کہ اس زمانہ میں بے حیائی کے ساتھ ساتھ گناہوں کی کثرت ہوگئی ہے۔ بلکہ یہ گناہ عقائد اور آراء میں بھی داخل ہو گئے ہیں۔ اور لوگ ان کا علانیہ ارتکاب کرتے ہیں۔ زمانہ اندھیری رات کی طرح ہوگیا ہے اور اس پر مستزاد تُو دیکھتا ہے کہ پادری تحریر اور بیان میں مغالطہ ڈال کر لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ وہ لوگوں کے سامنے اپنے اموال اور عیسائی لڑکیاں پیش کرتے ہیں۔ اور وہ انہیں زمین اور زر کا لالچ دے کر اپنے مذہب کی طرف راغب کرتے ہیں۔ اور اپنی آزادی اور بے قیدی کو ان کی آنکھوں میں خوبصورت کر کے دکھلاتے ہیں اور انہیں بہترین شراب پلاتے ہیں۔ پس مرتد یہ خیال کرتے ہیں کہ روزہ، نماز اور پرہیزگاری تو ان پر محض ایک چٹی کی
طرح تھی۔ خلاصہ کلام یہ کہ کفر اس طرح کی جنگ ﴿۷۳﴾
لڑ رہا ہے اور جنگ تو ایک ڈول کی طرح ہے۔ (یعنی ایک فریق سب کچھ چھوڑ کر نہیں بیٹھ جاتا بلکہ ہر حملہ کا مناسب جواب دیتا ہے) اور اللہ تعالیٰ اپنے دین کی بہت غیرت رکھنے والا ہے۔ پس اس سے کنارہ کشی کیسے صادر ہو سکتی ہے۔ کوئی دن نہیں گزرتا مگر اس میں نئی سے نئی بدعات پیدا ہوتی جاتی ہیں۔ دشمن

﴿۷۴﴾
يتــــزيّــد .و افتــــرقــت الأُمة الإســـلامية و رِكـــب كـــل أحـــد جُـــدّةً مـــن الأمر، فــذهــب رجــال إلى قــوانيـن القدرة و الـفـطـرة من الزُمَر، وقــالــوا لـن نـقبل مـعـجـزاتِ الأنبيــاء والــكــرامات، فإنهـا قــصــص لا يصدّقها قانون الفطرة ولا نجد نموذجًا منها فى سلسلة المشاهدات .واختار قوم سوادًا أعــظَــمَ ولــو جــمــع الأشــرارَ، وقــالــوا مَــن سلَـك الـجَـدَدَ أَمِـنَ العِثارَ ☆ . ولا يـعـلمون أنّ الإجــمــاع قــد كـان إلى زمـن الــصـحـابة، ثـم حـدث الـفَيـجُ الأعـوجُ و انـحـرف كثيـر منهم مـــن الجــادّ ة ،و لذالك اشتدّت الضّـرورة إلى بعث الـحَـكَمِ مـن الـرحـمٰن، وكـان ذالك وعـدٌ مـن الـلّـه المنّان .

کلمات میں کبھی تحریف کرتا ہے تو کبھی زیادتی۔ امتِ اسلام فرقوں میں بٹ گئی ہے اور ہر ایک نے (دین کے معاملہ میں) اپنی الگ راہ اختیار کر لی ہے۔ پس ان گروہوں میں سے کچھ افراد قوانینِ قدرت اور فطرت کے پیچھے چل پڑے ہیں (یعنی نیچری مذہب اختیار کر لیا ہے) اور کہتے ہیں کہ ہم انبیاء کے معجزات اور کرامات کو ہرگز قبول نہیں کرتے۔ یہ محض قصّے ہیں جن کی قانون فطرت تصدیق نہیں کرتا اور نہ ہی ہمیں مشاہدات کے سلسلہ میں ان کا کوئی نمونہ ملتا ہے۔ کچھ لوگوں نے سوادِ اعظم کو اختیار کر لیا خواہ وہ شریر لوگوں کا ہی گروہ ہو اور کہتے ہیں کہ جس نے اجماع کی راہ اختیار کی وہ ٹھوکروں سے بچ گیا☆ لیکن وہ یہ نہیں جانتے کہ اجماع صرف صحابہؓ کے زمانہ تک تھا۔ پھر فیج اعوج وقوع پذیر ہوا۔ اور ان میں سے بہت سے لوگ صراط مستقیم سے منحرف ہو گئے۔ اسی لئے رحمٰن (خدا) کی طرف سے ایک حَکَمْ کی بعثت کی ضرورت شدت اختیار کر گئی، اور یہ خدائے مَنَّان کی طرف سے وعدہ بھی تھا۔ پس قوم نے قرآن کو

☆ الـحـاشية ـ هٰـذا مَثل من أمثال الـجـاهلية، يُضرَب حثًّا على

ترجمہ ۔ یہ جاہلیت کی ضرب الامثال میں سے ایک مثل ہے جو اتباع پر ترغیب دینے کے لئے بیان کی

فـإنّ القوم جعلوا القرآن عِضِينَ، وادّعٰـى بـعـضـهـم أنهـم مـن الـمـحـدِّثيـن، وشـمّـروا عـن ذِراعَيهـم لتـخـطية الـمـقـلّـدين، وقوم آخرون يقولون إن الإسلام قـد بـطُـل في هذا الزمان شَرْعُه. وتـجـدّدَ ضَرْعُه، وقالوا ما هو إلا كسَـمَـرِ البارحة، وليس كمَرْهَمِ

ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور اُن میں سے بعض نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ اہل حدیث میں سے ہیں۔ انہوں نے مقلّدین کو خطا وار قرار دینے کے لئے اپنی آستینیں چڑھا لیں اور دوسرے وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ شریعتِ اسلام اس زمانہ میں باطل ہوگئی ہے اور اس کی چھاتیاں خشک ہوگئی ہیں، اور وہ کہتے ہیں کہ یہ تو صرف گزشتہ رات کے افسانے ہیں اور یہ زخموں کی

بـقية الحاشية ـ الاتّبـاع،والغرض مـنه مدحُ الإجماع. و قـالوا مَن شذَّ وانـفرد عن الجمهور، فمَثله كمثل رجـل نزل بتَلْعةٍ وما نزل بـنَجُدٍ من الـحُسـور، فـجاء السيل وجرَف به مـع جـمـيـع مـا كــان مـن البَعـاع، فـالـغـرض أن الـمـرء على خطرفي الانفراد وفي التِلاع .هذا وأنا أقول إن هـذه الأمثـال ليسـت فـي كل مــحـلّ واجبة الاتّبـاع، وإنهـم مـا فهـمـوا مـواردهـا ومـا نـطقوا إلا كـالشـاع. ومـاآمـنـوا بـالـنبيين الصادقين المنفردين وصالواعليهم كالسباع.منه

بقیہ ترجمہ۔ جاتی ہے اور اس کی غرض اجماع کی مدح کرنا ہے۔ کہتے ہیں کہ جس نے انفرادیت اختیار کی اور جمہور سے علیحدہ ہوا تو اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو کہ نشیبی زمین پر بیٹھ گیا اور تھکن کے باعث بلند مقام پر نہ چڑھا۔ پس سیلاب آیا اور اُسے اس کے سارے ساز وسامان سمیت بہا لے گیا۔ پس اس سے غرض یہ ہے کہ انسان تنہائی اور نشیبی جگہوں پر ہمیشہ خطرہ کی حالت میں ہوتا ہے۔ یہ ایک مثل ہے مگر میں یہ کہتا ہوں کہ ایسی امثال ہر جگہ واجب العمل نہیں۔ انہوں نے اس کے موقع محل کو نہیں سمجھا اور نادانوں کی طرح کلام کیا۔ وہ سچے انبیاء پر جو (ابتدا میں) تنہا ہوتے ہیں ایمان نہیں لائے اور اُن پر درندوں کی طرح حملہ کر دیا۔ منه

القروح بل كالأشياء القارحة. وقد بثّوا تلك الآراء، ونثّوا هذه الأهواء. فانظر كيف تمادَى اعتياصُ المسير، وسرَتْ هذه العقيدة في أكثر الناس من الفقير والأمير، وصارت الشريعة كبئر معطَّلةٍ ومِصرٍ حصيدٍ في أعين الحكام. فلا يُحرَزُ جَنَى عُودِها كما هو حقُّها مِن دُوَل الإسلام، وما نرى مَلِكًا من ملوك ملّتنا عند
﴿۷۵﴾ الأثام أن يراعي حدودَ الشريعة عند تنفيذ الأحكام، بل يتوغّرون غضبًا إذا وُعظوا لهذه السبيل، ولا يخافون قهر الرب الجليل. يقطعون الأنوف ويفقؤون العيون، ويحرقون بأدنى جرم ويُغرِقون، ومع ذالك لايستَقْرُون اليقين ويتبّعون الظنون. يُذبَح كثير من الناس عند اشتعالهم، وقلَّ مَن غُمِرَ بنوالهم. يقتلون الناس بقُصاصة،

مرہم نہیں بلکہ (خود) زخم پیدا کرنے والی اشیاء کی طرح ہے۔ انہوں نے ان آراء کو کثرت سے پھیلا دیا اور ان ہوائے نفس کو فاش کر دیا ہے۔ پس دیکھ کہ کس طرح اس راہ کی پیچیدگی اور دشواری طول پکڑ گئی ہے اور یہ عقیدہ فقیر سے لے کر امیر تک اکثر لوگوں میں سرایت کر چکا ہے۔ اور حکّام کی نظر میں شریعت ایک متروک کنوئیں اور ویران شہر کی طرح ہو گئی ہے۔ اسلامی حکومتوں سے اس (شریعتِ اسلامیہ) کی شاخ کے ثمرات کما حقہ حاصل نہیں ہو سکے۔ گناہ کی سزا کے وقت ہماری ملت کے بادشاہوں میں سے کوئی بھی ایسا بادشاہ ہمیں دکھائی نہیں دیتا کہ جو احکام نافذ کرتے وقت شریعت کی حدود کا خیال رکھتا ہو۔ بلکہ جب انہیں اس راستے کے لئے وعظ کیا جائے تو وہ غصہ سے بھڑک اٹھتے ہیں اور ربِّ جلیل کے قہر سے نہیں ڈرتے۔ وہ ناکیں کاٹتے ہیں اور آنکھیں پھوڑتے ہیں اور ادنیٰ سے جرم پر جلا دیتے ہیں اور غرق کر دیتے ہیں۔ اس کے باوجود یقین کو تلاش نہیں کرتے اور ظنون کی پیروی کرتے ہیں۔ ان کے اشتعال میں آ جانے پر بہت سے لوگ ذبح کئے جاتے ہیں۔ اور تھوڑے ہیں جو ان کے عطیات سے نوازے گئے ہیں۔ وہ معمولی سی چیز پر لوگوں کو قتل کر دیتے ہیں

ولو كانوا من ذوى خصاصة. وإذااعترتهم شبهة فى خيانةِ رجل من الرجال، فليس عندهم جزاءه مِن غير سفك الدم والاغتيال .يُسلِمون البَراءَ للكُرَب. ولا يخافون الله و يوم نزول النُوَب . لا يراعون العدل عند المكافأت ، و لا يميلون من المَصافّ إلى المصافات. لا يعلمون شرائط أرباب الأمر والسياسة، وما أُعطوا حظًّا من الفراسة. يقولون إنّا نحن المسلمون، ويعملون على رغم وصايا الإسلام ولا يخافون. يداومون على السِيَر التى تُباينُ الورع و التقاة، و لايبالون الصوم ولا يقربون الصلوٰة . لا يأخذون سبل العدل عند رؤية عثرات الناس، ولا يحزُمون عند تطلُّب المَثالب و يتّكئون على السُّعاة الذين هم كالخنّاس . وكثير منهم ينفدون أموال

خواہ وہ نادار لوگ ہی کیوں نہ ہوں۔ جس وقت انہیں کسی شخص پر خیانت کا شبہ بھی ہو جائے تو ان کے نزدیک اس کی سزا سوائے خون بہانے اور قتل کرنے کے کچھ نہیں۔ وہ بے گناہوں کو دکھوں میں ڈال دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے اور مصائب کے نازل ہونے کے دن سے نہیں ڈرتے۔ سزا دیتے وقت عدل کی رعایت نہیں کرتے اور جنگ سے پیار و محبت کی طرف مائل نہیں ہوتے۔ وہ اربابِ حکومت و سیاست کی شرائط سے واقف نہیں اور نہ انہیں فراست سے کچھ حصہ دیا گیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں لیکن عمل اسلام کی وصایا کے برعکس کرتے ہیں اور ڈرتے نہیں۔ وہ ان اخلاق پر مداومت اختیار کرتے ہیں جو تقویٰ اور پرہیزگاری کے مخالف ہیں۔ وہ نہ روزے کی پرواہ کرتے ہیں اور نہ ہی نماز کے قریب جاتے ہیں۔ وہ لوگوں کی لغزشیں دیکھتے ہوئے عدل کی راہیں اختیار نہیں کرتے اور عیب جوئی کرتے وقت احتیاط نہیں کرتے اور اُن چغل خوروں پر بھروسہ کرتے ہیں جو کہ شیطان کی طرح ہیں۔ اُن میں سے اکثر رعایا کا مال اپنی شہوات پر لٹا دیتے ہیں ﴿۷۶﴾

الرعایا فی الشهوات، ويأخذون
بالظلم ثم ينفقونها فى مواضع
الهَنات .ولا يراعون مواقعَ البِرّ
ويتمايلون على الإسراف، وما
تراهم إلا فى مواضع اللعب
واللهو لا على سُرر الإنصاف .
ولا شك أن سيئات الملوك
ملوكُ السيئات لِما يبلغ أثرها
إلى العجائز والأيتام والصالحين
والصالحات. وكَم من رجال ﴿۷۷﴾
يخمُلون بظلمهم بعد النباهة،
ويُزدَرون لِرَدِّهم بعد الوجاهة .
وتراهم يضيّقون على النّاس
سبيل لقائهم بالبوّابين، فيجد إلى
السِّعاية طريقا كثيرٌ من الساعين،
ويأتون أبوابهم ويدّعون ثبوتا
وتحقيقًا، ليطلُبوا لشَمْلِ غريبٍ
تفريقًا .ويختلقون أضاليل
ويلفّقون أباطيل فيُجهِزون بها
الضعفاءَ المجروحين، ويؤلمون
المتألّمين.و يعقّبون الأزواجَ
على أزواج، ولا يراعون

وہ (یہ مال) ظلم سے چھینتے ہیں اور پھر اُسے بدی کے مواقع پر خرچ کرتے ہیں۔ وہ نیکی کے مواقع کی رعایت نہیں کرتے اور اسراف کی طرف مائل رہتے ہیں تو انہیں لہو ولعب کی جگہوں پر ہی دیکھے گا نہ کہ انصاف کے تخت پر۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ بادشاہوں کی بدیاں بھی بدیوں کی سردار ہوتی ہیں کیونکہ ان کا اثر بیوہ عورتوں، یتیموں، نیک مردوں اور نیک عورتوں تک پہنچتا ہے۔ کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو نیک نامی کے بعد ان کے ظلموں کی وجہ سے گم نام ہوگئے۔ اور ان کو ردّ کرنے کی وجہ سے وجاہت پانے کے بعد بھی ذلیل ہوگئے۔ اور تو ان کو دیکھتا ہے کہ وہ دربان کے ذریعہ لوگوں پر اپنی ملاقات کی راہ تنگ کر دیتے ہیں۔ اس طرح بہت سے چغل خوروں کو چغل خوری کا ایک نیا طریق مل جاتا ہے۔ وہ ان کے دروازوں پر آتے ہیں اور پورے ثبوت اور تحقیق کا دعویٰ کرتے ہیں تا کہ غریبوں کا شیرازہ بکھیر دیں۔ وہ گمراہی کی باتیں گھڑتے ہیں اور جھوٹی باتوں کی پیوند کاری کرتے ہیں۔ پس وہ ان (افتراؤں) سے زخمی کمزور خستہ حال لوگوں کا کام تمام کر دیتے ہیں اور درد کے ماروں کو دکھ دیتے ہیں۔ وہ شادیوں پر شادیاں کرتے ہیں لیکن ان کے حقوق کا خیال نہیں رکھتے۔ اور

حـــقــوقهــن ويــذبــحــونهــن كـنِعاج .لا يـنـظـرون إلى البلاد كيف خــربـتْ وتشعّثـتْ، وإلـى الـرعايا كيف تعكّستْ وتعلّثتْ، وإلــى الأجــنــاد كيف نـصَبتْ ووصَبــتْ، وإلــى الجيـاد كيف عـطلَـتْ وعطِبتْ .ولا يتـركون درهـمـا مـمّـا وظّفوا على ضِياع الـرعيّةِ ولـو هـلـكـتْ دوابّهـم وضـاعــت زروعهم من الآفـات السّماوية أو الأرضية، ويعاقبون لـلـخـراج ولـو لـم يتعهّد الأرضَ العِهادُ، وأمحَلَ المُلكُ وذابت مـن الجوع الأكبادُ، ولو أعوزَت العُـلـوفـات، وعزَّت الأقوات.و لا يبـالون حتى تهلِك الرعايا أو تـلفَظهم أرضٌ إلى أرض لشدائد امتـراءِ الـمِيـرة ، و يتيهون مع صبيـانهـم سـائـلين على ضعفٍ مـن الـمريرة، ولا يملكون فتيلا و لايــجــدون إليـــه سبيـلا. لا يبـقـى لهم متاع ليستظهروا به

دُنبیوں کی طرح انہیں ذبح کرتے ہیں۔ وہ ملک کی طرف نہیں دیکھتے کہ وہ کس طرح ویران اور پراگندہ حال ہوگیا ہے اور نہ رعایا کی طرف کہ کس طرح بدحال ہوگئی ہے۔اور (اس کے امور) الٹ پلٹ گئے ہیں۔ اور نہ لشکروں کی طرف کہ وہ کس طرح رنج و تکلیف میں مبتلا ہیں۔ اور نہ گھوڑوں کی طرف کہ وہ کس طرح نظر انداز کر دیئے گئے اور ہلاک ہوگئے۔اور رعایا کی جائدادوں پر لاگو کردہ ٹیکس میں سے ایک دِرہم بھی نہیں چھوڑتے خواہ زمینی یا آسمانی آفات کی وجہ سے اُن کے جانور ہلاک ہوجائیں اور ان کی کھیتیاں ضائع ہوجائیں۔اور خراج وصول کرنے کی خاطر لوگوں کو شکنجہ میں جکڑ دیتے ہیں خواہ زمین پر بروقت بارش نہ ہوئی ہو اور ملک میں قحط پڑ گیا ہو۔اور بھوک سے جگر پگھل گئے ہوں، اور خواہ چارہ ناپید ہوگیا ہو اور خوراک گراں ہوگئی ہو۔ وہ کوئی پروا نہیں کرتے خواہ رعایا ہلاک ہوجائے یا رزق حاصل کرنے کی سختیوں کی وجہ سے ایک ملک انہیں دوسرے ملک میں جانے پر مجبور کردے۔اور وہ قوت نفس کی کمزوری کے باوجود اپنے بچوں کو ساتھ لئے سوال کرتے ہوئے سرگرداں پھرتے ہوں اور ذرہ بھر کے بھی مالک نہ ہوں۔اور نہ ہی اس تک پہنچنے کی کوئی راہ پائیں۔ان کے پاس اتنا بھی سامان نہیں جس سے وہ مشکل دنوں میں مدد ﴿۷۸﴾

علی الأيام، ولا ضِياع لِما ينهَبه
سَنَةُ جَمادٍ وجوعٌ صائلٌ
كالضِرغام، وعدمُ الرِّيف
ومنُعُ بيعِ الأرض مِن الحكّام .
وتشتدّ البليّة حتى تُسقِط
النساءُ الأَجِنّة، ويُعوِل الأبناءُ
ولا يجدون المِيرة .ومع ذالك
يستَقْريهم الشرطيّون لخراجِ
المَلِكِ و يأخذونهم أخذةً
رابية. ويعاقبون ويقولون أين ﴿٧٩﴾
تفرّون وعليكم هذه باقية.
فيبكون ويقولون يا ليت المَنِيَّةُ
كانت القاضية .و لا يسمعون
زفيرهم ولو ألقوا معاذيرهم.
هذه عِيشة رعاياهم وهم على
الأرائك يضحكون، ويشربون
الخمر ويتمَرْمرون. وبالجواری
يلعبون، وفی الليالی يزنون، وفی
النُّهُر يظلمون. وإذا جاء هم أحدٌ
من الذين أصابتهم مصيبة
وأخذتهم داهية فيشتمون
ويدُعّون، وإذا عرض عليهم

لے سکیں ۔ خشک سالی، شیر کی طرح حملہ آور بھوک، قابلِ کاشت زمین نہ ہونے اور حکّام کی طرف سے زمین کی فروخت پر پابندی نے ان کو تباہ کر دیا۔ مصیبت اتنی سخت ہوگئی کہ عورتوں کے حمل ضائع ہوگئے ۔ بچے بلکتے ہیں لیکن انہیں خوراک نہیں ملتی ۔ باوجود ان سب (باتوں) کے بادشاہ کا خراج وصول کرنے کے لئے سپاہی اُن کو تلاش کرتے پھرتے ہیں ۔ اور انہیں نہایت سختی سے پکڑتے ہیں ۔ اور انہیں شکنجہ میں جکڑ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم بھاگتے کہاں ہو ۔ ابھی تو تمہارے ذمّہ اتنا (خراج) باقی ہے ۔ پس وہ (بے چارے) روتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کاش موت ہی ہماری زندگی کا فیصلہ کر دے ۔ وہ ان کی کوئی فریاد نہیں سنتے خواہ وہ اپنے (کتنے ہی) عذر پیش کریں ۔ یہ ہے اُن کی رعایا کی زندگی جبکہ وہ (خود) تختوں پر بیٹھے ہنستے رہتے ہیں ۔ وہ شراب پیتے ہیں اور جھومتے ہیں اور چھوکریوں سے کھیلتے ہیں، راتوں کو زنا کرتے اور دنوں میں ظلم کرتے ہیں ۔ اور اگر اُن کے پاس مصیبت زدوں اور حوادث رسیدوں میں سے کوئی آجائے تو وہ گالیاں دیتے اور دھکے دیتے ہیں ۔ اور جب اُن کے سامنے اُن کی

قصّة مصيبتهم تضرّعًا و آدابًا، فيُعرِضون ساكتين ولا يردّون عليهم جوابًا . و لا يعبأون بمقالهم، ولا يبالون تضرُّعَهم وما نزل لهم من أهوالهم .ولم يزل أمرُ الظلم يزداد، والنفوس تُصاد، حتى يبور الرعايا وتخرب البلاد .وإنهم من ملوك المسلمين. ولا نقصّ عليكم قصة الآخرين.فندعوك يا قدرَ السماء. أين أنت من هذه الأمراء الرعايا يُصلِحون الأرض بشِقّ الأنفس للزراعة والغراسة، وإذا استُخرجتْ فيكتبون الخراج عليهم ولا يؤدّون شرائط السياسة .ومن المعلوم أن الرعيّة تؤدّى الخراج إلى الوُلاة ، لكونهم من الحُماة، وإذا فاتتْ شرائط التعهّد والتكفّل والحماية، فزال الحق كأن الرعايا خرجتْ من تلك الولاية، بل الخراج ما بقى

مصیبت کا قصہ تضرع اور ادب کوملحوظ رکھتے ہوئے پیش کیا جائے تو وہ خاموش رہتے ہوئے اعراض کرتے ہیں اور ان کو کوئی جواب (تک) نہیں دیتے۔ان کی بات کی کوئی پرواہ نہیں کرتے اور نہ ہی ان کی گریہ وزاری اور ان پر نازل ہونے والی مصیبتوں کی پرواہ کرتے ہیں،اور ظلم کا معاملہ بڑھتا ہی جارہا ہے اور جانیں شکار کی جارہی ہیں۔یہاں تک کہ رعایا ہلاک ہورہی ہے اور شہر ویران ہورہے ہیں۔ یہ ہیں وہ جو مسلمانوں کے بادشاہ بنے
﴿۸۰﴾ پھرتے ہیں۔اور ہم تمہارے سامنے دوسری قوموں
کا قصہ بیان نہیں کررہے۔اے آسمانی تقدیر! ہم تجھے پکارتے ہیں تو ان امراء سے کتنی دور ہے۔رعایا اپنے نفسوں کو سخت مشقت میں ڈال کر زمین کو زراعت اور شجرکاری کے لئے موزوں بناتی ہے اور جب وہ زراعت کے قابل ہوجاتی ہے تو وہ ان پر خراج مقرر کردیتے ہیں حالانکہ خود انتظامِ سلطنت کی شرائط ادا نہیں کرتے۔یہ معلوم بات ہے کہ رعایا حاکموں کو اس لئے خراج ادا کرتی ہے کہ وہ اُن کے حامی اور محافظ ہوں۔اور جب ذمہ داری، کفالت اور حمایت کی شرائط باقی نہ رہیں تو حق زائل ہوجاتا ہے۔گویا کہ وہ رعایا اس حکومت کی ماتحتی سے نکل گئی ہے۔ بلکہ وہ خراج جو کسانوں پر مقرر ہے

خـراجًـا الـذی یـوظّف عـلـی الـفلّاحیـن، وصار کالجزیة التی تُـضـرَب عـلـی رقاب أهل الذمّة الـمـغـلـوبیـن. فـالـحـاصل أنهم یـأخـذون خـراجهم إن أصـاب الـمـطـرُ أرضَ الـفلّاحیـن أو لم یُـصـبْ، وهـذا عـدلُهـم فـانظرْ واعــجَــبْ. وکـذالك لهـم عـادات أخریٰ لا یمکن شرحُها،
﴿۸۱﴾ ولا یُوسَیٰ جرحُها. تمرّ لیالیهم بـالـخـمـر والـزَّمْـر، ونُهُرُهم فی النَرْد والقَمْر. و مع ذالك یتمنّی کل منهم أن یکون مَهیبًا فی أعین الـنـاس. و مـظـفَّـرًا عند البأس. وتـجـدهـم عـظیـمة الـنَّهْمة فـی الشهـوات الـدنیـا ولـذّاتهـا، ومستغرقین فی ملاهیها وجهلاتها. لا یـفـارقـون کـأس الصهبـاء، ولا أدنـاس الـندماء. لا یُـطیقون أن یسـمـعـوا نصیحة أویحتملوا مـن الـوعـظ کـلـمة فـیـأخذهم عــزّة. و یتوغّرون غضبًا وغیرة

خراج نہیں رہا بلکہ جزیہ کی مانند ہوگیا جو کہ مغلوب ذمّیوں کی گردنوں پر مقرر کیا جاتا ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ وہ اپنا خراج وصول کرتے ہی ہیں خواہ کسانوں کی زمین میں بارش ہو یا نہ ہو، یہ ہے اُن کا عدل۔ پس دیکھ اور تعجب کر۔ اسی طرح ان کی دیگر عادات بھی ہیں جن کی وضاحت ممکن نہیں۔ اور نہ اُن کے زخم قابلِ علاج ہیں۔ ان کی راتیں شراب اور موسیقی میں بسر ہوتیں۔ اور ان کے دن چوسر اور قمار بازی میں گزرتے ہیں۔ مزید برآں اُن میں سے ہر ایک یہ خواہش کرتا ہے کہ وہ لوگوں کی نگاہوں میں پُر ہیبت لگے اور جنگ کے وقت مظفر و منصور ہو۔ تُو انہیں دنیا کی شہوات اور اس کی لذات پر بہت زیادہ حریص اور دنیا کے لہو ولعب اور اُس کی جہالتوں میں مستغرق پائے گا۔ وہ نہ شراب کے جام کو چھوڑتے ہیں اور نہ ہی مصاحبوں کے گند کو۔ وہ نصیحت اور وعظ کا ایک کلمہ سننے کی بھی برداشت نہیں رکھتے اور جھوٹی عزت کی پیچ اُن کو آلیتی ہے۔ اور وہ غصّے اور غیرت سے بھڑک اٹھتے ہیں

و يكـون أكرم الناس عليهم مَن زيّـن لهـم حـالَهـم وحـمِدهـم وأعـمـالهم. يـجـدون الإمـارة والـدولة فـي حـداثة السـنّ وعـنفـوان الشبـاب، فيـجُـرّهم أهـواؤهـم و نـدماؤهم إلى طرق التباب .لا يكـون لهـم معـرفة بتـدبيـر النـاس وضبط أمورهم، ولا يطّـلعـون عـلى ضمـائرهم ومستورهم. ولا يُعطَى لهم دهاءٌ يُـحفَـظ بـه اقتصـادٌ وتـوسّـط واعتـدال. فيُسـرِفون وتكـون ذخـائـر الـدنيـا وخـزائنها عليهم وبـال. وإنْ أصابهم غمّ فلا يكون لهـم صبـر واستـقـلال، وربـمـا يـذهبـون إلـى نَهـابِـرَ بـأقدامهم فيـحلّ عـليهم غضب الله ويأتي زوال .لا يـرضَـون عـن نِحْـريـرٍ أتـقـنَ أمـور السلطنة، ويتّخذون الـرَّعـاع أخـدانًـا كـالـنّسوة، فيكون آخر أمرهم الانتحار، أو الـجـنـون أو الـفـضيـحة

اُن کے ہاں لوگوں میں سب سے زیادہ معزز وہ شخص ہے جو اُن کو اُن کی حالت خوبصورت کر کے دکھائے اور اُن کی اور اُن کے اعمال کی تعریف کرے۔ وہ عنفوانِ شباب اور اوائل جوانی میں فرمانروائی اور حکومت پا لیتے ہیں۔ پس اُن کی نفسانی خواہشات اور ان کے ہمنشین انہیں تباہی کے راستوں کی طرف کھینچ لیتے ہیں۔ انہیں لوگوں کے مسائل حل کرنے اور ان کے امور کا نظم وضبط سنبھالنے کی معرفت نہیں ہوتی۔ اور نہ ان کے دلی خیالات اور پوشیدہ حالات کی ان کو اطلاع ہوتی ہے۔ اور نہ انہیں ایسی عقل دی جاتی ہے جس سے اقتصاد، میانہ روی اور اعتدال کی رعایت رکھی ﴿۸۲﴾ جائے، پس وہ اسراف سے کام لیتے ہیں اور دنیا کے ذخائر اور اس کے خزانے ان کے لئے وبال بن جاتے ہیں۔ اگر انہیں کوئی غم پہنچ جائے۔ تو ان سے صبر و استقلال نہیں ہوتا۔ بسا اوقات خود اپنے قدموں سے ہلاکتوں کی طرف جاتے ہیں تو ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوتا ہے اور زوال آجاتا ہے۔ وہ اس عقلمند سے راضی نہیں ہوتے جو امورِ سلطنت کو مضبوط کرے اور وہ عورتوں کی طرح کمینے لوگوں کو مخفی دوست بناتے ہیں۔ پس ان کا انجام خودکشی ہوتا ہے یا پھر جنون، یا رسوائی اور ہلاکت۔

و التبــار. لا يُـعــطَـون فـراسة
صـحيحة ، ولا كالعقلاء قريحة.
وتـعـلَمُ أن من شرائط الوالی ذی
الـمـعـالـی، أن يُعطی له من دماغ
عـالـی، وعقل يبلغ إلی الأعماق
و الـحوالی، ونور يحيط الأسافل
والأعــالــی، وأن يعرِف ضـميـرَ
الـمتـكلّم، ويفرّق بين المتكلّف
والـمتـألّـم، ويـكون علی بصيرة
كـأنــه نُـوجِـیَ بذات الصدور،
﴾۸۳﴿ أو تـكهّـنَ بـمــا كــان من السّـرّ
المستور .ومـن شـرائط الإمارة
أن يــفــرّق الأميــربيــن الـورَم
و الـوَثـارة ، و أن يـفـهـم دقـائق
الأمـور السيــاسية. ويفُوقَ رأيُـه
آراءَ جـمـيـع أركــان الــوزارة.
وأن يـعـظُـم رعبُه و تُنفَّذ أحكامُه
بـالإشـارة ، وأن يقدر علی ضبط
الأمـور والأخـذ فيهـا بالثقة، وأن
يـؤدّيهـا بـالتـروّی والمَضاء فيها
عـلـی وجه البصيرة الصادقة، وأن
تـكـون لــه أنـوارُ دراية الـقـلـب

انہیں فراست صحیحہ عطا نہیں کی جاتی اور نہ عقلمندوں جیسی فطرت۔ اور تجھے علم ہے کہ ایک اعلیٰ پائے کے فرمانروا کے لئے یہ شرط ہے کہ اسے عالی دماغ عطا کیا جائے اور ایسی عقل دی جائے جو عمیق در عمیق معاملات تک پہنچ سکے اور ہمہ جہت ہو اور ایسا نور دیا جائے جو نشیب وفراز سب کا احاطہ کر سکے۔ اور یہ کہ وہ متکلّم کے مافی الضمیر کی شناخت کر سکے۔ اور مصنوعی اور حقیقی دردمندوں میں تمیز کر سکے۔ اور اسے ایسی بصیرت حاصل ہو گویا کہ وہ راز دل سے آگاہ ہو۔ یا پوشیدہ رازوں کو اپنی مہارت سے بھانپ لیتا ہو۔ اور فرماں روائی کی شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ حاکم سوجن اور موٹاپے میں فرق کر سکے۔ اور یہ کہ وہ سیاسی امور کی باریکیاں سمجھ سکے اور اس کی رائے وزارت کے تمام اراکین کی آراء پر فوقیت رکھتی ہو۔ اس کا رُعب بہت عظیم ہو اور ایک اشارے سے اس کے احکام نافذ ہوں۔ اور یہ کہ وہ امور کے نظم وضبط اور اعتماد کے ساتھ ان کو بجالانے کی قدرت رکھتا ہو۔ اور یہ کہ وہ اُن کو غور وفکر سے ادا کرے اور سچی بصیرت سے ان کو پورا کرنے کا پختہ ارادہ کرے۔ اور پیچیدہ راہوں میں اس کے پاس خضر کی طرح دل کی دانائی کے انوار ہوں۔

كـالخِضَر عند اعتياص المسير، وعـنـد الـقَحُم فی السبل الخوفة مـن دقائق التدابير .ولكن كيف يدركون هذا المقام، ولا يخافون ربَّهـم العلّام، ولا يتكلّمون بوجه طـليـق ولا يـنـطـقـون إلا بعبـسٍ ولسـان ذليـق؟ فـلذالك يلتبس عليهم سرُّ الناس، ولا يطيقون أن يـزِنـوا الـنـاسَ وَزْنَ القسطـاس. فيتـوغّـرون غـضبًـا عـلـى مـن يستحقّ الرحْمَ ويرحمون مَن هو كالخنّاس. يُودِعون المستحقّين لهبًـا، ويُـعـطُون البطّالين ذهبًـا. يـحـارب الـلّـه قـلـوبُهم ويسُـرّ الشيـاطيـنَ ذنـوبُهـم .والـذيـن يُتَـخَيّرون لتأديبهم وتهذيبهم فی عهـد الـصبـا، فهـم يرغّبونهم فی الخمر والزَّمْر وعلى منادمةٍ على الرُبٰى .ويستَقْرون حِيَلًا لذالك فـی أوقـات الـمـطـر وعند هزيزِ نسيـم الـصبـا .فيَتَـوَتَّـحـون من الشـراب فـی بعض الأوقات، ثم

اورخوفناک راہوں میں داخل ہوتے وقت
باریک در باریک تدابیر ہوں۔ لیکن وہ اس
مقام کو کیسے حاصل کر سکتے ہیں جبکہ وہ اپنے عالم
الغیب خدا سے نہیں ڈرتے۔ اور نہ ہی خندہ
پیشانی سے گفتگو کرتے ہیں۔ اورصرف تیوری
چڑھائے ہوئے اور تیز زبان سے ہی کلام
کرتے ہیں۔ اسی لئے تو ان پر لوگوں کے راز
پوشیدہ رہتے ہیں۔ اور وہ یہ استطاعت
نہیں رکھتے کہ لوگوں کا وزن ترازو کے وزن کی
طرح کرسکیں۔ پس جو رحم کا مستحق ہوتا ہے اس پر
غضب سے بھڑک اٹھتے ہیں اور جو شیطان کی ﴿۸۴﴾
طرح ہو اُس پر رحم کرتے ہیں۔ وہ رحم کے
مستحقین پر آگ برساتے ہیں اور نکمّوں کو سونا
عطا کرتے ہیں۔ ان کے دل اللہ سے جنگ کرتے
ہیں اور ان کے گناہ شیطانوں کو خوش کرتے ہیں،
اُن کے بچپن میں جو لوگ اُن کی تادیب وتہذیب
کے لئے منتخب کئے جاتے ہیں وہ انہیں شراب،
موسیقی اور پہاڑوں کی بلندیوں پر جا کر شراب کی
محفلیں لگانے کی ترغیب دیتے ہیں۔ اور بارش
کے اوقات میں اور نسیم صبا کے چلنے کے وقت وہ
اس کام کے لئے حیلے تلاش کرتے ہیں۔ پس بعض
اوقات وہ تھوڑی تھوڑی شراب پیتے ہیں۔ پھر اس کو

يـزيـدون ويـداومـون ويُنشَّـأون
فـي مثـل هذه العادات، ويقولـون
هـل مـن مـزيـد عند المنادَمات.
ويـحـفـدون إلى استيفاء اللّذّات.
وكـــذالك يسـوِّدون كتـــاب
أعـمـالهم قبل أن يخضرَّ إزارُهم،
ويَبقُل عِذارُهم. ويتعوّدونه يومًا
فيـومًـا. ولا يبـالـون لعنًا ولا لومًا.
ويــزعـمـون أن الـخـمـر يقوّي
أبـدانهـم ويوقظ ثعبانهم، ويُغرِي
عـلـى البغايا شيطانَهم. ويظنون ﴿۸۵﴾
أن الـخـمـر تـحُـطُّ عـنهـم ثِـقل
الهـمـوم، وتـضـع عـنهـم عِبـاءَ
الـغـمـوم. ويـقـولـون إنّهـا تفرّح
البـــال، وتُـزيـل الـلـغـوب
و الاضـمـحـلال. وإذا شـربـوا
فيَهْـذُون طـول الـنهار، ويصرّون
عـلـى مـن لـم يُذق من الأحـبـاب
والأنـصـار، ويقدّمون إليهم كأسًا
بـأيـديهـم ويسقون بـالإصرار،
فيشـربـون مـا أُحـضـرَ كراهةً أو
بـالانـقيـاد. ثـم يتعوّدونها فتدور

بڑھاتے ہیں اور پھر اس پر مداومت اختیار کر لیتے ہیں۔ اس طرح کی عادات میں وہ پرورش پاتے ہیں۔ اور شراب کی مجلسوں میں کہتے ہیں کہ کیا زیادہ مل سکتی ہے؟ اور وہ لذّات کو پورا کرنے کے لئے دوڑے پھرتے ہیں۔ اسی طرح وہ اپنے نامہء اعمال کو سیاہ کر لیتے ہیں قبل اس کے کہ ان کا پاجامہ سیاہ ہوجائے اور اُن کی داڑھی کے بال نکل آئیں۔ اور دن بدن اس کے عادی ہوتے جاتے ہیں۔ وہ لعنت اور ملامت کی کوئی پرواہ نہیں کرتے اور گمان کرتے ہیں کہ شراب ان کے بدنوں کو تقویت پہنچاتی ہے اور ان کے (نفس کے) سانپ کو بیدار کرتی ہے۔ ان کا شیطان اُن کو فاسق عورتوں پر انگیخت کرتا ہے۔ وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ شراب اُن سے غموں کا بوجھ دور کرتی ہے اور اُن سے غموں کی چادر اتار پھینکتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ شراب دل کو فرحت بخشتی ہے اور تھکاوٹ اور کمزوری دور کرتی ہے۔ جب وہ شراب پی لیتے ہیں تو سارا دن بے ہودہ گوئی کرتے ہیں۔ اُن کے ساتھیوں اور مددگاروں میں سے جو نہ چکھے تو اصرار کرتے ہیں، اور انہیں اپنے ہاتھوں سے شراب کے پیالے پیش کرتے ہیں اور اصرار کر کے پلاتے ہیں، پس وہ جو پیش کیا جاتا ہے اسے طَوعًا وَ کَرْهًا پی لیتے ہیں پھر وہ اس کے عادی ہوجاتے ہیں اور

الكأس كلّ ليل حتى يسقطوا كالجَراد. ويجعلون النهارَ للزينة واللباس، والليلَ للكأس .وقد تجتمع إليهم في بعض لياليهم بغايا السوق، ويُكرَمْن ويُعظَّمْن وتُقدَّم إليهن كؤوسٌ من الغَبوق. فلا يزالون يتعاطَون الأقداح، ولا يفارقون الراح، ويُظهِرون بالقهقهة المِراحَ، ويتذاكرون في مدح الملاهي وأنواع اللّذّات، فقد يجرى الكلامُ في ألطفِ نوع الخمر وقد يدور القول في مدح المغنّيات. ويقول أحدٌ إني آليتُ أن لا أتزوج إلا هذه البَغِيَّ، ويقول الآخر إنْ فُزتَ فقد وجدتَ الكوكب الدُّرِّيّ ويتزوّجون البغايا فيسري سِيَرُهنّ في وُلْدِهنّ، ويصدر منهم الرزائل طبعًا لا من الإرادة ، و لايوجد فيهم كأمّهاتهم خُلقٌ حسنٌ ولا رائحةٌ من العفّة والزهادة. نعمْ يوجد

ہر رات جام کا دور چلتا ہے یہاں تک کہ وہ ٹڈیوں کی طرح گر جاتے ہیں۔ وہ دن کو زینت ولباس کے لئے وقف رکھتے ہیں اور رات کو جامِ شراب کے لئے۔ ان کی بعض راتوں میں بازاری عورتیں بھی اُن کے پاس آتی ہیں۔ پس ان عورتوں کی عزت و تعظیم کی جاتی ہے اور ان کو شرابِ شب کے پیالے پیش کئے جاتے ہیں پس وہ ہمیشہ جام پر جام پیتے ہیں اور شراب سے جدا نہیں ہوتے اور وہ قہقہے لگا کر خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ وہ باہم اسبابِ لہو ولعب کی مدح اور انواع و اقسام کی
﴿۸۶﴾ لذات کی گفتگو کرتے ہیں اور گاہے سب سے لطیف قسم کی شراب کے بارے میں کلام شروع ہو جاتا ہے اور گاہے گانے والیوں کی تعریف میں گفتگو ہونے لگتی ہے۔ اُن میں سے ایک کہتا ہے کہ میں نے قسم کھائی ہوئی ہے کہ میں اس فاحشہ سے ہی شادی کروں گا، اور دوسرا کہتا ہے کہ اگر تو (اس میں) کامیاب ہو گیا تو تُو نے ایک درخشاں ستارہ کو پالیا۔ وہ بازاری عورتوں سے شادی کرتے ہیں پس ان عورتوں کی سیرت ان کی اولاد میں سرایت کر جاتی ہے اور ان سے رذائل طبعًا صادر ہوتے ہیں نہ کہ ارادۃً۔ اُن کی ماؤں کی طرح اُن میں بھی حسنِ خلق، پاکدامنی اور زُہد کی بُو تک نہیں پائی جاتی۔ ہاں! ان

كـالبـغـايـا نوعٌ من الجَلادة ، مع القـرائح الوقّادة ، وحُبِّ الزينة و هـوى السَيدودة و السيـادة، فيتـكبّـرون ويهـلـكـون وقـلَّ أن يُـختَـم لهـم بـالسعادة. و يبرُز أكثـرهـم عـلى عادة الـغـمّازين والـنـمّـامـين، وكـالـجـوارى الـزانيـات مُـعـجَبـين متوغّـرين مستشيـطيـن، وبـالكبر رقّاصين. لا يـوجـد فـى بـطـونهـم إلّا صـديـد البخل وّالـغلّ والـعـناد، ولا يرضون إلا بالتفرقة والفساد لا يـصـنـعـون بعباد الله إلّا شرًّا، ولا يُـضـمِـرون إلّا ضـرًّا يتباهَون بـفـوز الـدنـيـا الدنيّة، مع دعاوى الـرهـبـانية . يـعـادون الـصـدق وبـنِيـــه، ويَـلـحَـقـون بـمـن يـنـاويه .يُـنبَّهـون عـلى خطأ هم، ثـم لا يـنـدمـون عـلـى بـادرة إزرائهم .ومَـن تـصدّى لاستبراء زَنـدِهـم. واستشـفافِ فِرِنْدِهم، فـلا يـجـدهـم إلا سقطًا خاليًا من ﴿۸۷﴾

میں بازاری عورتوں کی طرح تیز طبیعت کے ساتھ ایک قسم کی چالاکی ، زینت کی محبت اور سرداری و سیادت کی ہوس پائی جاتی ہے پس وہ تکبر کرتے ہیں اور ہلاک ہوجاتے ہیں ایسا کم ہی ہوتا ہے کہ ان کا خاتمہ سعادت کے ساتھ ہو۔ ان میں سے اکثر اشارے بازوں اور چغل خوروں کی عادت پر ہیں۔ اور زانیہ عورتوں کی بیٹیوں کی طرح خود بین، غصے سے بھرنے والے اور (جلدی سے) اشتعال میں آجانے والے اور کبر سے ناچنے والے ہیں۔ ان کے پیٹوں میں سوائے بخل، کینہ اور عناد کی پیپ کے اور کچھ نہیں پایا جاتا۔ وہ صرف تفرقہ اور فساد سے ہی راضی ہوتے ہیں۔ وہ خدا کے بندوں سے بُرائی ہی کرتے اور اپنے دلوں میں بدی ہی پوشیدہ رکھتے ہیں۔ وہ رہبانیت کے دعاوی کے باوجود حقیر دنیا کی کامیابی پر فخر کرتے ہیں۔ وہ سچ اور سچ والوں سے دشمنی رکھتے ہیں اور جو حق سے دشمنی کرتے ہیں اُن سے وہ تعلق رکھتے ہیں۔ انہیں ان کی خطاؤں پر متنبہ کیا جاتا ہے پھر بھی اپنی عیب جوئی میں جلدی کرنے کی عادت پر ندامت اختیار نہیں کرتے اور جو کوئی اُن کی آتش چقماق جیسی طبیعت کو سدھارنے اور اُن کے تلوار کے جوہر کو صیقل کرنے کے لئے اٹھے تو وہ انہیں دنیا و آخرت کی بھلائی سے بے کار اور خالی، لوگوں میں

خیر الدنیا والآخرة، ومِن أَوتَحِ الناس ومِن أساری الخنّاس، ومن الفئة المفسدة .وکیف کان علی رشد مَن خرج من رحم الزانیة. فلا شكّ أن البغایا قد خرّبن بلداننا، وأضللن شبّاننا، و بهن و بوُلُدِهن حَقَّ قولُ نبیِّنا المصطفٰی کما تعلم وتری. وصدَق ما قال سیّدُنا ونبیُّنا فی علامات آخر الزمان. فإن نطفة البغایا قد خامرَ أکثرَ وُلْدٍ وتُمُلَأُ منه أکثرُ البلدان، وما نقَصنَ بل یزددن کَمًّا وکَیفًا وخُبثًا وضرًّا، وکلّ یوم هلمّ جرًّا .وهذا ما قدّر الله لهذا الزمان و أتاح، وطوبٰی لمن أعرض عنهن و راح .و ویل للذین تمایلوا علی رغائب الشهوة ، و مالوا إلی هذه الفئة الفاسقة، بدون نظر إلی العاقبة. یموتون لاستیفاء اللّذّة، ویتلُون تِلْوَ البغایا کسکاری الحانة، وینهضون علی أثرهن کجدایا

سے سب سے زیادہ خسیس، شیطان کے قیدیوں اور مفسد گروہ میں سے پاتا ہے۔ جو ایک زانیہ کے رِحم سے نکلا ہو وہ ہدایت پر بھلا کیسے ہوسکتا ہے۔ پس اس میں کوئی شک نہیں کہ فاحشہ عورتوں نے ہمارے ملک کو تباہ کر دیا اور ہمارے نوجوانوں کو گمراہ کر دیا ہے۔ ان عورتوں اور ان کی اولاد کی وجہ سے ہمارے نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول پورا ہوا۔ جیسا کہ تو جانتا اور دیکھتا ہے۔ اور ہمارے آقا و نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانے کی جو علامات بتلائیں وہ سچ ثابت ہوئیں۔ ان بازاری عورتوں کا نطفہ اکثر بچوں میں داخل ہوگیا ہے۔ اور ملک کے اکثر حصے ان سے بھر گئے ہیں۔ اور یہ عورتیں کم نہیں ہورہیں بلکہ تعداد، کیفیت، خباثت اور ضرر میں بڑھ رہی ہیں۔ اور یہ سلسلہ ہر روز کثرت اور شدت سے اسی طرح جاری ہے۔ یہ وہ امر ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کے لئے مقدر کیا ہوا تھا۔ خوش قسمت ہے وہ جس نے اُن سے اعراض کیا اور چلا گیا۔ اور ہلاکت ہے اُن لوگوں کے لئے جو عاقبت کی طرف نظر کئے بغیر مرغوباتِ شہوت کی طرف جھک گئے۔ اور اس فاسق گروہ کی طرف مائل ہو گئے، وہ لذت سے کامل حظ اٹھانے کے لئے مرے ہی جاتے ہیں۔ وہ شراب خانہ کے مدہوشوں کی طرح فاحشہ عورتوں کے پیچھے جاتے ہیں اور وہ ہرنی کے

﴿۸۸﴾

الظَبْية و أُجْرِيةِ الكلبة، ويدورون بهن كما يَدُرْنَ في أهواء النفس الأمّارة ، وقد سمّاهن رسولنا صلى الله عليه وسلم ظَبية الدجّال، وقال قد قُدّر خروجُهن قُدّامةَ هذا المحتال. ليُنذِرنَ بظهوره كدلالةِ كثرة الفأر على الطاعون الأكّال. والسرّ فيه أنّ البغايا حزبٌ نجسٌ ﴿۸۹﴾
في الحقيقة، ويُظهِرن على الناس طهارتهن ونظافتهن بأنواع الزينة والألبسة والتهاب الخدّ والنعومة .وهذه دجلٌ منهن كالدجّال وشابَهْنَه بأتمّ المشابهة، فجُعلن كإرهاص له علامةً لهذه المماثلة .ثم إن الدجّال ليست أفعالُه كالرجال، بل يستُر وجهه الكاذب كالنساء ويُرِي نفسَه كالصادقين لصيد الجهّال، ويُخفي مكائده كقَحْبةٍ يُخفِي شَيبَها بالادّهان والخضاب

بچوں اور کتیا کے پلّوں کی طرح اُن کے پیچھے بھاگتے ہیں۔ وہ اُن کے گرد اُسی طرح چکر لگاتے ہیں جیسے وہ عورتیں نفس امّارہ کی خواہشات کے تحت گھومتی ہیں ان عورتوں کا نام ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ”ظَبْيَةُ الدَّجَّالِ “(یعنی دجال کی ہرنی) رکھا ہے۔ اور آپؐ نے فرمایا کہ اس دھوکہ باز دجال سے پہلے ان عورتوں کا خروج یقیناً مقدّر ہے تا کہ وہ عورتیں اس (دجال) کے ظہور کے لئے ہراول دستہ ہوں جیسا کہ چوہوں کی کثرت طاعونِ جارف پر دلالت کرتی ہے۔ اور اس میں راز یہ ہے کہ حقیقت میں فاحشہ عورتیں ایک پلید گروہ ہیں۔ اور وہ لوگوں پر انواع و اقسام کی زینت، لباس گالوں کی سُرخی اور نزاکت کے ذریعہ اپنی صفائی اور نفاست ظاہر کرتی ہیں۔ یہ ان کی طرف سے دجّال کی طرح کا دَجل ہے اور وہ اس سے کامل مشابہت رکھتی ہیں۔ پس وہ اس مماثلت کی علامت کے طور پر دجال کی ارہاص قرار دی گئیں۔ پھر یہ کہ دجال کے افعال مردوں کی طرح نہیں ہیں بلکہ وہ عورتوں کی طرح اپنے جھوٹے چہرے کو چھپاتا ہے اور جاہل لوگوں کا شکار کرنے کے لئے اپنے آپ کو صادقوں کی طرح ظاہر کرتا ہے۔ وہ اپنے مکروں کو اس فاحشہ عورت کی طرح چھپاتا ہے جو اپنے بڑھاپے کو تیل کی مالش، خضاب اور

وأنـواع الأعـمـال. فـفـى هـذه إشـارة إلى أن للدجّال و البغايا لَسيـرةً واحدة و هـذه الـفرقتان تشـابهـان فـى الـحيل و الأفعال. وتـمـاثـلان فـى الافتعال وجذب الـقـلـوب بـلـيـن المقال .وترى بـعـض البـغـايـا الـعجائز تُظهِر وجهَها بالتدهينات و التسويلات و التزيينات كالشبّان، فيحسب الـجـاهـلُ وجهَها الدميمَ كالبدر فى اللمعان .فكلّ ما تفعل البغيُّ بـالـمكيدة ، و تُـرِى جَـلادتَـه كـالظبية، كذالك يفعل الدجّال ويُـظهِـر زيـنـةَ التقوى و العفّة فى بـطنه يغلى الرحيقُ، و الوجهُ كأنه الـصِـدّيـق. و يـحـجُـب طوائفَ الأَنـام، بـزيـنـةِ تـمـلُّقِ اللسان و إراءة الـتـواضـع فى الكلام .فقد وقع هذه وهذا كالمرايا المتقابلة و فـى هذا إشارة أخـرى من الـحـضرة الـنـبـويـة ، و هى أن سيئة إذا كثرتْ و كملتْ وطغتْ

(اس) قسم کے مختلف جتن کر کے چھپاتی ہے۔ پس اس میں یہ اشارہ ہے کہ دجال اور فاحشہ عورتوں کی ایک ہی سیرت ہے۔ اور یہ دونوں گروہ حیلوں اور عملوں میں مشابہت رکھتے ہیں۔ اور دروغگوئی اور نرم گفتگو سے دلوں کو اپنی طرف کھینچنے میں مماثلت رکھتے ہیں۔ تو بعض بوڑھی فاحشہ عورتوں کو دیکھتا ہے کہ وہ اپنے چہرے کو کریم لگا کر، آراستہ کر کے اور خوبصورت بنا کر جوان عورتوں کی طرح ظاہر کرتی ہیں۔ پس جاہل شخص اس کے بدصورت ﴿۹۰﴾ چہرے کو چمک میں چودھویں کا چاند تصور کرتا ہے۔ پس جو کچھ بھی فاحشہ عورت مکر وفریب سے کرتی ہے اور ہرنی کی طرح اپنی چالاکی دکھاتی ہے اسی طرح دجال کرتا ہے اور تقویٰ اور پرہیز گاری کی زینت ظاہر کرتا ہے جبکہ اس کے پیٹ میں شراب جوش مار رہی ہوتی ہے۔ اس کا چہرہ راستباز کی طرح ہوتا ہے اور وہ چرب زبانی کی زینت اور کلام میں تواضع دکھا کر (اپنی حقیقت کو) لوگوں کے گروہوں سے چھپائے رکھتا ہے۔ پس یہ (فاحشہ عورت) اور یہ (دجال) باہم مقابل آئینوں کی طرح ہیں۔ اور اس میں بارگاہِ نبوت کی طرف سے ایک اور اشارہ بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب بدی کی کثرت ہو جائے اور کمال کو پہنچ جائے،

وتـمـوّجـتْ فهـي تُحدِث سيئةً أخـرى بـالـخاصيّة، التى تحاكى الأُولٰى في ألوان الكيفيّة. وقد جرّبـنـا غيرَ مرّة أن نساءَ دار إنْ كُنّ بغايا فيكون رجالُها دَيُّوثين دجّالين. وهكذا وُجد تلازُمُهما من الأولين إلى الآخرين، ففكّرْ إن كنتَ من العالمين. ﴿۹۱﴾

ثم نرجع إلى ذِكر الملوك☆ والأمراء، فنقول ما بقى على أمراء هذا الزمان خَتْمٌ ولا حاجة إلى الإزراء، وإنهم انقسموا في زماننا هذا إلى أقسام، وتَنافَوا في فسق و إجرام، فتجد بعضَهم مشغوفين بنساء ومُدام، وبعضهم بألوان طعام. وتشاهد بعضهم مفتونين برنّات المَثانى، ﴿۹۲﴾

بہت بڑھ جائے اور موجیں مارنے لگے تو یہ ایک دوسری بدی کو جنم دیتی ہے، ایسی خاصیت کے ساتھ کہ وہ کیفیت کے رنگوں میں پہلی سے مشابہ ہوتی ہے۔ ہم نے بارہا یہ تجربہ کیا ہے کہ ایک گھر کی عورتیں اگر فاسقہ ہوں تو اُس گھر کے مرد بھی دیوّث اور دجّال ہوجاتے ہیں۔ اور اس طرح اوّلین سے لے کر آخرین تک ہر دو لازم وملزوم ہیں پس اگر تو اہلِ علم میں سے ہے تو غور کر۔

پھر ہم بادشاہوں اور امراء کے ذکر کی طرف لوٹتے ہیں۔ پس ہم کہتے ہیں کہ اس زمانہ کے امراء پر مہر باقی نہیں رہی (یعنی اُن کے عیوب ڈھکے چھپے نہیں) اور اُن کے عیوب بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ وہ ہمارے اس زمانہ میں کئی قسموں میں تقسیم ہو چکے ہیں۔ اور بدکاری اور جرائم کے ارتکاب میں ایک دوسرے سے بڑھے ہوئے ہیں۔ اُن میں سے بعض کو تو عورتوں اور شراب کا گرویدہ پائے گا اور بعض کو رنگارنگ کھانوں کا۔ اور بعض کو تو دیکھے گا کہ وہ ضرباتِ رُباب کی آواز پر فریفتہ ہیں

☆ **الحاشية**۔ هذا ما رأينا في بعض ملوك الإسلام، وأمراءِ هذه الملّة الذين صاروا كالأنعام. قصّروا همَمَهم على اللذّات. وتركوا حِمى الخلافة كالفلوات. ما بقى شغلُهم

ترجمہ ۔ یہ وہ امور ہیں جو ہم نے اس ملّت کے بعض مسلمان بادشاہوں اور امراء میں دیکھے جو کہ چوپایوں کی طرح ہو چکے ہیں، انہوں نے اپنی ہمتوں کو لذات تک محدود کر رکھا ہے۔ اور خلافت کے سبزہ زار کو جنگل کی طرح کر چھوڑا ہے۔

و مطّلعين إلى أغاريد الغواني والأغاني، ومستهلكين على صوتِ بَرَهْرَهةٍ من الأداني. ومنهم الذين يستعذبون السفر ﴿۹۳﴾

اور خوبصورت عورتوں کی آواز اور نغموں کی طرف قصد کرنے والے ہیں۔ اور چمک دمک والی کمینی عورتوں کی آواز پر مرے جاتے ہیں۔ اُن میں سے بعض وہ ہیں جو سفر سے، حالانکہ وہ عذاب کا ٹکڑا

بقية الحاشية . مِن دون الاصطباح. ولا ذريعة راحتهم مِن غير الراح يشربون الكُمَيتَ الشَموسَ إذا حجَب الشمسَ المَواطرُ، وتراءى السحبُ وسُرّتْ بِشَيْمِها الخواطرُ وقد فسدتْ بلادهم من أنواع الفتن. ونزلتْ على الرعايا ألوان المصائب والمحن. المسالك شاغرة والقبائل متشاجرة ما كان لأحد أن يسافر في بلادهم بالانفراد. فيُنهَب أو يُقتَل ولا يدركه أحد للإمداد. لا يرون هؤلاء إلى نظامِ حكّام الدولة البرطانية وحسنِ صفاتهم ورزانة حَصاتهم. وأساليبِ سياستهم وأعاجيب فراستهم. عالجوا كل عليل وما تركوا مِن داء دخيل. يدركون كلَّ مستغيث ومُعْوِلٍ.

بقیہ ترجمہ۔ سوائے صبح کی شراب پینے کے ان کا کوئی اور شغل باقی نہیں رہا۔ اور شام کی شراب کے علاوہ ان کی راحت کا کوئی ذریعہ نہیں رہا۔ جب بادل سورج کو ڈھانپ لیتے ہیں تو وہ تیز شراب پیتے ہیں۔ ﴿۹۲﴾
اور بادل ظاہر ہوتے ہیں تو اُن کو دیکھ کر ان کے دل خوش ہو جاتے ہیں۔ اور ان کے ملک طرح طرح کے فتنوں سے تباہ ہو گئے اور رعایا پر گوناگوں مصیبتیں اور مشقتیں نازل ہوئیں۔ راستے غیر محفوظ ہیں اور قبائل باہم دست و گریبان ہیں۔ کسی کے لئے ممکن نہیں کہ ان کے ملکوں میں تنہا سفر کر سکے۔ وگرنہ وہ لوٹ لیا جائے گا یا قتل کر دیا جائے گا اور کوئی بھی اس کی مدد کے لئے نہیں آئے گا۔ یہ لوگ حکومت برطانیہ کے حکّام کے نظام و انتظام، ان کی اچھی صفات، عقل کی پختگی، سیاست کے طریقِ کار اور فراست کے عجیب کرشموں کی طرف نہیں دیکھتے۔ اُنہوں نے ہر بیمار کا علاج کیا اور کسی اندرونی مرض کو بھی بے علاج نہ چھوڑا۔ وہ ہر فریاد کرنے والے اور مدد کے لئے چلّانے والے کی داد رسی کرتے ہیں

الـذی هـو قـطـعةٌ مـن الـعـذاب، لیـصـطـبـحُـوْا بـنسـاء المغرب

بقية الحاشية . ويسعون إلى كل مُعضِل. و يُسوُّون كلّ أَوَدٍ بأيديهم. و يرحمون كلّ مظلوم بأياديهم. ﴿۹۳﴾
يبدؤون بعائدة ثم ينتفعون بفائدة. يُنفِقون في أمور السياسة كثيرًا من المال. ثم ترجع إليهم أموالهم في المآل. يملِكون بغرسِ عودٍ بستانًا وباستمالةِ جَنانٍ جِنانًا. انظروا كيف أهراقوا المال عند دواهي الطاعون. مع إساءة الظن من الجهلاء و كثرة الظنون. فما كانوا أن يبالوا نفسًا أبيّةً. حتى يكمّلوا رأيًا و رَوِيّةً. و كذالك أجد طريقَ سلطان الروم بأقاصيه وأدانيه. وأرجو ألا يتخلّف ظنّي فيه. و لا شك أن أذكار خيره في العرب سائرة . ومحامده على الألسن دائرة. فندعو له و نظن فيه ﴿۹۴﴾
ظنّ الخير. فإن بلاده محفوظة من الضير، وهو على خير كما نسمع

ہے ، لُطف اندوز ہوتے ہیں تاکہ یورپ کی عورتوں کے ساتھ شراب پئیں۔ اوران کے ذریعہ

بقیہ ترجمہ۔ اور ہر مشکل کی طرف دوڑ پڑتے ہیں۔ اور ہر کجی کو اپنے ہاتھوں سے درست کر دیتے ہیں وہ اپنے احسانات سے ہر مظلوم پر رحم کرتے ہیں۔ وہ پہلے عطیہ سے آغاز کرتے ہیں پھر اس سے خود فائدہ اٹھاتے ہیں وہ سیاسی امور میں بہت سا مال خرچ کرتے ہیں۔ پھر ان کے اموال انجام کار انہیں کی طرف لوٹ آتے ہیں۔ وہ ایک شاخ لگا کر باغ کے اور دلوں کو خوش کر کے باغات کے مالک بن جاتے ہیں ۔ دیکھو انہوں نے طاعون کے مصائب کے وقت باوجود جاہلوں کی بدظنی اور بدگمانیوں کی کثرت کے کس طرح پانی کی طرح مال بہایا؟ پس وہ ایسے نہیں تھے کہ کسی بھی سرکش کی پرواہ کرتے ۔ یہاں تک کہ انہوں نے رائے اور سوچ بچار کو تکمیل تک پہنچا دیا۔ اسی طرح مَیں تُرک سلطان کا اپنے ملک کے دور و نزدیک علاقوں میں یہی طرزِ عمل پاتا ہوں اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ اس کے بارے میں میرے حسن ظن پر پورا اترے گا۔ اور کوئی شک نہیں کہ اس کا ذکرِ خیر سارے عرب میں مشہور ہے، اور اُس کی تعریف زبان زدِ عام ہے پس ہم اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور اس کے بارے میں نیک ظن رکھتے ہیں۔ اُس کے ملک ہر قسم کے گزند سے محفوظ ہیں۔ اُن روایات کے مطابق جو ہم تک پہنچی ہیں وہ نیکی پر قائم ہے

ويــنـضّـروا بهـن نـواظـرَهـم و
يستـوفـوا مَرَحَ الشبـاب. فتـارةً

اپنی آنکھیں تر وتازہ کریں۔اور جوانی کی خوشی کو
﴿۹۴﴾ کمال تک پہنچائیں۔پس کوّے کی طرح کبھی وہ

بقية الحاشية. من الروايات وما لا
نـفهـم مـن أمـوره فـنـؤوّل وإنّـمـا
الأعـمـال بـالـنـيّـات.وعـلـيها مدار
الـجزاء والـمـكـافـأت.ونـرى أنـه
تـجـرى عـلـى يـده حسناتٌ كثيرة
وهو خادم الحرمين.ونوّر الله عيناه
ببركة هذه العينين. وللدين وحُماته
وظـائف مستـكـثـرة فـى حـضـرة
دولتــه.فهـذا هـو السبب لإقبـالـه
وعـظـمتــه وعــزّتــه.بيد أنّـا رأينـا
وشـاهدنا أن بعض أركان دولته قوم
خـائـنـون وما بقى الارتيابُ.وكلّما
جرٰى عـلـيـه مـن الـمـصائب فأقوٰى
أسبابِها هذه الأحزابُ.فالحاصل أنا
لا نـرمـى السـلـطان بلائمةٍ، ولا
نـذكـره إلا بـمـدح ومـحـمـدة
ونـدعو أن يهَب الله له أزيدَ مِن هذا
عِـلْـمَ دقـائق السلطنة.ويقطع مادّة
التـغـافـل مـن أركانه وينفخ فيهم
روح التقيظ والـجـلادة. ويهَب له

بقیہ ترجمہ۔اور ہم اُس کے جن امور کو سمجھ نہیں پائے ہم
اُن کی تاویل کرتے ہیں۔اور اعمال کا دارومدار نیتوں
پر ہے اور انہیں پر جزا سزا اور پاداش کا دارومدار
ہے۔اور ہم دیکھتے ہیں کہ اس کے ہاتھ سے بہت سی
نیکیاں جاری ہیں اور وہ خَادِمُ الْحَرَمَین بھی ہے۔
اور ان دو آنکھوں (مقامات مکّہ و مدینہ) کی برکت
سے اللہ تعالیٰ اس کی آنکھوں کو روشن کرے۔اُس کی
مملکت میں دین اور دین کے حامیوں کے لئے بہت
سے وظائف مقرر ہیں۔پس اُس کے اقبال،عظمت
اور عزت کا یہی سبب ہے۔مگر ہم نے دیکھا اور
مشاہدہ کیا ہے کہ اس کی حکومت کے بعض ارکان
خائن ہیں ۔(اس میں) کوئی شک باقی نہیں رہا۔
﴿۹۵﴾ جب کبھی اُس پر کوئی مصیبت آئی تو اس کا سب سے
بڑا سبب یہی گروہ ہوگا۔پس حاصلِ کلام یہ ہے کہ ہم
سلطان کو ملامت کا نشانہ نہیں بناتے۔اور صرف مدح
وتعریف سے ہی اُس کو یاد کرتے ہیں۔اور ہم دعا
کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُسے سلطنت کے دقیق امور
کا اس سے بھی زیادہ علم عطا فرمائے۔اور اُس
کے اراکین سے غفلت کا مادہ ختم کردے۔اور اُن
میں ہوشیاری اور چستی کی روح پھونک دے۔

يُـغـرّبـون و أخـرى يشرّقـون كـالـغـراب، ويـنسـون ممالكهم لـفَـرَطِ الـلَّهَـجِ بـالشهـوات.
﴿۹۵﴾ وإذا دعتُهـم وزرآؤهـم لـفـصـل بعض المهمّات، فيتعلّلون بعَسٰى ولـعـلَّ لعدم المبالات و يعيشون
﴿۹۶﴾ كـالسكـارٰى لَا طِـلْـعَ لهم عمّا شـانَ و زانَ، ولا يبـالـون أمـورَ الـحـلّ والـعـقـد ولايـفـارقـون الـنسـوان، و لايـخـرجـون مـن مـغارة و إنْ اغتـالهم عدوٌّ على

مغرب کا رُخ کرتے ہیں اور کبھی مشرق کا۔ اور شہوات کی حرص کی زیادتی کے باعث وہ اپنے ملکوں کو فراموش کر دیتے ہیں۔ اور جب ان کے وزراء انہیں بعض مہمات کے فیصلے کے لئے بلائیں تو لاپروائی کی وجہ سے لیت ولعل سے کام لیتے ہیں۔ وہ مدہوشوں کی طرح زندگی گزارتے ہیں۔ انہیں نیک و بد کی کوئی خبر نہیں ہوتی۔ اور معاملاتِ حل وعقد کی کوئی پرواہ نہیں کرتے اور نہ عورتوں سے جدا ہوتے ہیں۔ اور نہ غار سے باہر آتے ہیں خواہ دشمن انہیں غفلت میں پا کر قتل کر دے۔

بقية الحاشية. عزمًا وهمّة كما يليق لهذه المرتبة التى هى ظِلُّ الحضرة. و قد جرتْ عادة الله بأن غضبه يحلّ على الغافلين كما يحلّ على المجرمين. ويُسقَون من كأس واحدة من رب العالمين. و لا نريد أن نتكلم أكثر من هذا فى هذا السلطان. وقد بلغتْنا أخبار فى بعض عمائد دولته فنخفيها تحت ذيل الكتمان. منه

بقیہ ترجمہ۔ اور اُس کو ایسی عزم وہمت عطا فرمائے جو اُس کے مرتبہ کے شایانِ شان ہے کہ جو حضرت احدیت کا ظِلّ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی یہ عادت جاری ہے کہ اُس کا غضب غافلوں پر بھی اُسی طرح وارد ہوتا ہے جیسے مجرموں پر، اور ربّ العالمین کی جناب سے اُن سے یکساں سلوک ہوتا ہے اور ہم نہیں چاہتے کہ اس سے زیادہ اس سلطان کے بارے میں بات کریں۔ اگرچہ ہمیں اس کی حکومت کے بعض عمائدین کے بارے میں خبریں پہنچی ہیں مگر ہم ان کی پردہ پوشی کرتے ہیں۔ منہ

غَرارة . وماأهلكهم إلّا البغايا، و الغَبوقُ مع التغذّی بقلایا الجدایا. لا یتوجّهون إلی الرعایا وفصل القضایا. و قد کثرت البغایاالشِقْوة الناس فی هذا الزمان، ورُفِع رسمُ الحجاب فصِرْنَ وبالًا للشبّان، فأَمَطْنَ من الوجوه لِثامَهنّ، و من الأفواه لِجامَهن .وتری الناس ینادمونهن علی الشراب فی الأسواق، ویتعاطون کالعشّاق . وربما تسقط بَغِیٌّ مِن کثرة الخمر فی وسط السوق وممرّ الزُّمَر، فیحملها مَن عَشِقَ علیها کالحُمُر، و یمشی حاملا فی السوق کالخادمین، والناس ینظرون إلیه ضاحکین وَ لاعنین، وهو لا یبالی لوم اللائمین، فیمرّ بکلّ سِکّة بهیئةٍ معجبة و کیفیة مخزیة .العَجوزُ فی البطن و الشابّةُ علی المتن . و یبذل فی مُداوات بَغِیٍّ جُهْدَ أَسِیٍّ

اور انہیں ہلاک نہیں کیا مگر فاحشہ عورتوں اور بکرے کے گوشت کے کبابوں کے ساتھ شراب نوشی نے۔ وہ رعایا اور مقدمات کے فیصلوں کی طرف توجہ نہیں دیتے۔لوگوں کی بدبختی کی وجہ سے اس زمانہ میں فاحشہ عورتوں کی کثرت ہوگئی ہے اور پردہ کی رسم ختم ہوگئی ہے۔پس وہ (فاحشہ عورتیں) نوجوانوں کے لئے وبال بن گئی ہیں انہوں نے چہروں سے اپنے نقاب اور مونہوں سے اپنی لگام ہٹادی ہے۔اور تو لوگوں کو دیکھتا ہے کہ وہ عاشقوں کی طرح سرِ بازار اُن کی ہم نشینی میں شراب پیتے ہیں اور ایک دوسرے کو جام پیش کرتے ہیں۔اور بسا اوقات تو فاحشہ عورت کثرتِ شراب کی وجہ سے بازار کے وسط میں اور لوگوں کی گزرگاہ پر ہی گر جاتی ہے۔پھر جو اُس پر عاشق ہوتا ہے اُسے گدھوں کی طرح اٹھاتا ہے،اور نوکروں کی طرح اُسے اٹھائے ہوئے بازار میں چلتا ہے اور لوگ ہنستے ہوئے اور لعنت ملامت کرتے ہوئے اس کی طرف دیکھتے ہیں۔مگر وہ ملامت کرنے والوں کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتا۔ اور ہر کوچہ سے عجیب صورت اور رُسوا کن کیفیت میں گزرتا ہے۔ پیٹ میں شراب ہوتی ہے اور پیٹھ پر جوان عورت۔اور وہ اس فاحشہ کے علاج کے لئے طبیب کی سی کوشش صرف کرتا ہے۔وہ عورت

﴿۹۷﴾

وتشغَفه حبًّا فيكون أَسْرَها،
وتجذب إليها قواه بأسرها.
ويستعذب تعذيبَها لالتهاب
عِذارِها، ويصدّق زُورَها مخافةَ
ازورارها. يقرُب بها وَشْكَ
الرَّدىٰ، ولا ينتهج سبلَ الهدىٰ.
ويتلاشى الصحّةُ، ويختلّ البنيةُ،
ويترُك عقيلتَه لها، و إن التهبت
أحشاؤها بالطَّوىٰ. ومن علامات
القيامة كثرة العاهرات وقلّة
الصالحات، وإعلان الفسق
والفجور وعدم المبالاة. فلا
شكّ أن هذاالزمانَ زمانُ هذه
السيئات، ولايتّعظ أحد بما نابَ
الناسَ من الوباء والقحط
و غيرهما من الآفات، ولا يتذكرون
ما دهَمهم من أنواع المصائب
وآلوان النوائب، وتجلّت لهم ﴿٩٨﴾
العِبَرُ فلا يعتبرون فهذا
من العجائب. يحاربون الله
ولا يجنَحون للسلم، ولا يتخذون
سبل الصلاح والتُؤدة والحلم.

اُس کے دل میں گھر کر جاتی ہے پس وہ اس کا اسیر ہوجاتا ہے۔ اوراس کے قویٰ کلیۃً اس کی طرف کھنچے چلے جاتے ہیں۔ اُس کے رُخسار کی سرخی کی وجہ سے اس کی طرف سے پہنچنے والی تکالیف شیریں سمجھتا ہے اوراس کے آنکھیں پھیر لینے کے خوف سے اُس کے جھوٹ کی بھی تصدیق کرتا ہے اُس کی قربت سے وہ ہلاکت کے قریب پہنچ جاتا ہےاور ہدایت کی راہوں پر نہیں چلتا۔صحت برباد ہوجاتی ہے اوراس کے وجود میں خلل آجاتا ہے۔ اس (بازاری عورت) کے لئے وہ اپنی بیوی کونظر انداز کر دیتا ہے،خواہ بھوک کی وجہ سے اس (بیوی) کا اندرونہ جَل رہا ہو، بدکار عورتوں کی کثرت، نیک عورتوں کی قلت،فسق وفجور کا اظہار کرنا اوراس کی پرواہ تک نہ کرنا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔پس کوئی شک نہیں کہ یہ زمانہ انہیں برائیوں کا زمانہ ہے۔لوگوں کو جو وبا،قحط وغیرہ آفات پہنچی ہیں ان سے بھی کوئی نصیحت حاصل نہیں کرتا،اورنہ وہ اُن پر جو انواع و اقسام کی مصیبتیں اورطرح طرح کے حادثات ٹوٹے ہیں اُن کو یاد کرتے ہیں۔ یہ بڑی عجیب بات ہے کہ اُن پر کئی نشانِ عبرت ظاہر ہوئے لیکن وہ عبرت حاصل نہیں کرتے۔ وہ اللہ سے لڑائی کرتے ہیں اورصلح کی طرف مائل نہیں ہوتے۔اور نیکی ،ٹھہراؤ اورحلم کے راستے اختیار نہیں کرتے۔

والسرّ فی صدور هذه المعاصی والخطیّات، أن الناس قد غفلوا عن اللّٰه جلیل الصفات. ونسوا یوم المکافات، وکفرت القلوب بوجود ربّ الکائنات. ثم اختلفت الذنوب باختلاف الدواعی والأسباب، وحدَث کلّ ذنب بمناسبة المحرِّك والجذّاب. فمَن أُصلِیَ ببلیّةِ مجاعة، اضطرّ إلی طَرٍّ وسرقة، ومَن ثقُل حاذُه بعیالٍ و دَینٍ، اضطرّ إلی تخلُّفِ وعدٍ واحتیالٍ ومَینٍ، ومَن أصبا قلبَه حسنُ جاریة من الغِید، اضطرّ إلی خائنة الأعین وتنجیس العَین بالتعوید، ونقضِ التوبة والعهد والمواعید. فکذالك فرّط فی جنبِ اللّٰه کلُّ أحدٍ من الفاسقین و الفاسقات، بتحریك من التحریکات. ثم إنّ للصُحبة والمُقانات تأثیراتٍ، وفی مجالس السوء سموم وآفات،

اور ان گناہوں اور خطاؤں کے صادر ہونے کا راز یہ ہے کہ لوگ جلیل القدر صفات والے خدا سے غافل ہیں اور جزا سزا کے دن کو بھول گئے ہیں۔ اُن کے دل رَبِّ کائنات کے وجود کے منکر ہوگئے ہیں۔ پھر محرکات و اسباب کے اختلاف کی وجہ سے گناہ بھی مختلف اقسام کے ہوگئے ہیں اور ہر گناہ اپنے محرک اور سبب کی مناسبت سے پیدا ہوتا ہے۔ پس جو کوئی بھوک کی آزمائش میں گرفتار ہے وہ جیب تراشی اور چوری کرنے پر مجبور ہوگیا، اور جس کی عیال داری اور قرض کے بوجھ سے کمر جھک گئی ہے وہ وعدہ خلافی، حیلہ سازی اور جھوٹ بولنے پر مجبور ہوگیا، اور جس کا دل نازک بدن عورتوں میں سے کسی لڑکی کے حسن پر فریفتہ ہوجائے وہ آنکھوں کی خیانت اور آنکھ کو گندہ کرنے کی عادت اور توبہ شکنی، عہد شکنی اور
﴿۹۹﴾ وعدے توڑنے پر مجبور ہوجاتا ہے۔ اسی طرح ان بدتحریکات میں سے کسی ایک کی وجہ سے فاسق مردوں اور عورتوں میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کے احکامات میں کوتاہی کرتا ہے، پھر صحبت اور میل ملاپ کی اپنی تاثیرات ہیں۔ بدی کی مجالس میں زہریں اور آفات ہیں۔

ومــن استــحــكـمَ شــرُّه مــن الــمـخـالـطـات، فلا يُرجى بُرُؤُه إلـى وقـت الـوفـاة. ومَن ضعف وهـرم فـى الشـر فشـرُّه قويٌّ، وشَيبُـه عـصـيّ، ولا يُـصـلِح قلبَه أسـيّ و لا فـلسفيّ، ويموت على الـخبث ولا يـنـزِع عن الغيّ، و لا يـفـيء مَنُشَرُه إلى الطَيّ . فـإنه وافـاه الشيـبُ الـمعـكّس فـما كــان لــه نـذيـرًا، وولّـى العيشُ الـنـضيـر فـما خاف تافهًا نذيرًا. بـل زاد ميلانًـا إلـى أموال الدنيا وعَـقـارهـا، وضِـيـاعها ونُضارها. وحـدائقهـا وثـمـارهـا، وسكنِها وسـكـيـنتهـا، وزَهْرِهـا وزينتهـا. والــمـوت وقف عـلـى رأسـه، وقـرُب وقت نُعاسه، ومع ذالك يــودّ أن يـكـون لــه كـلُّ مـا فـى الأرض مـن الـخـزائـن والدفـائن والـعـلـوم والـفـنـون، والبلاد والـحـصـون، والبحار و العيو ن. ﴿۱۰۰﴾ و الأفراس والدواب، والمحامد

اورجس شخص کی بدی اس قسم کے میل جول سے مستحکم ہوجائے تو وفات کے وقت تک اُس کی بہتری کی کوئی امید نہیں۔اور جو برائی کی حالت میں کمزور اور بوڑھا ہوگیا تو اس کا شر بھی قوی ہوتا ہےاوراس کا بڑھاپا سخت نافرمان ہوتا ہے اوراس کے دل کی اصلاح نہ طبیب کرسکتا ہے اور نہ ہی فلسفی۔وہ خباثت پرہی مرجاتا ہےلیکن گمراہی سے دستکش نہیں ہوتا۔اوراس کا (بد) نامہء اعمال لپٹنے میں نہیں آتا۔کیونکہ اُس کو بدترین بڑھاپے نے آلیا ہے اور اسے کوئی ہوشیار کرنے والانہیں ہے، اور خوشحال زندگی منہ موڑ چکی ہے اور جو تھوڑی باقی ہے اُس کا اُسے کوئی خوف نہیں بلکہ دنیا کے اموال،اُس کی جائداد،اُس کی جاگیریں،اُس کے سونے،اُس کے باغوں،اُس کے پھلوں،اُس کا مسکن،اُس کی سکینت ،اُس کے پھول اوراُس کی زینت کی طرف اُس کا میلان بڑھ گیا۔جبکہ موت اُس کے سر پر کھڑی ہےاوراُس کی نیند (یعنی موت) کا وقت قریب آپہنچا ہے۔بایں ہمہ وہ چاہتا ہے کہ زمین میں موجود ہر چیز خزانے اور دفینے ،علوم اور فنون،شہر اور قلعے، دریا اور چشمے،گھوڑےاور چارپائے،محامداوراَلقاب،

و الألقاب، و تدابير الدنيا وعلم بواطنها، وحِكم الصنائع وأسرارها ومواطنها، وفتوح الغيب، وعلاج الشيب، ونسخة الكيمياء، والعزائم المهلكة للأعداء، والأدوية المطوِّلة للحياة، و أعمال الحُبّ والتسخيرات. ثم إنّ بعض العقائد مولِّدة للسيئات، ومؤكِّدة لخبثِ العادات، كما أن مُشركی الهند جوّزوا النِّيُكَ علی سبيل الحرام عند عدم الولد الذَّكر والطمع فی هذا المرام، فَيُرغِّبون نساءَهم فی اتخاذ الأخدان، لعلّ ولدًا يحصل به ولو بنيوكٍ كثيرة إلٰی برهة من الزمان. ويسمّون هذا العمل نَيوگًا.☆ وكان

دنیا کی تدابیر اور اس (زمین) کے مخفی رازوں کا علم اُس کو حاصل ہوجائے، نیز صنعتوں کی حکمتیں اور ان کے اسرار اور مقامات، انکشافاتِ غیب، بڑھاپے کا علاج اور کیمیا گری کا نسخہ، دشمنوں کو ہلاک کر دینے والے عزائم، عمر بڑھانے والی ادویات اور عملیاتِ محبت و تسخیر (جنّات)، سب کے سب اس کے ہوجائیں۔ پھر بعض عقائد ایسے ہیں جو بدیوں کو جنم دینے والے ہیں اور عادتوں کی خباثت کو مستحکم کرنے والے ہیں جیسا کہ مشرکین ہند نے نرینہ اولاد نہ ہونے کی صورت میں اس مقصد کے حصول کی حرص میں حرامکاری کے طریق پر بدکاری کو جائز قرار دیا ہے۔ پس وہ خود اپنی بیویوں کو پوشیدہ دوست بنانے کی ترغیب دیتے ہیں۔ تا کہ اس کے ذریعہ بچہ حاصل ہو جائے۔ خواہ ایک عرصے تک کثرت سے بدکاری کرنے کے بعد ہی ہو۔ اور وہ اس عمل کو ''نیوگ'' کا نام دیتے ہیں۔ اور

☆ الحاشية. اعلم انّ لفظ النيوك قد اُخذ من النَيُك اشارةً الی كثرة الجماع. فان النيوك جمع النَيُك. والجمع يدل علی الكثرة و الاجتماع. منه

ترجمہ ۔ واضح ہو کہ نیوگ کا لفظ ''نَیُك'' سے اخذ کیا گیا ہے۔ جو کہ کثرت جماع کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کیونکہ نیوگ نَیُك کی جمع ہے اور جمع کثرت پر دلالت کرتی ہے۔ منه

بـالـحـرِیِّ أن يسمّى بَوُكًا. و قد
أُكِّـدَ فـی هذا الزمان لهذا العمل
﴿۱۰۱﴾ الـقبيح، وحثّوا عـليـه ورغبوا فيه
بـالتصـريـح، وبـما أدخلوا هذه
الأبـاطيـل فی الاعتقاد، اضطرّوا
إلی أن يُروّجوها و يرقُبوا مواقعَها
رِقْبَةَ أهـلّةِ الأعيـاد. وكـذالك
شـاع فـی بعض المسلمين بعضُ
الـعـقـائـد الـفـاسدة، ورُوّجـتْ
كـرواج الأمتعة الكاسدة، فمنها
أنهـم يـقولون إن المهدی يخرج
علی الناس من المغارة، ويأخذ
الـمـنـكـريـن عـلـی الغَـرارة،
والـمسيـح يـنـزل من السماء،
ومـعـه مـلائكة حضرة الكبرياء،
ثـم يُـحيـی الشيخان والآخرين
مـن الأعـداء، فيقتلهما المسيحُ
والـمـهـدیُّ بأشدّ الإيذاء. ويومئذ
يُـعطَی لـكلّ من كان من الفِرق
الإمـاميّة الـجـنـاحـان كـجناحَی
الـصـقـر بـما أكلوا لحم صَحْبِ
الـنبـیِّ بـالـغِيبة، فيطيرون إلی

مناسب تو یہ تھا کہ اس کا نام ”بوگ“ (یعنی گدھا گدھی کا ملاپ) رکھا جاتا۔ اس زمانہ میں اس قبیح عمل کی بہت تاکید کی جاتی ہے اور اعلانیہ اس پر تحریص و ترغیب دلاتے ہیں۔ چونکہ انہوں نے ان امور باطلہ کو اپنے اعتقاد میں داخل کر لیا ہے وہ اس کو رواج دینے پر اور عید کے چاندوں کے انتظار کی طرح ان کے مواقع کی تاک میں رہنے پر مجبور ہیں۔ اسی طرح بعض مسلمانوں میں بھی بعض فاسد عقائد راہ پا گئے ہیں۔ اور حقیر متاع کے رواج کی طرح رواج پا گئے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ مہدی لوگوں کے سامنے غار سے نمودار ہوگا۔ اور منکروں کو غفلت کی حالت میں پکڑ لے گا، اور مسیح آسمان سے نازل ہوگا، اور اس کے ساتھ خدائے کبریا کے فرشتے ہوں گے۔ پھر (نعوذ باللہ) شیخین (یعنی حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما) اور دشمنانِ (اہلِ بیت) میں سے دیگر کو زندہ کرے گا۔ پس (نعوذ باللہ) مسیح اور مہدی ان دونوں کو سخت اذیت کے ساتھ قتل کریں گے۔ اور اُس دن ہر فرد کو جو امامیہ فرقوں میں سے ہے عقاب کے پَروں کی طرح دو پَر عطا کئے جائیں گے۔ کیونکہ انہوں نے غیبت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا گوشت کھایا۔ پس وہ مسیح کے استقبال کے

السماء لاستقبال المسيح كالملائكة، ثم يبتّكون أعناق كلّ مَن كان من أهل السُنّة، بما كانوا يُكرِمون صحابة خيرِ البريّة. وبما كانوا يعادون الشيعةَ، وّلا يدخُلون فی هذه الفرقة المعصومة المطهّرة، ويومئذ لا يسلَم مِن أيديهم ولايبقى حيًّا على ظهر الأرض إلا مَن فضَّل على جميع الناس عليًّا، وحسِبه وصيًّا. ولأمراض الناس أسيًّا، وآمنَ بخلافته الحقة من غيرِ فاصلة. ولعَن الصحابةَ كلّهم إلا قليلًا الذين كانوا زهاءَ خمسة. وكذالك انتصب أهل الحديث لإزراء الحنفيّة والشافعيّة والمالكيّة والحنبليّة، وجهّل بعضُهم بعضًا، وقاموا للتخطية و قال النصارىٰ إنا نحن على الحق الصريح، ولا تنجو نفسٌ إلا بدم المسيح، وسينزل المسيح مع الملائكة المقرّبين،

لئے فرشتوں کی طرح آسمان کی طرف اڑیں گے پھر اہل سنت والجماعت کے ہر فرد کی گردن کاٹیں گے۔ کیونکہ وہ خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی عزت وتکریم کیا کرتے تھے۔ نیز شیعوں سے عداوت رکھا کرتے تھے اور وہ اس
﴿۱۰۲﴾ پاک معصوم مطہر فرقہ میں داخل نہیں ہوئے تھے۔ اُس دن اُن کے ہاتھوں سے کوئی سلامت نہیں رہے گا اور نہ روئے زمین پر کوئی زندہ بچے گا سوائے اُس کے جس نے تمام لوگوں پر علیؓ کو فضیلت دی۔ اور آپ کو وصی مانا اور لوگوں کی امراض کے لئے طبیب سمجھا۔ اور آپ کی خلافت حقہ بلافصل پر ایمان لایا۔ اور (نعوذ باللہ) سوائے چند جو لگ بھگ پانچ افراد کے ہیں باقی تمام صحابہؓ پر لعنت کی۔ اس طرح اہلِ حدیث بھی حنفیوں، شافعیوں، مالکیوں اور حنبلیوں کی عیب گیری کرنے لگ گئے۔ اُن میں سے بعض نے بعض کو جاہل قرار دیا اور دوسروں کو خطا کار ثابت کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور عیسائی کہتے ہیں کہ ہم واضح حق پر ہیں اور بجز مسیح کے خون (پر ایمان لانے) کے کوئی نفس نجات نہیں پائے گا اور عنقریب مسیح مقرب فرشتوں کے ہمراہ نازل ہوگا۔

فهناك يأخذ المسيح كلَّ من كفَر بألوهيته و يذبحه كالقصّابين. و يومئذ لا يخلُص أحدٌ إلّا من آمن بالكفّارة، ومن آمنَ فنجا ولو كان عبدًا للنفس الأمّارة. وقال الذين أشركوا مِن براهمة هذه الديار، إن الدين ديننا والباقون كلهم وقود النار. فالحاصل أن الناس يمتحنون عيدانهم لقَعْضٍ، ويموج بعضهم في بعضٍ. ويصارعون ويتجاذبون ويُرعِلون في كل رفع وخفض، وقد شمّروا عن ذراعيهم لِهَشٍّ ونَفْضٍ. وترى طوفان لم يُرَ مثله من آدم إلى هذا الزمان، وترى الناسَ كمصارعين في ذالك الميدان. وكتبوا رسائل وكتبًا لا تُعَدّ ولا تحصى، وجاءت كقطرات البحر وحَصاة البرّ والحصا وقد اجتمع جميعهم صائلين على الإسلام، وأجمَروا ﴿۱۰۳﴾

پس تب مسیح ہر اُس شخص کو پکڑے گا جس نے اس کی الوہیت کا انکار کیا ہوگا اور اُسے قصابوں کی طرح ذبح کرے گا۔ اور اس دن کوئی نجات نہیں پائے گا سوائے اُس کے جو کفارہ پر ایمان لایا۔ اور جو ایمان لے آیا تو وہ نجات پا گیا خواہ نفس امّارہ کا غلام ہی کیوں نہ ہو۔ اور اِس ملک کے مشرک ہندو کہتے ہیں کہ حقیقی دین تو ہمارا دین ہی ہے۔ باقی سب تو آگ کا ایندھن ہیں۔ پس حاصل کلام یہ کہ لوگ خَم ڈالنے کے لئے اپنی اپنی شاخوں کا امتحان لے رہے ہیں۔ اور ایک دوسرے پر چڑھائی کر رہے ہیں۔ اور ہر بلندی اور پستی میں ایک دوسرے کو پچھاڑ رہے ہیں، کھینچ رہے ہیں اور نیزہ زنی کر رہے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو گرانے اور جھاڑنے کے لئے آستینیں چڑھائے بیٹھے ہیں۔ اور ایک ایسا طوفان ظاہر ہوگیا ہے جس کی مثال آدم سے لے کر اس زمانہ تک نظر نہیں آتی۔ اور تو اس میدان میں لوگوں کو باہم کُشتی کرنے والوں کی طرح دیکھتا ہے۔ انہوں نے اتنے رسائل اور کتابیں لکھیں جن کا شمار ممکن نہیں۔ اور وہ دریا کے قطروں، خشکی کے کنکروں اور سنگریزوں کی طرح لاتعداد ہوگئی ہیں۔ وہ سب اسلام پر حملہ آور ہوتے ہوئے اکٹھے ہوگئے ہیں اور

علی استیصاله بالجهد التام، ورموا مِن قوس واحد لجرحِ دينِ خير الأنام، فإنه ناوأ دينهم فی سائر العقائد والأحكام، وما بقی لدیننا حمایةٌ إلا حماية الكريم العلّام، وضاقت علينا الأرض لتضايُق الأيام. فاقتضت غيرةُ اللّٰه أن يحكم بينهم ويُنزِل أمره بالحق، ويُرِی آية لالتيام القمر المنشقّ، ويضع الحرب ويؤيّد دينه بالنور، ويجمّر جيشَ آياتِه بالثغور. فإن الأقوام جاء وا جُمارَی، وتراهم من النَهمة كسكاری وما هم بسكاری، وصار الدين فی أيديهم كأساری. وإن اللّٰه رأی أعداء ه أهلَ منعةٍ وشدّة، وتظاهرٍ وجَمْرة، وجِدَةٍ وثروة. ومكرٍ وحيلة، وجَلادةٍ وهمّة، وإيجادٍ وصنعة، وتجربةٍ فی المِراء ومعرفة، واستقلالٍ وتُؤدة، وتيقّظٍ فی الحيل وبصيرة، ووجد

پوری کوشش سے اس کی بیخ کنی کے لئے متفق ہو گئے ہیں۔ اور حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو زخمی کرنے کے لئے ایک ہی کمان سے اُن سب نے تیر پھینکے۔ کیونکہ اسلام نے ہی ان کے دین کے تمام عقائد اور احکامات میں مخالفت کی۔ سوائے خدائے کریم وعلیم کی حمایت کے ہمارے دین کے لئے اور کوئی حمایت باقی نہ رہی۔ اور تنگیٔ ایام کی وجہ سے زمین ہم پر تنگ ہوگئی۔ پس اللہ تعالیٰ کی غیرت نے تقاضا کیا کہ ان کے درمیان فیصلہ کرے اور اپنے امر کو حق کے ساتھ نازل کرے۔ اور پھٹے ہوئے چاند کو جوڑنے کے لئے نشان دکھلائے، اور جنگ کو ختم کرے اور نور سے اپنے دین کی تائید کرے اور اپنے نشانات کے لشکر کو سرحدوں پر جمع کرے۔ کیونکہ تمام قومیں متحد ہو کر مقابلہ کے لئے آئی ہیں، اور تو انہیں شدتِ حرص میں بدمستوں کی طرح پاتا ہے حالانکہ وہ مدہوش نہیں ہیں۔ دین ان کے ہاتھوں میں قیدیوں کی طرح ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے دشمنوں کو دیکھا کہ بہت مزاحمت کرنے والے اور خوب مضبوط ہیں۔ اور ایک دوسرے کی مدد کرنے والے اور سخت حملہ کرنے والے اور صاحب مال و دولت، مکر اور حیلہ کرنے والے، چالاکی اور ہمت والے صاحب ایجاد وصنعت، خصومت میں تجربہ کار اور ماہر اور مستقل مزاج اور تحمل والے اور حیلوں میں دور اندیش اور بیدار مغز ہیں

﴿۱۰۴﴾

المسلمين غافلين ووجد فيهم رِخوةً وضعفًا وقلّةَ المعلومات، والانهماك في الدنيا وعدمَ المبالاة، وقصورَ الهِمم واختلال النيّات، ورأى الدّينَ منفردًا ﴿۱۰۵﴾
كالغرباء، فأَعَدَّ ما يمكّنه من العلوم والآيات في السماء، كما أُعِدّت الحِيَل و المكائد في الغبراء، مخلوطةً بالأهواء، وبعَث رجلا من عنده واصطفاه من عرشه، ونفخ فيه من روحه، ترحّمًا على الضعفاء أتعجَبون ولا تشكرون، وإلى هيئة الزمان لا تنظرون، وفي قول اللّٰه ورسوله لا تفكّرون، وتضحكون ولا تخافون، وترون آيات اللّٰه ثم تمرّون كأنكم لا تؤانسون. أما خُسِف القمر والشمس وجُمِعَا في رمضان؟ أما مضت على رأس المائة مُدّةٌ قريبا من خُمُسِها وصدَق رسول اللّٰه وما مان؟ فأَرُوني مجدِّدًا

اور مسلمانوں کو اُس نے غافل پایا۔ اور اُن میں سُستی، ضعف اور معلومات کی قلت، دنیا میں مستغرق، لاپرواہی، کم ہمتی اور نیتوں کا بگاڑ مشاہدہ کیا۔ اور اُس نے دین کو پردیسیوں کی طرح تنہا پایا۔ پس اس نے آسمان پر ایسے علوم اور نشانات تیار کئے جو دین کو تمکنت بخشیں۔ جیسا کہ زمین پر حیلے اور مکر تیار کئے گئے تھے جو ہوائے نفس سے مخلوط تھے، اُس نے کمزوروں پر رحم کرتے ہوئے اپنی طرف سے ایک شخص مبعوث کیا اور اپنے عرش سے اُسے برگزیدہ بنایا اور اُس میں اپنی روح پھونکی۔ کیا تم تعجب کرتے ہو اور شکر نہیں کرتے اور زمانہ کی حالت کی طرف نہیں دیکھتے اور اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فرمان پر غور وفکر نہیں کرتے۔ اور ٹھٹھا کرتے ہو اور خوف نہیں کرتے۔ تم اللہ تعالیٰ کے نشانات دیکھتے ہو اور پھر ایسے گزر جاتے ہو گویا تم ان سے بالکل ناآشنا ہو۔ کیا چاند اور سورج کو گرہن نہیں لگا اور یہ دونوں (گرہن) رمضان میں اکٹھے نہیں ہوئے؟ کیا صدی کے سر (آغاز) سے قریباً پانچواں حصہ گزر نہیں چکا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو سچ فرمایا تھا اور جھوٹ نہیں کہا تھا۔ اگر میرے علاوہ کوئی اور مجدد ہے تو مجھے دکھاؤ؟ کیا تم اللہ اور اس کے

مِن دونی إنْ کان. أتکذّبون قولَ اللّٰہ ورسولہ ولا تصدّقون البیان، ولا تخافون المقتدر الدَیّان. أیہا الأعزّۃ إن الزمان قد فسد مِن کل جھۃ وجنب، وأحاط الناسَ کلٌّ نوعِ جرم وذنب. قد کثرت البدعات والرذائل، وقلّت الأخلاق الفاضلۃ و الشمائل، وصار صدقُ الحدیث کالکبریت الأحمر، والإخلاصُ فی التذکیر أَشَقَّ السِیَرِ، وتعوّدَ الناس تتبُّعَ العثرات وکتمانَ المکارم والحسنات، وکفرانَ الصنیعۃ و إدحاض الموَدّات ، و عقوقَ الوالدین والوالدات، ومالَ الخواطرُ إلی المَصاف من المصافات، وفسخوا عھود المحبۃ و المؤاخاۃ، واختاروا ما یباین الورع وسِیَرَ التقاۃ. یتمایلون علی النساء مِکْلافین، ولا یحبّون اللّٰہ أحسن المحبوبین.

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو جھٹلاتے ہو اوران کے بیان کی تصدیق نہیں کرتے۔ کیا تم قادر اور جزا سزا دینے والے خدا سے نہیں ڈرتے۔ اے عزیزو! زمانہ ہر ایک جہت اور ہر ایک پہلو سے خراب ہوگیا ہے۔ اور لوگوں کو ہر قسم کے جرم اور گناہ نے گھیر لیا ہے۔ ﴿۱۰۶﴾ بدعات اور رذیل کاموں کی کثرت ہوگئی ہے اور اخلاق فاضلہ اور صفات حمیدہ کم ہوگئی ہیں۔ راست گوئی کبریتِ احمر کی طرح نایاب ہوگئی ہے۔ اور اخلاص کے ساتھ نصیحت کرنا سب سے مشکل خُلق ہوگیا ہے۔ دوسروں کی لغزشوں کی تلاش، خوبیوں اور نیکیوں کو چھپانا ، احسان فراموشی کرنا ، دوستیوں کو توڑنا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنے کولوگوں نے عادت بنا لیا ہے۔ دل سچی دوستی کی بجائے جنگ کی طرف مائل ہیں۔ انہوں نے محبت اور بھائی چارہ کے عہد کو توڑا اور وہ چیز اختیار کی جو تقویٰ اور پرہیز گاری کی سیرت کے خلاف ہے۔ وہ عورتوں کی طرف دوستی اور شدت محبت سے مائل ہوتے ہیں، اور اللہ سے جو کہ سب محبوبوں سے حسین تر ہے محبت نہیں کرتے۔

كـلِـفـوا بـجَوارٍ زانيات، وأُولعوا
بـأغـانـي ومغنّيـات. وتـرى
الـمسـاجـد خـالية من ذاكرين
وذاكـرات.وطلبوا في وجوه
الـغـلـمـان لذّةً وسرورًا، وتركوا
ربّـنـا مهـجـورًا.يتكـلّـفـون
﴿۱۰۷﴾ الكُلَفَ للدنيا الدنيّة وأمورِ الرياء
و يُسنّي لهم بذلُ الأموال قَصْدَ
الأهـواء .وتـجـد كثيـرا منهـم
ضاقت صدورهم وكثر كبرهم
و غرورهم . يـضـربون نساء هم
وحَفَدتَهم عـلـى أدنى ذنب من
التـمـليـح والإمراخ، وكادوا أن
يشدِّخوهم عـلـى أن لـم يـأتوا
عـنـد الـطـعـام بـالـنُّقاخ، وربما
يـلـطـمـونهم عـلـى أن المَباءة
ماكُسحتْ أو الزرابيَّ ما بُثّثتْ،
أو الـنـمـارقَ مـا صُـفِّـفـتْ.
و يـكـلَحون ويعبِسون ويصلُقون،
ويـصـرخـون كـأنهم يموتون.
ويـرفـعـون الأصـوات ومـن
الـغـضـب يـرتعدون .و يَدُعّون

وہ زانی لڑکیوں کے دلدادہ ہیں اور گانوں اور گانے والیوں پر فریفتہ ہوگئے ہیں۔تو دیکھتا ہے کہ مساجد ذکر کرنے والے مردوں اور ذکر کرنے والی عورتوں سے خالی ہیں۔ وہ نوخیز لڑکوں کے چہروں میں لذت وسرور تلاش کرتے ہیں۔اور ہمارے رب کو انہوں نے مہجور چھوڑ دیا ہے۔ وہ اس حقیر دنیا اور ریا کاری کے امور کے لئے مشقتیں برداشت کرتے ہیں۔اپنی خواہشات کے قصد نے مال خرچ کرنا اُن کے لئے آسان کر دیا ہے۔تو اُن میں سے بہتوں کو پائے گا کہ اُن کے سینے تنگ ہوگئے ہیں۔اور اُن کا کبر اور غرور بڑھ گیا ہے وہ اپنی بیویوں اور خادموں کو زیادہ نمک ہونے اور آٹے کے پتلے ہونے جیسے معمولی قصوروں پر مارتے ہیں۔قریب ہے کہ وہ اُن کے سر پھوڑ دیں محض اس بات پر کہ وہ کھانے کے وقت ٹھنڈا شیریں پانی کیوں نہیں لائے۔اور بسا اوقات انہیں صرف اس بات پر طمانچے مارتے ہیں کہ (ان کی) جائے سکونت پر جھاڑو نہیں دیا گیا یا قالین نہیں بچھائے گئے۔ یا تکیے صف بہ صف نہیں رکھے گئے۔اور وہ تیوری چڑھائے ہوئے ہوتے ہیں۔ منہ بسورے ہوئے دانت پیستے ہیں اور ایسے چلّاتے اور چیختے ہیں گویا کہ وہ مرا چاہتے ہیں۔ وہ آوازیں بلند کرتے ہیں اور غصہ سے کانپنے لگتے ہیں۔ وہ

المساكين و كالكلاب يُخسِئون، وإذا اضطرّوا إليهم لغرض فيخلبون ولا يُخلصون .وإنْ بطأ خادم في مجيئه فيضربون حتى يقرُب الحَيْنَ، ويعاقبون بأنّى و أينَ .ويأكلون الخدّامَ إن لم يُحضِروا الطعام على أوقاته، ويمتحنون اللحم ويُجنّبون على إيهاتِه. ويُبْذِءُون خادمًا عاقلا إنْ كان لا يتعوّد الظلم والجورَ، ويبسَأون بظالم وإن كان يشابه الثورَ. يظلمون أرامل وإن كنّ قريبًا منهم ومن جيرانهم، أو قريبةً و من بنات إخوانهم .وإن كان لأحد منهم أخ أو أخانِ جائعَين، فلا يُلقِمهما لقمةً كالإخوان. وإنْ يَّرىٰ أنهما قريب من الموت ولدَغهما الجوع كالثعبان. وإنْ جاءت عاهرة فيبتدر فَتْحَ الباب، و يتلقّاها بالتَرحاب. و ما كان لجار أن يحلّ ذَراه ويتلمّظ بقِراه، وإن

مسکینوں کو دھکے دیتے ہیں اور انہیں کتوں کو دھتکارنے کی طرح دھتکارتے ہیں۔ اور جب وہ کسی غرض کے لئے ان (مسکینوں) کے محتاج ہو جائیں تو فریب کاری سے کام لیتے ہیں لیکن اخلاص نہیں رکھتے، اور اگر خادم آنے میں دیر کر دے تو وہ اسے مارتے ہیں یہاں تک کہ وہ موت کے قریب پہنچ جاتا ہے۔ اور انہیں سزا دیتے ہیں کہ تم کہاں تھے کدھر تھے۔ وہ نوکروں کو کاٹ کھاتے ہیں اگر وہ کھانا وقت پر حاضر نہ کریں۔ وہ گوشت کا معائنہ کرتے ہیں اور اس سے (ذراسی) بُو آنے پر پسلیاں توڑ دیتے ہیں۔ عقلمند خادم اگر ظلم و جور کا عادی نہ ہو، تو اسے گالیاں بکتے ہیں۔ اور ظالم سے اُنس رکھتے ہیں خواہ وہ بیل سے مشابہ ہو۔ وہ بیواؤں پر ظلم کرتے ہیں خواہ وہ اُن کی قریبی اور پڑوسی ہوں یا اُن کی قرابت دار اور ان کے بھائیوں کی بیٹیوں میں سے ہوں۔ اور اگر اُن میں سے کسی کا ایک یا دو بھائی بھوکے ہوں تو ان کو بھائیوں کی طرح ایک لقمہ بھی نہیں دیتا خواہ وہ یہ دیکھ رہا ہو کہ وہ دونوں موت کے قریب ہیں۔ اور بھوک نے انہیں سانپ کی طرح ڈس لیا ہے۔ اور اگر کوئی زانیہ عورت آ جائے تو دروازہ کھولنے کے لئے لپکتا ہے اور مرحبا کہتے ہوئے اسے ملتا ہے لیکن کسی ہمسائے کی یہ مجال نہیں کہ اُس کے صحن میں اُترے

﴿۱۰۸﴾

قطّعه الجوع بمُداه. يتجشّم لأجل الأكابر أُكُلًا، ويُهيّأ لهم كلّ ما يؤكل ولا يراهم على نفسه كَلًّا بل يجمع لهم من جميع الألوان ما كلَ، وإنْ هاضت الآكلَ. ويسوم التكليفَ في سبل الرياء. ولا يُعطى السائلَ ما حضر من العَشاء. ولا ينظر بخُلقٍ سَبْطٍ إلى ذى مجاعة، ويسبّ السائلَ ويضرب إن وقف إلى ساعة، ولا يرى أن السائل جاءه فى ليل دَجى، وقصده على ما به من الوَجى، وظنّه مضيفًا يعطى رغيفًا، ويخاف ربًّا لطيفًا. فيدُعّه مِن بيته ولا يرحمه مع علمه على عدم مَوئل، وإن كان ما ذاق مُذ يومين طَعْمَ مأكل، وما يفكّر فى أن الغريب أين يذهب فى ظلام مُسبِل، وما يفعل عند تألّمٍ وتَمَلْمُلٍ. فالحاصل أن المواساة قد قلّتْ، ومصائب ﴿۱۰۹﴾

اور اُس کی مہمان نوازی سے لطف اندوز ہو خواہ بھوک اُسے اپنی چھریوں سے کاٹ رہی ہو۔ وہ بڑے لوگوں کے کھانے کے لئے تکلّف کرتا ہے اوران کے لئے ہر قسم کا کھانا مہیا کرتا ہے، اور انہیں اپنے نفس پر بوجھ نہیں سمجھتا بلکہ ان کے لئے قسما قسم کے کھانے تیار کرتا ہے خواہ کھانے والے کو ہیضہ ہی ہوجائے۔ ریا کی راہوں میں تکلیف برداشت کرتا ہے۔ اور رات کے کھانے سے جو موجود ہو سوالی کو نہیں دیتا۔ اور بھوکے کی طرف خوش خلقی سے نہیں دیکھتا۔ وہ سائل کو گالیاں دیتا اور مارتا ہے اگر وہ ایک گھڑی بھی کھڑا رہے۔ وہ یہ نہیں دیکھتا کہ سوالی اس کے پاس اندھیری رات میں آیا ہے اور اس کو جو تکلیف اٹھا کر اس کے پاس آیا ہے اور اسے ایسا مہمان نواز سمجھتا ہے جو خدائے لطیف سے ڈر کر اسے روٹی دے دے گا۔ پس وہ اسے اپنے گھر سے دھکے دیتا ہے اور یہ علم رکھنے کے باوجود کہ اس کا کوئی ٹھکانہ نہیں اس پر رحم نہیں کرتا خواہ اس نے دو دن سے کھانے کا ذائقہ نہ چکھا ہو، اور یہ بھی نہیں سوچتا کہ یہ غریب بے چارہ تاریک و تار رات میں کہاں جائے گا اور درد اور اضطراب کے عالم میں کیا کرے گا۔ حاصل کلام یہ کہ غمخواری کم ہوگئی ہے اور کمزوروں کی مصیبتیں

الضعفاء جلّتْ ، و نسى المودّةَ و صِلةَ الرحم كلُّ مَن كان فى المشارق والمغارب، وصارت الأقارب كالعقارب، ولأجل ذالك يترك مَن ساقه السَغبُ الأهلَ والدار، ويذهب أين يُذهبه الفقر و يدور كيف أدارَ، و يفصل عن القُربى بكبد مرضوضة. ودموعٍ مفضوضة، حتى لا يُعرَف أحَىٌّ فيُتوقَّع، أم أُودِعَ اللحدَ البَلْقَعَ، ويصرخ فى الغربة قائلا أين أنت يا زوجى يا ولدى. وإنّى أهلكنى الهَجْر ولكن كيف أصِل إليكم بصفر يدى. ويقول يَا أَسَفٰى علٰى وطنى ويضجر قلبه وهو يُخرِد، ولا يكون له أحد أن يرقُش حكايتَه على ما يسرُد، ثم يسعى بخبره إلى وطنه كما يسعى الأجرَد. ولا يستبطنه أحد عن مَرْتاه. ولا يُعِينه فى استضمام زوجه وفتاه، ولا يُعطى له نصَابٌ من المال.

بڑھ گئی ہیں مشرق ومغرب میں رہنے والے ہر شخص
نے دوستی اور صِلہ رحمی کو فراموش کردیا ہے۔اور رشتہ
دار بچھوؤں کی طرح ہوگئے ہیں۔اسی لئے وہ شخص ﴿۱۱۰﴾
جسے بھوک ہنکائے پھرتی ہے وہ اپنا گھر بار چھوڑ دیتا
ہے اور جدھر افلاس اُسے لے جائے اُدھر ہی چلا جاتا
ہے۔اور (افلاس اسے) جیسے گھمائے ویسے ہی گردش
کرتا ہے اور پارہ پارہ جگر اور بہتے ہوئے آنسوؤں کے
ساتھ اپنے پیاروں سے جدا ہوجاتا ہے۔ یہاں تک
کہ یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ وہ زندہ ہے، تاکہ اس
کے (لوٹنے کا) انتظار کیا جائے، یا وہ کسی خالی قبر کے
سپرد کردیا گیا ہے۔ حالانکہ وہ پردیس میں یہ کہتے
ہوئے چلّا رہا ہے کہ کہاں ہو اے میری بیوی! اور
اے میرے بیٹے! مجھے (تمہاری) جدائی نے
ہلاک کردیا ہے لیکن مَیں خالی ہاتھ کیسے تمہارے
پاس آؤں۔اور کہتا ہے ہائے میرا وطن! اور اس کا
دل تنگ ہورہا ہوتا ہے۔اور (شرم سے) بولتا ہی
نہیں۔اور اس کا کوئی بھی ایسا نہیں جو کہ اس کی
بیان کردہ حکایت لکھے پھر تیز رفتار گھوڑے کی طرح
اُس کی خبر اُس کے وطن کی طرف لے دوڑے۔
اور اُس کا پوشیدہ حالِ دل کوئی نہیں پوچھتا۔اور
کوئی اُس کو بیوی بچوں سے ملانے میں اُس کی مدد
نہیں کرتا اور نہ کوئی اُسے بقدر ضرورت مال ملتا ہے ﴿۱۱۱﴾

ليكفل زوجَه و ابنه في الحال . وقد تكون له بنت جاوزت الإعصارَ، وهي كعانسٍ في بيته وكادت أن لا تجانس الأبكارَ. فيكون هذا الرجل صيدًا لهذه الأفكار، ويموت قبل وقت الاحتضار، و يُمِرُّ في حلقه ماءٌ عذب ويتقضّى عليه عذاب. فيمشي مبهوتا كأنه مصاب. ويستدين فلا يُعطُون من المال قسطًا، وإنْ يكتُب لهم به قِطًّا. ويستَقْرِي الحيلَ ولا يجد أقواتًا، كأنه ورَد أرضًا قاطًّا . ولا يرى من حزبٍ الصُنعَ و إنْ يستنفذ في ثنائهم الوُسعَ، ولا يشاهد الطَول، ولو أطال القول، ولا يجد منهم دواء الطَوَى، وإن نشر من وَشْيِ سَمُرِهِ أو طَوَى . وكذالك يمتدّ ليله المُبير، ولا يجشُر الصبح المنير.
وتبسُط عليه ليلُه جناحًا لا تغيب ﴿۱۱۲﴾
شوائبها، ولا تشيب ذوائبها.

تا کہ وہ فوری طور پر اپنے بیوی بچوں کی کفالت کر سکے۔ بعض اوقات اُس کی بیٹی ہوتی ہے جو بلوغت کی عمر سے تجاوز کر چکی ہوتی ہے اور وہ اُس عورت کی طرح ہو جاتی ہے جس کی جوانی کی عمر اس کے (ماں باپ کے) گھر میں ہی گزر چکی ہو۔ اور قریب ہے کہ وہ کنواریوں کے مشابہ نہ رہے۔ پس ایسا شخص انہی فکروں کا شکار ہو جاتا ہے۔ اور موت کا وقت آنے سے پہلے ہی مر جاتا ہے۔ میٹھا پانی بھی اُس کے حلق میں کڑوا ہو جاتا ہے۔ اور اس پر عذاب آ جاتا ہے، پس وہ حواس باختہ چلتا ہے گویا کہ وہ پاگل ہے۔ وہ قرض مانگتا ہے لیکن لوگ اُسے مال کا ایک حصہ بھی نہیں دیتے خواہ وہ انہیں اس کی تحریر بھی دے۔ اور وہ مختلف تدبیریں اختیار کرتا ہے لیکن قُوت لَایَمُوْت بھی نہیں پاتا، گویا کہ وہ قحط زدہ زمین پر چلا گیا ہے اور وہ کسی گروہ سے حسن سلوک نہیں پاتا خواہ وہ اُن کی تعریفوں میں ساری طاقت خرچ کر دے۔ اور احسان نہیں دیکھتا خواہ بات کتنی ہی لمبی کر دے۔ وہ ان سے بھوک کی دوا نہیں پاتا خواہ وہ اپنے افسانے کی رنگینی کو پھیلائے یا سمیٹے۔ اسی طرح اس کی ہلاک کر دینے والی رات لمبی ہو جاتی ہے اور روشن صبح طلوع نہیں ہوتی۔ اور اس پر وہ رات اپنے پَر پھیلا دیتی ہے جس کی مکروہات ختم نہیں ہوتیں۔

هــذا حــالــه وأخـوه الـمتـرَف يـطـمُـر طـمـورَ الـغـزالة، وينوم إلـى طـلـوع الـغـزالة. لا تُـرفَع يــده لــلـصِّـلات، ولا يـجـنَـح صُـلبُـه لـلـصَّـلٰوة . يسعى كـالبابورة فـى غُلَوائه ، و يستُر جهـلا تِــه بثوب خيـلا ئــه . لا يــعــلــم كيف تستـطيــر صــدوعُ الـكبـد عـنـد غلبة الـحنين إلـى الـوطـن والولد. يُـحـرِز الـعيـنَ فـى صُـرّتــه، وبهـا يبـرق أساريرُ مسرّتـه . وكـــذالك يُســنَّـــى ابتـلاءً نـجـاحُـه ويُبسَط جـنـاحُـه، فيـعـمَّـى عـلـيـه طريقُ الاهتداء ، ويـجـرّه شِـقـوتـه إلـى العَـمـاية والـعَـميـاء ، ويظـن أن دولتـه مِـن عـلـمـه ودهـائـه لا مـن قسّـامِ آلائـــه ونـعــمـائــه، ويــمـدح عـقـلَـه ويـقـول إنـى بـــه حُــزتُ مـــا اشتهيــتُ، ومـا حـوى إخـوانـى مـا حويتُ،

اور سیاہ زلفیں سفید نہیں ہوتیں۔ یہ اس کا حال ہے جبکہ نازونعم میں پلا اس کا بھائی ہرن کی طرح چھلانگیں لگا رہا ہے اور آفتاب کے طلوع ہونے تک سوتا رہتا ہے۔ اُس کا ہاتھ عطیہ بخشنے کے لئے نہیں اٹھتا۔ اور نہ اُس کی کمر نماز کے لئے جھکتی ہے اور اپنی سرکشیوں میں ریل کی طرح دوڑتا ہے اور اپنی جہالتوں کی اپنے تکبر کے لباس سے ستر پوشی کرتا ہے۔ اس کو یہ علم بھی نہیں کہ وطن اور بیٹے سے ملنے کے شوق کے غلبہ کے وقت جگر کے ٹکڑے کس طرح پارہ پارہ ہوجاتے ہیں ۔ وہ دولت اپنی تھیلی میں جمع کرتا رہتا ہے اور اُسی سے اُس کے پُرمسرت چہرے کے خط و خال تمتماتے ہیں اور اِس طرح اُس کی کامیابی بطور آزمائش مہیا ہوجاتی ہے اور اُس کے بازو فراخ کردیئے جاتے ہیں۔ پس اُس پر ہدایت پانے کی راہ پوشیدہ ہوجاتی ہے اور اُس کی بدبختی اُسے بے راہ روی اور گمراہی کی طرف لے جاتی ہے وہ یہ گمان کرتا ہے کہ اُس کی دولت اُس کے علم اور اُس کی ہوشیاری کی وجہ سے ہے نہ کہ ظاہری و باطنی نعمتیں تقسیم کرنے والے خدا کی طرف سے۔ وہ اپنی عقل کی تعریف کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے جس چیز کی خواہش کی اسی کے ذریعہ اُسے حاصل کر لیا، اور میرے بھائیوں نے وہ (مال) جمع نہیں کیا

﴿۱۱۳﴾ وإنّی ما آمنتُ بالرسل وتعافيتُ، فلِم ما عُذّبت إنْ أجرمت أو جنيت ومن الجرائم التی كثرت فی المسلمين. كبرٌ ونخوة كالشياطين، فمَن كان يحسب نفسه من العلماء يُرِی مزايا علمه بأنواع الخيلاء، ويذكر الآخرين كالمحقَّرين المزدرين. ويتوغّر غضبًا إذا قيل إنهم من العالِمين، ويشمَخ بأنفه أَنَفًا عند ذكر الغير، ويقول دَعُوا ذِكره فإنه كالحمار أو العَير. ثم يحمد نفسه صَلَفًا كالمستكبرين، ليعتلق به الناس اعتلاقَ العاشقين. ويتقلّب فی أقاليب، ويخبِط فی أساليب، فيدّعی تارة أنه من الأدباء، ولا يبلغ شأنَه أحدٌ من البلغاء، ويسأل الأقرانَ كالصبيان عن التراكيب النحوية والصيغة، ويقطع على الناس كلامهم للتخطية، ويبدی ناجذيه على

جو میں نے کر لیا ہے اور میں رسولوں پر ایمان بھی نہیں لایا بلکہ کراہت کرتا ہوں۔ پس اگر میں نے گناہ یا جرم کا ارتکاب کیا ہے تو کیوں مجھے عذاب نہیں دیا جاتا۔ وہ جرائم جن کی مسلمانوں میں کثرت ہے اُن میں سے ایک شیاطین جیسا تکبر اور نخوت ہے، پس جو کوئی اپنے آپ کو علماء میں سے خیال کرتا ہے وہ اپنے علم کی فضیلتوں کو مختلف قسم کے تکبر اور خود پسندی سے ظاہر کرتا ہے اور دوسروں کا حقیروں اور گھٹیا لوگوں کی طرح ذکر کرتا ہے۔ اگر کہا جائے کہ وہ بھی علماء میں سے ہیں تو غصے سے بھڑک اٹھتا ہے اور غیر کے ذکر کے وقت اپنی ناک بھُوں چڑھاتا ہے، اور کہتا ہے اُس کے ذکر کو دفع کرو وہ تو گدھے یا گورخر کی طرح ہے۔ پھر متکبروں کی طرح لاف زنی کرتے ہوئے خود اپنے نفس کی تعریف کرتا ہے تا کہ لوگ اس سے عاشقوں کی طرح چمٹ جائیں۔ وہ طرح طرح کے سانچوں میں ڈھلتا ہے اور مختلف راہوں میں بھٹکتا ہے کبھی دعویٰ کرتا ہے کہ وہ ادباء میں سے ہے اور اہل بلاغت میں سے کوئی اُس کی شان کو نہیں پہنچ سکتا۔ وہ اپنے ساتھیوں سے بچوں کی طرح نَحو کی تراکیب اور صیغوں کے بارے میں سوال پوچھتا ہے۔ اور غلطی پکڑنے کے لئے لوگوں کی قطع کلامی کرتا ہے ایک لفظ (کے اختلاف) پر

﴿ ۱۱۴ ﴾

لفظ كالكلاب. و يزعم نفسه على الصحة والصواب. وكذالك يزعم هذا الرجل مرّة أنه من الأطبّاء، وفاق الكلّ فى تشخيص الداء وتجويز الدواء. ويبرُز طورًا فى زيّ الفقهاء، ويشير حينًا إلى أنه ظفِر بنسخة الكيمياء .ثم إذا فُتن فى موطن فرسان اليَراعة، وأرباب البراعة، فثبت أنه لا يقدر على أن ينقّح الإنشاء، ويتصرّف فيه كيف شاء، بل يظهَر أنه أعجَمُ ويضاهى العَجماءَ، ولا يعلم ما الأدب ولا يدرى هذه الطريقةَ الغرّاءَ .ثم إذا عُرِض عليه المرضٰى للمداواة، كما ادّعى فى بعض الأوقات، فما كان أن يفرّق بين السَكْتة والسُبات. و ربما يحسب الدِقَّ لَثِقةً، وانطباقَ المَرِیءِ ذبحةً، ويسمّى السَبَلَ سُلاقًا، وضِيق النّفسِ خُنّاقًا، ويستعمل فى مواضع

کتوں کی طرح اپنی کچلیاں تک نکال لیتا ہے اور اپنے آپ کو برحق اور صحیح خیال کرتا ہے۔اسی طرح کبھی یہ شخص خیال کرتا ہے کہ وہ اطباء میں سے ہے،اور مرض کی تشخیص کرنے اور دوا تجویز کرنے میں سب پر فوقیت رکھتا ہے ۔ اور بعض اوقات فقہاء کے لبادہ میں ظاہر ہوتا ہے، اور کبھی اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ وہ نسخہ کیمیاء حاصل کرنے میں کامیاب ہوگیا ہے۔ پھر جب سواران قلم اور اربابِ فضل و ہنر کے میدان میں آزمایا جائے تو ثابت ہوجاتا ہے کہ وہ یہ بھی قدرت نہیں رکھتا کہ درست تحریر لکھ سکے اور اس میں جس طرح چاہے تصرف کرسکے، بلکہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ گونگا ہے اور چوپایوں سے مشابہ ہے اور نہیں جانتا کہ ادب کیا ہے اور اس روشن طریقے سے بے خبر ہے۔ پھر جب اُس کے سامنے علاج کی غرض سے مریضوں کو پیش کیا جائے جیسا کہ وہ بعض اوقات دعویٰ کیا کرتا تھا تو اُس کو اتنی بھی استطاعت نہیں ہوتی کہ سکتہ اور نیند میں فرق کرسکے۔ بسا اوقات وہ تپ دق کو بلغمی بخار اور انطباق[1] مری کو ذِبْحَہ[2] خیال کرتا ہے اور سَبَل (آشوبِ چشم) کو سَلاق (پلکوں کا جھڑنا) اور دَمہ کو خناق کا نام دیتا ہے۔ بدن کو

[1] گلے کی نالی میں سوزش ہوکر اس کا تنگ ہوجانا (Angina Pectoris) [2] ذِبحہ صدریہ۔سوزش سینہ، سینے کا درد

التسـخيـن كـلَّ مـا هـومُـطـفـي
لـلـحرارة ، و مبرِّد لـلـمَعِدة، ﴿۱۱۵﴾
ويـأمـربـأن يـؤتـى المريضُ كثيرًا
مـن الخَسِّ و الكافور والكزبرة،
ويـحسـب لـه كَشْكَ الشعيـر
أجـودَ الأغـذية ويـأمر أن يتجنّب
الـلـحمَ و الأبـازير الحارّة ،
ولا يـقـرُب شيئًـا مـن الأشيـاء
الـمسخّنة، فيكـون آخـرُ أمـر
الـعليـل ، أن الأورام البـاردة
تـحـدث فـي بدنه من الرأس إلى
الإحـليـل، وفـي بـعـض الطبـائع
تـزيـد الـنفخُ أو يهلك المريضُ
من شـدة السـعال، أو تسـكُن
حـركةُ الـقلب فيموت السقيم
فـي الحال .فبمثل تلك الأطبّاء
يـكثُـر الـقبـورُ ويـقـلّ رونـقُ
الـعـمـارات، ومَن أطال المكث
تــحـت عــلاجهـم فـلا بـدّ مـن
الممات .وكم من أعين فَقَؤُوها،
وكـم مـن أرجـل أعـرجـوهـا
وكـم من صبيان بُدِءُوا فدفنوهم

گرمی پہنچانے کے مواقع پر گرمی ختم کرنے والے اور معدہ کو ٹھنڈا کرنے والی دوائیں استعمال کرتا ہے، اور حکم دیتا ہے کہ مریض کو بہت سا سلاد، کافور اور دھنیا دیا جائے اور آبِ جَو اس کے لئے بہترین غذا سمجھتا ہے اور حکم دیتا ہے کہ (مریض) گوشت ، گرم مصالحوں سے پرہیز کیا کرے اور گرم چیزوں میں سے کسی کے قریب بھی نہ جائے۔ پس مریض کا آخری انجام یہ ہوتا ہے کہ سر سے لے کر شرمگاہ تک اس کے بدن میں ٹھنڈے ورم پیدا ہوجاتے ہیں۔ اور بعض طبائع میں پیٹ زیادہ پھول جاتا ہے یا کھانسی کی شدت سے مریض ہلاک ہوجاتا ہے یا حرکت قلب بند ہوجاتی ہے۔ اور بیمار فوراً مر جاتا ہے۔ پس ان جیسے طبیبوں کی وجہ سے ہی قبریں زیادہ ہوتی ہیں اور آبادیوں کی رونق کم ہوجاتی ہے۔ اور جو لمبا عرصہ اُن کے زیرِ علاج رہا تو اسے تو موت سے چھٹکارا نہیں، کتنی ہی آنکھیں ہیں جو انہوں نے پھوڑ دیں۔ اور کتنی ہی ٹانگیں ہیں جنہیں انہوں نے لنگڑا کر دیا۔ اور کتنے ہی بچے ہیں جنہیں چیچک یا خسرہ ہوا تو انہوں نے اپنی غلطیوں کی وجہ سے ان بچوں کو دفن کیا۔ اور وہ ان حکیموں کے ہاتھوں اپنی موت کی وجہ سے نجات پا گئے۔

بخطأهم، ونجَوا مِن أيديهم بفَنائهم. يَشْمَأهم المرضَى وإنْ يُجبأُوا الزرعَ.و يشربون لبن كلّ لَبونٍ مِن غنمهم وبقرهم حتى تبكأَ الدَرُّ وتُخلِى الضَرعُ. ثم يأتيهم الموت بالحسرات، ويلعنونهم عند فراق الأبناء والبنات.وقد يدّعى هؤلاء الكذّابون بأنهم يجعلون العاقرَ ضانِئًا، والكادِءَ ناميًا زانِئًا، ويؤتون الناسَ بناتٍ وبنين، وإنْ زَنئُوا الثمانين، ويرى الصبىُّ بدوائهم إخوةً بعد ما كان عِجْزةً . وكذالك يقولون إنا نكفأُ المرضَ من اعتدائه، و نجعل العليل كنخيل بعد انحنائه. و من أراد أن يمرَأَه الطعامُ ويتقوّى العظام، فليأكلْ معجوننا الكبيرَ.و سينظر فى أسبوع التأثيرَ .و إذا استعمل الناس دواءه وما رأوا إلّا النقصان،

مریض انہیں مرغن غذائیں کھلاتے ہیں خواہ اُن کے اپنے کھیتوں میں جھاڑیاں ہی اُگی ہوں۔ وہ ان کی بکریوں اور گائیوں میں سے ہر دودھ دینے والی کا اس قدر دودھ پی جاتے ہیں کہ دودھ کم ہو جاتا ہے اور تھن خالی ہوجاتا ہے۔ پھر ان (مریضوں) کو حسرت کے ساتھ موت آتی ہے۔ اور وہ اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کی جدائی کے وقت اُن پر لعنت بھیجتے ہیں۔ کبھی یہ جھوٹے لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ بانجھ عورت کو کثیر الاولاد بنا دیں گے۔ اور بنجر زمین کو تیزی سے نشوونما پانے والی اور لہلہاتے کھیت والی بنا دیں گے۔ وہ لوگوں کو بیٹیاں اور بیٹے دیں گے خواہ وہ اسی۸۰ سال کے ہوگئے ہوں اور وہ کہتے ہیں کہ بچہ اُن کی دوا سے ماں باپ کی آخری اولاد ہوتے ہوئے بھی مزید بھائیوں کو دیکھے گا۔ اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ ہم مرض کو بڑھنے سے روکتے ہیں اور مریض کو (کمر کے) جھک جانے کے بعد بھی کھجور کے درخت کی طرح (سیدھا) کردیتے ہیں۔ اور جو یہ چاہتا ہے کہ کھانا اسے ہضم ہوجائے اور ہڈیاں مضبوط ہوں تو چاہیے کہ وہ ہماری معجونِ کبیر کھائے۔ پس وہ ایک ہفتہ میں (اس کی) تاثیر دیکھ لے گا اور جب لوگ اس کی دوائی استعمال کرتے ہیں تو صرف نقصان ہی

﴿۱۱۶﴾

فعلموا أن الرجل قد مانَ، وأَتبَعوه اللّعانَ. وكذالك يكذبون ولا يحسبونه سُبّةً، وبالدجل يجعلون الكذب قُبّةً. وكذالك إذا ادّعى
أحد منهم أنه فقيه ومن ﴿۱۱۷﴾
المحدِّثين، فثبت في آخر الأمر أنه جاهل ولا يعلم الدّين. ولا يخفى عالم وجُهول، ولا صحيح ومسلول. وإنّي في هذه صاحبُ التجربة، وانتقدتُهم فوجدتُهم كالمَيتة. إنهم تفرّدوا في الدَّقارير، وأغدُّوا كالبعير. يأكلون حتى ينقلب عليهم المعدةُ وينفُضوا على الفراش، وبعُدوا عن الحق وطلبه فليسوا اليوم كالشمع ولا كالفَراش. تركوا الملّة وما قاله النبيُّ الصبيحُ، و سقطوا كأَذِبّةٍ تسقط على جرحٍ يقيحُ. و إذا غاب عنهم قَذَرُهم فضاقوا لها ذَرْعًا، وما ملكوا صبرا ولا

دیکھتے ہیں پس وہ جان لیتے ہیں کہ اس آدمی نے محض جھوٹ بولا ہے اور اس کے بعد اس پر لعنت بھیجتے ہیں اسی طرح وہ جھوٹ بولتے ہیں اور اسے عار نہیں سمجھتے۔ اور فریب کاری سے جھوٹ کا گنبد بناتے ہیں۔ اسی طرح جب ان میں سے کوئی دعویٰ کرتا ہے کہ وہ فقیہ ہے اور محدثین میں سے ہے تو آخرکار یہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ جاہل ہے اور دین کا علم نہیں رکھتا۔ عالم اور جاہل، تندرست اور سِل کا مریض پوشیدہ نہیں رہ سکتے۔ اور میں اس میں صاحب تجربہ ہوں، مَیں نے انہیں آزمایا اور انہیں مردہ کی طرح پایا۔ وہ اکاذیب قبیحہ میں یکتا ہیں اور اونٹ کی طرح (اُن کے بدن پر) طاعون کے پھوڑے ہیں وہ اتنا کھاتے ہیں کہ معدہ اُن پر اُلٹ پڑتا ہے اور فرش پر ہی قے کر دیتے ہیں۔ وہ حق اور اس کی طلب سے دور ہو گئے ہیں پس آج نہ وہ شمع کی طرح ہیں اور نہ پروانے کی طرح۔ انہوں نے ملّت (اسلامیہ) اور حسین وجمیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو ترک کر دیا، اور اس طرح گرے جیسے مکھیاں پیپ والے زخم پر گرتی ہیں اور جب اُن سے اُن کی گندگی دور ہو جاتی ہے تو اُس کے لئے اُن کے دل تنگ ہو جاتے ہیں، نہ اُن کے پاس صبر ہے اور نہ پرہیز گاری۔

ورَعًـا. والـلّٰـه إنهـم قـد أطـاعوا الـنـفـس وسـلـطـانَهـا. و تعوّدوا الشهـواتِ وشيـطانَها . يدورون عـلـى أبـواب أهـل الثـروة واليسـار،و الـجِدة و الـعَـقـار. وكـم مـنهـم مـالـوا مـن صـلٰوة الـصبـح إلـى الـصَبـوح، ومـن العِشاء إلىٰ الغَبوق فى الصُروح، واشتغلوا من "شرح☆ الوقاية" و"الهداية"إلى العواهر والبغايا، وإلى الرحيق مع التغذى بالقلايا من الجدايا، ومالوا إلى السماع

اللہ کی قسم ! انہوں نے نفس اور اس کے تسلط کی اطاعت کی۔ اور شہوات اور ان کے شیطان کی عادت اختیار کر لی۔ وہ دولتمندوں، آسودہ حالوں، خوش نصیبوں، اور زمینداروں کے دروازوں کے چکر لگاتے ہیں اور کتنے ہی اُن میں سے ایسے ہیں جو صبح کی نماز کی بجائے صبح کی شراب اور نمازِ عشاء کی بجائے صراحیوں میں موجود شام کی شراب کی طرف مائل ہو گئے ہیں اور شَرْحُ الْوَقَايَه اور هَدَايَة پڑھنے کی بجائے زانی اور بدکار عورتوں کی طرف اور عمدہ شراب کے ساتھ بکروں کے کباب کھانے کی طرف مشغول ہو گئے ہیں۔ وہ خوبصورت، ماہر فن ﴿۱۱۸﴾

☆ **الحاشية** ـ كـان فـى ديـارنـا رجـل مـن الـواعـظين. وكان الناس يـحسبـونـه مـن الـصـالـحين الـمـوحـدين. فاتفق ان رجلادخل عليـه مـفـاجـئًـا كـالزائرين. فوجده يشـرب الـخـمـر مـع نـدمـاءٍ مـن الـفاسقين. فـقـال يا لعين، عَمَلُك هـذا وقـولـك ذالك. فـأجـاب وأرى الـعُـجابَ. قال:أَرُونى عالمًا لا يشرب الخمر.أو يتجنّب الزناوالزَّمْرَ.

ترجمہ ۔ ہمارے ملک میں واعظوں میں سے ایک شخص تھا۔ لوگ اسے صالحین اور مؤحّدین میں سے سمجھتے تھے۔ پس اتفاق یوں ہوا کہ ایک شخص زیارت کرنے والوں کی طرح اچانک اس کے پاس چلا گیا تو اُسے اپنے فاسق ساتھیوں کے ساتھ شراب پیتے پایا تو اُس شخص نے کہا اے لعنتی! تیرا عمل یہ ہے اور تیرا قول وہ؟ تو اُس نے جواب دیا اور تعجب میں ڈال دیا۔ اُس نے کہا کہ مجھے کوئی ایک ایسا عالم دکھاؤ جو شراب نہ پیتا ہو یا زنا اور موسیقی سے اجتناب کرتا ہو۔

مِن المحسِنات الحُذّاق، والموصوفات فی الآفاق؛ وإذا قلّ البَعاعُ، وخفّ المتاع، وفرّ الرَّعاعُ وفرَغ الجِرابُ، وغُلِّق الأبوابُ، نهضوا للوعظ والنصيحة مع حِبالة مِن أشعار الصوفية، لتعود إليهم أيام الثروة و الجِدَة. وتراهم فی مجالس الوعظ يتصرّخون و يُرغُون كبعير أَغَدَّ، وفی القلب يذكرون الجَدَّ، والدموعُ قرَّحتِ الخدّ. فالعامة يزعمون أنهم يبكون مخافة يوم المكافأت، كما هو مِن سِيَرِ أهل التقاة، مع أنهم لا يبكون إلّا بفراق

اور شہرہ آفاق عورتوں سے نغمے سننے کی طرف مائل ہوگئے ۔ اور جب سامان کم ہوگیا اور سرمایہ ختم ہونے لگا اور سفلہ ہم نشین بھاگ گئے اور جیب خالی ہوگئی اور (ان پر) دروازے بند کر دیئے گئے تو صوفیاء کے اشعار کا پھندا لئے وعظ و نصیحت کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے تا مال و دولت کے ایام اُن کی طرف پھر لوٹ آئیں ۔تو انہیں دیکھے گا کہ وعظ کی مجلسوں میں طاعون زدہ اونٹ کی طرح چلّاتے اور بلبلاتے ہیں حالانکہ دل میں آسودگی کو یاد کر رہے ہوتے ہیں، اور آنسو رخساروں کو زخمی کر رہے ہوتے ہیں، پس عام لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ جزا سزا کے دن کے خوف سے رو رہے ہیں جیسا کہ یہ متقیوں کی سیرت ہے۔ باوجودیکہ وہ تو صرف شراب اور ہم پیالہ نازک بدن عورتوں کی جدائی سے

بقية الحاشية ۔ وكذالك كان عالمٌ آخر قريبا من قريتي. وكان ينكر برُتُبتي. فشرب الخمر فی مجلسِ كافرٍ يهوى الإسلام. فلعَنه الكافر ولامَ. وقال إنْ كان هؤلاء هم أئمّة الإسلام. فكُفُری خير لدنياى مِن أن أَلحق بهذه اللئام. منه

بقیہ ترجمہ ۔ اِسی طرح میرے گاؤں کے قریب ایک اور عالم تھا وہ میرے رتبہ کا انکار کیا کرتا تھا۔ پس اُس نے ایک کافر کی مجلس میں شراب پی جو اسلام سے رغبت رکھتا تھا۔ تو کافر نے اُسے لعنت ملامت کی اور کہا اگر ائمہ اسلام ایسے لوگ ہی ہیں تو میرا کفر میری دنیا کے لئے بہتر ہے۔ بجائے اس کے کہ میں ان کمینوں میں شامل ہوجاؤں ۔منه

الـصهبـاء. والـغِيـدِ مـن الندماء، وبـمـا قَـلَّ الـمِـراح، وكـانـت كـالرؤيا الراحُ، فهيّج لهم البكاءَ مـا عـنـدهـم مـن الـوحشة لفقدِ أسباب العيشة، وبما فقدوا رُفْقة أيـام الـرَخـاء، ونُـدمـاء حلقة الصهباء .و معَ ذالك يحسبون أنـفسهـم كـالـبـدر.و يـحبّون أن يُـقعَدوا من المجلس في الصدر، ويسـمّـون أنـفسهم مولويّين، أو فـقـهاء ومحدِّثين، ومن لم ينادِهم بهـذه الأسـمـاء فيـغضبون عليـه سـابّيـن، مـع أنـه لم يبق لهم طبع عـربـي ولا ذوق أدبـي .و إنّـي دعـوتهـم مـرارًا، وجـرّبتهـم أطوارًا.و عرضتُ عليهم كلامي، وأريتُهـم غُـرَرِي وحُسْنَ نظامي. و قـلـت هذه آية صدقي وحجّتي وحُسـامـي، فـأْتـوا مِن مثلـه إن كـنتـم تـنـكرون بمقامي .ففرّوا فرارَ الحَيوات من أسلحة الكُماة وتعوّدوا كالنساء اكتحال العين،

رو رہے ہوتے ہیں اور اس وجہ سے کہ خوشی کم ہوگئی ہے اور شراب ایک خواب کی طرح ہوگئی ہے اور اسبابِ معیشت کے فقدان کی وجہ سے جو اُن پر وحشت طاری ہے وہ انہیں رونے پر اکساتی ہے اور نیز یہ کہ انہوں نے فراخی کے دنوں کے دوست اور حلقۂ شراب کے ہم نشین بھی کھو دیئے
ہیں۔ اس کے باوجود وہ اپنے آپ کو چودھویں ﴿۱۱۹﴾
کے چاند جیسا خیال کرتے ہیں اور پسند کرتے ہیں کہ وہ مجلس میں صدر نشین ہوں۔ وہ اپنے آپ کو مولوی یا فقہاء اور محدّثوں کا نام دیتے ہیں اور جو انہیں ان ناموں سے نہ پکارے تو اسے گالیاں دیتے ہوئے اس پر غضبناک ہو جاتے ہیں، باوجود اس کے کہ نہ تو وہ طبعاً عرب ہیں اور نہ ان میں ادبی ذوق ہے میں نے انہیں بار بار بلایا اور ان کا ہر طرح سے تجربہ کیا ہے۔ اور میں نے ان کے سامنے اپنا کلام پیش کیا اور انہیں اپنا عمدہ کلام اور حسن نظام دکھایا اور کہا کہ یہ میرے صدق کی دلیل اور میری حجت اور میری تلوار ہے۔ اگر تم میرے مقام کا انکار کرتے ہو تو اس جیسی مثال لاؤ۔ تو وہ ایسے بھاگے جیسے سانپ بہادروں کے اسلحہ سے بھاگتا ہے۔ انہوں نے عورتوں کی طرح آنکھوں میں سرمہ لگانے، خوشبو لگانے،

والطيبَ والمُشْط والحِيَلَ
لجمع العَين .وبعضهم يرغبون
في الضَّفْر والإجمار كالنسوة
ويدهّنون خُصَلتهم و يعطفون
كلّ وقت شعورَ الجَميرة.
ويفرّون فرارَ الآبق من مجالس
العلم، ومع ذالك لا ترى ﴿۱۲۰﴾
فيهم أثرا من الحلم .وإذا دخل
مسجدهم أحدٌ من الغرباء
وكان يخضب أشعاره مثلًا
ويسوِّدها بشيء من الأشياء.
فصالوا عليه كالكلاب،
أو ككُفّارِ غَزاةِ الأحزاب.
و ناشُوه كالسباع، اللّٰهم إلّا أن
يُهدى إليهم شيئًا من المتاع،
أو يمدَّ الباعَ بحذاء الباع.
إنّهم قوم يأكلون الضعفاء
باللسان، ويفرّون من الأقوياء
كالجبان، وإذا اجْرَمَزَّ
أحدٌ ليَبَاعَ وأرى الكنائنَ
والسهام والباعَ، فنفَروا ولا
كنفور الحُمر، وغلَب من صِيلَ

کنگھی کرنے اور زَر جمع کرنے کے حیلوں کو عادت بنا لیا ہے۔ اُن میں سے بعض عورتوں کی طرح بالوں کی مینڈھیاں بنانے اور جوڑا بنانے میں رغبت رکھتے ہیں اور اپنی زلفوں کو تیل لگاتے ہیں۔ اور اپنی مجتمع زلفوں کو ہر وقت خم دیئے رکھتے ہیں اور علم کی مجالس سے بھگوڑے غلام کی طرح بھاگتے ہیں۔ مزید برآں تو اُن میں حلم کا نشان تک نہیں پائے گا۔ اور جب ان کی مسجد میں کوئی اجنبی داخل ہوجائے جو مثلاً اپنے بالوں کو خضاب لگاتا ہو اور کسی چیز سے سیاہ کرتا ہو تو وہ اس پر کتوں کی طرح جھپٹ پڑتے ہیں یا ایسے جیسے کہ کفار جنگ احزاب میں (حملہ آور ہوئے تھے) اور اسے درندوں کی طرح نوچتے ہیں۔ بارخدایا! یہ ایسا صرف اس لئے کرتے ہیں کہ انہیں کوئی چیز بطور ہدیہ پیش ہو۔ یا ہاتھ کے مقابلہ میں ہاتھ بڑھایا جائے۔ یہ وہ قوم ہیں جو کمزوروں کو زبان سے کھاتے ہیں اور زورآوروں سے بزدلوں کی طرح بھاگتے ہیں۔ اور جب کوئی ان سے دو دو ہاتھ کرنے کے لئے اپنے آپ کو مجتمع کر لیتا ہے اور ترکش، تیر اور ہاتھ دکھاتا ہے تو گدھوں کے بھاگنے سے بھی زیادہ تیزی سے بھاگ جاتے ہیں۔ اور وہ شخص

عليه على الزُّمَرفحاصل البيان أنهم يُهرَعون إلى الغرباء كالطوفان، ولا يهتال صِلُّهم إلا بمشاهدة الثعبان، ولا يُدارَون إلا برغيف أو صفيف . يعظّمون العِظامَ الرُفاتَ، ويكفُرون بالذى بُعِث وأحيا الأموات .ألا يعلمون أنّ الوقت وقت نصرِ الدّين ودفعِ اللئام ، و قد دنَفتْ شمس الإسلام. بل عادَوا الحقّ لحبِّ الأقارب واللذّات، وآثروا هذه الدنيا وما انعقدت من المودّات . يبْغون عرَضَ هذه الدنيا وخطارتها.ويحبّون أن ينالوا خُشارتَها .فالأسف كل الأسف أنهم بقوا بعد موت الأكابر كالجِلْف، ولا خَلَفَ بعد السَلَف. يدّعون أنهم فاقوا الكل فى الفقه والحديث والأدب. ونسلوا من كل أنواع الحَدَب، وليس لهم خبر من حقائق الدين، ولا نظر فى حدائق

جس پر حملہ کیا گیا ہو وہ گروہوں پر غالب آ جاتا ہے۔ حاصل کلام یہ کہ وہ کمزوروں کی طرف طوفان کی طرح چڑھ دوڑتے ہیں اور ان کا سپولیا صرف اژدہے کو دیکھ کر ہی خوف زدہ ہوتا ہے اور وہ صرف روٹی اور سیخ کباب کی خاطر ہی مدارات سے پیش آتے ہیں۔ وہ بوسیدہ ہڈیوں کی تعظیم کرتے ہیں اور اس مأمور کا انکار کرتے ہیں جو مبعوث کیا گیا اور اس نے مردوں کو زندہ کیا۔ کیا ﴿۱۲۱﴾ وہ نہیں جانتے کہ یہ وقت دین کی نصرت اور کمینوں کو دفع کرنے کا وقت ہے اور اسلام کا سورج غروب ہونے کو ہے ۔ بلکہ انہوں نے اقارب کی محبت اور لذات کی خاطر حق سے دشمنی کی ۔انہوں نے اس دنیا اور اپنے تعلقاتِ مودت کو ترجیح دی۔ وہ اس دنیا اور اس کا بلند مرتبہ چاہتے ہیں۔ وہ پسند کرتے ہیں کہ اس (دنیا) کے دسترخوان پر بچا کھچا کھانا حاصل کر لیں۔ پس افسوس، صد افسوس! کہ اکابرین کی موت کے بعد وہ سر بُریدہ کی طرح باقی رہ گئے ہیں۔ اور اَسلاف کے بعد کوئی جانشین نہیں ہوا۔ وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ فقہ، حدیث اور ادب میں سب پر فوقیت لے گئے ہیں اور ہر قسم کی بلندی سے دوڑے آ رہے ہیں۔ جبکہ دین کے حقائق کی انہیں کچھ خبر ہی نہیں۔

الشرع المتين، وما أُعطىَ لهم
قدرةٌ على أن يكتبوا عبارةً
غرّاء، و لا قوّةٌ ليفترعوا
رسالةً عذراء. وما أجد أحدا
منهم يعارضنى فى الإملاء،
ويبارزنى فى تنقيح الإنشاء.
وقد قلتُ لهم مرارًا إننى أنا
المُفْلِق الوحيد من كُتّاب هذه
الأوان، والمنفرد بعلمِ معارف
القرآن، ولى غلبة على الأواخر
والأوائل، ولو جاء نی سَحْبانُ ﴿۱۲۲﴾
وائل كالسائل.☆ فإذا طلبتُ
منهم مبارِزًا فى هذا الميدان، فما ﴿۱۲۳﴾
بارَزنى أحدوا اختفوا كالنّسوان.
وما كان لهم أن يُظهِروا من ﴿۱۲۴﴾

اورشرعِ متین کے باغوں پر کوئی نظر بھی نہیں۔اور نہ انہیں قدرت دی گئی ہے کہ وہ روشن عبارت لکھ سکیں۔اور نہ یہ قوت کہ اچھوتے رسالہ کی نقاب کشائی کرسکیں۔ میں ان میں سے ایک بھی ایسا نہیں پاتا جو تحریر میں میرا سامنا کر سکے اور فصیح و بلیغ انشا پردازی میں میرا مقابلہ کر سکے۔اور میں نے انہیں بار ہا کہا ہے کہ میں اس زمانہ کے ادیبوں میں ماہر یگانہ ہوں، اور معارفِ قرآن کے علم میں یکتا ہوں، اور مجھے اوّلین اور آخرین سب پر غلبہ حاصل ہے۔خواہ (معروف فصیح و بلیغ خطیب) سَحْبَان وَائِل ہی مجھ سے مقابلہ کا طلب گار ہو پس جب میں نے ان میں سے اس میدان میں مقابلہ کرنے والا طلب کیا تو کوئی بھی میرے مقابلہ کے لئے نہ آیا۔اور وہ عورتوں کی طرح چھپ گئے۔ ان کی مجال نہ تھی کہ اپنی جوانمردی

☆ **الحاشية** ۔كلّما قلتُ من كمال بلاغتى فى البيان.فهو بعد كتاب الله القرآن.وإنه معجزة جليل الشأن عظيم اللمعان قوىّ البرهان. و إنه فاق الكلَّ ببيان لطيف ومعنى شريف، والتزامِ البروقين فى جميع مواضعه كبرقٍ وَلِيفٍ.شاجرَ

ترجمہ۔ جو کچھ میں نے بیان میں اپنی بلاغت کے کمال کے بارے میں دعویٰ کیا ہے۔تو وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید کے بعد ہے۔ یقیناً وہ تو جلیل الشان عظیم روشنی والا، اور زبردست برہان والا معجزہ ہے۔اور وہ لطافتِ بیانی، اور عظمتِ معانی،اور بار بار چمکنے والی بجلی کی طرح ہر جگہ دو روشنیوں (یعنی حسنِ بیان اور معارف نویسی) کے التزام میں ہر ایک پر فوقیت لے گیا ہے۔

شَـوُطهـم.أو يـنـشُـروا عَـجْـوةً أو نَجْوةمِن نَوطهم.فحاصل الكلام

دکھاتے یا اپنی زنبیل میں سے اچھی یا ردّی کھجوریں (یعنی اپنے اعلیٰ یا ادنیٰ کلام کا کوئی نمونہ) پیش

بـقية الـحـاشية۔ الـنـاسُ فيـه فمـا أرَوا كمثله مِن شجرة. له حلاوة و عـلـيـه طـلاوـة، ولا يبلُغ وَهْفَه نبتٌ ولـو كـمُـل فـى اهتزاز و خـضـرة. و الذى يطلب لمعانَه مِن كلام غيره من الكائنات. فليس هو إلا كرجل يـريـد أن يَـلـفُـوَ الـلـحـمَ من العظام الـمـقبـورة الرُّفاتِ . فالحق والحق أقـول إنـــه لا يـوجـد كـتــاب بيـن الـدفّتَيـن كـمثـل كـتــاب ربّنـا ربّ الكونَين. فـكما أن الكمال مِن كل جهة مـخصوص بحضرة الكبرياء. فـكـذالك الـحسـنُ مِـن جـمـيع الأنـحــاء مـخـتـص بهـذه الصحف الـغـرّاء. وأمّا الذى هو دونه فهو لا يـخـلو من عيب ونقصان.وإن كان كلام النابغة أو سَحُبان.فإنْ وجدتَ مثلا فـقرةً مـن كـلـمات أحدٍ منهم كـخـدٍّ أبرقَ و أملسَ، فتجد فـقرة أخــرى كــأنف أصـغـر وأفطـسَ .

بقیہ ترجمہ ۔ لوگوں نے اس میں اختلاف تو کیا۔ لیکن اس جیسا کوئی خوش نما درخت نہ دکھا سکے جس کی ایسی حلاوت اور ملاحت ہو۔کوئی روئیدگی اس کی سرسبزی وشادابی کونہیں پہنچ سکتی۔خواہ وہ تروتازگی اور سرسبزی میں کمال درجہ تک پہنچی ہوئی ہو۔ جوشخص اس کائنات میں اس کے سوا کسی دوسرے کلام سے وہی روشنی طلب کرتا ہے تو وہ ایسے شخص کی طرح ہے جو قبروں میں دبی ہوئی ریزہ ریزہ ہڈیوں سے گوشت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ پس حق یہ ہے اور حق ہی میں کہتا ہوں دونوں جہانوں کے پروردگار ہمارے خدا تعالیٰ کی کتاب جیسا کوئی نسخہء کتاب نہیں پایا جاتا۔ پس جیسا کہ ہر جہت سے کمال صرف حضرت کبریاء سے مخصوص ہے پس اسی طرح حسن ہر پہلو سے اسی روشن صحیفہ سے مخصوص ہے۔مگر جو بھی اس کے علاوہ ہے وہ عیب اور نقص سے خالی نہیں خواہ وہ نابغہ (ذُبْیَانِی) یاسَحْبَان (وَائِل) کا کلام ہو۔ اگر تو مثلاً ان میں سے کسی کے کلمات میں سے ایک فقرہ چمکدار اور نرم رخسار کی طرح پائے گا تو دوسرا فقرہ چھوٹے اور چپٹے ناک کی طرح پائے گا۔

أنهم صاروا فی الشر للشيطان كفَیْءٍ، وليسوا من الخير فی شیء. لا يعلمون مِن دون

کرتے۔ حاصل کلام یہ کہ وہ شر میں شیطان کے ظِلّ ہوگئے ہیں اور اُن میں رتی بھر خیر نہیں ہے بجز جہالت کے وہ کچھ نہیں جانتے۔

بقية الحاشية ۔وإنْ وجدتَ لفظًا كعينٍ حَوراء. فتجد آخر كناقة عَشْواء. وإنْ وجدت مثلا قافيتَين متوازيتَين كعجيزتَی النساء. فتجد رديفًا كألْيةٍ اختلَّ تركيبها و تحرّكتُ وما بقيتُ على الاستواء. وإن القرآن يشابه الوجوهَ الحِسان، لا تجد ثناياه إلا مزيَّنة بالشَنَب ولا خدودَه إلا مصْبِيةً باللَهَب. ولا بنانَه إلا لامعة من التَرَف. ولا خَصْرَه إلّا منطَّقة بالهَيَف. ولا حواجِبَه إلا بالجةً بالبَلَج. ولا مَباسمَه إلا زاهرة بالفَلَج. ولا جفونَه إلا مسكِرة بالسَقَم. ولا أنفَه إلا معتبِدًا بالشَمَم. ولا جَبْهَه إلّا آسرةً بالطُرَر. ولا عينَه إلا معبَّدةً بالحَوَر. فهذه عشرة آراب. يوجد حُسنها فی القرآن من غير ارتياب. منه

بقیہ ترجمہ ۔ اور اگر ایک لفظ سفید و سیاہ خوبصورت آنکھ کی طرح ہے تو دوسرا رات کو نہ دیکھ پانے والی اونٹنی کی طرح پائے گا۔ اور اگر تو ان کے قافیے اس طرح متوازن پائے کہ جس طرح سڈول عورتوں کے اعضاء۔ تو اس کی ردیف ایسی پائے گا جیسے وہ سرین جس کی بناوٹ میں خلل آ گیا ہو اور حالتِ استقامت پر نہیں رہے ہیں۔ قرآن تو اس خوبصورت وجود سے مشابہ ہے جس کے دانت تو ہر وقت چمک سے مزین اور اس کے رخسار دلکش سرخی سے آراستہ پائے گا۔ اور اس کی انگلیوں کو نزاکت سے درخشندہ اور اس کی کمر کو ازار بند کی طرح پتلی اور اس کے ابرو کشادگی کے ساتھ روشن اور اس کے دانت موتیوں کی طرح چمکنے والے ہیں۔ اس کی آنکھوں کی پلکیں نیم باز مَست اور اس کی ناک بلند اور متوازی ہے اُس کی پیشانی زلفوں کے ساتھ اسیر کرنے والی اور اس کی آنکھ اپنی خوبصورت سفیدی و سیاہی کی بدولت غلام بنا لینے والی پائے گا۔ پس یہ وہ دس اعضا ہیں جن کا حسن بغیر کسی شک و شبہ کے قرآن میں پایا جاتا ہے۔ منه

الجهلات، ويشابهون السباع فى العادات، وقد أضاعوا مادّة المواسات والمقانات. كأنهم استوطنوا الفلوات. وإذا رأوا أحدًا صدر منه قليل من الجهالة. فقَلَّ أن يُسعِفوا بالإقالة، بل يشتمونه على ذالك العِثار. أو يُدخِلونه فى الكفّار. وكما أن الفلاحين يقاتلون على قُرًى وجِفان. يحارب هذه العلماءُ على قِرًى وجِفان. يتركون الحُبّ للحَبّ. و يؤثرون الرُّبّ على الرَبّ. يتنازعون على الأموات، ويأخذون أثواب الميّت مِن خبث النيّات. وكل منهم يُرى اللّسانَ حريفَه كالعَضْب. ويبدى ناجذَيه ويحرق نابَه من الغضب. ومع ذالك قد حُورِفَ كسبُهم ولا يفارقهم قُطوب الخُطوب وحروب الكروب، ويلازمهم فى جميع عمرهم صِفْرُ الراحة وفراغ

اور وہ عادات میں درندوں سے مشابہ ہیں۔ انہوں نے ہمدردی اور میل جول کے مادہ کو ضائع کر دیا گویا انہوں نے جنگل کو اپنا وطن بنا لیا ہے اگر وہ دیکھیں کہ کسی سے جہالت کی چھوٹی سی بات بھی صادر ہوگئی ہے تو ایسا کم ہی ہوتا ہے کہ وہ اُسے معاف کر دیں۔ بلکہ وہ اس لغزش پر اُسے گالیاں دیتے ہیں یا اُسے کافروں میں داخل کر دیتے ہیں اور جیسے زمیندار دیہات اور درخت کی شاخوں پر لڑ پڑتے ہیں یہ علماء بھی ضیافت اور شوربے کے پیالے پر جنگ کرنے لگ جاتے ہیں۔ وہ دانوں کی خاطر دوستی چھوڑ دیتے ہیں اور اپنے پروردگار پر پھلوں کے رس کو ترجیح دیتے ہیں۔ وہ مُردوں پر تنازعہ کرتے ہیں اور بدنیتی سے میّت کے کپڑے لے لیتے ہیں۔ اُن میں سے ہر کوئی اپنے حریف کو تلوار کی طرح زبان دکھاتا ہے غصہ سے اپنی کچلیاں نکالتا اور دانت پیستا ہے مزید برآں یہ کہ ان کا پیشہ منحوس ہے اور بڑے بڑے کاموں میں ناکامی کی تلخی اور پریشانیوں کی جنگیں اُن سے جدا نہیں ہوتیں۔ عمر بھر تہی دستی ان کے لازمِ حال رہتی ہے اور (ان کا) صحن ہمیشہ خالی ﴿۱۲۵﴾

الساحة .وكما أن الفلاح يتوغّر غضبًا على نبش بَرِيٍ من الريف، ويأخذ النابش ويكسر بعض الغضاريف، فكذالك إنْ لم يحسبهم أحدٌ بريئين من جريمة فعلوها عدوانًا، ويشهد عليهم إيمانًا، ويخالفهم بيانًا، فيضربونه ويسقُطون عليه زُرافاتٍ ووُحدانًا، وإنْ غُلبوا عند هذه المحاربات، فيندُبون شياطينَهم في النائبات، وقد عُلّموا أن يجزوا من الظلم غفرانًا ومن الإساءة إحسانًا .فإنهم قوم أُمروا بإراءة نموذج الأخلاق. فما أَرَوا إلا سِيَرَ الشرور والشقاق .فهم الذين سعوا لإيذائي وجاوزوا حدّ الإهطاع، فليت لي بهم أعداء من السباع . يأكلون لحم الغائب ولا يبارزون للمباراة ، كأنهم ظِباء يخافون حَدَّ الظُبَاة. يا حسرة على هذا الزمان أن الأمراء رغبوا في

رہتا ہے جیسے کسان کھیت سے ایک گنا توڑنے پر غصہ سے بھڑک اٹھتا ہے۔اوراکھیڑنے والے کو پکڑ لیتا ہےاور بعض ہڈیاں توڑ دیتا ہےاسی طرح جوجرم انہوں نے سرکشی سے کیا ہواس میں اگر کوئی انہیں بَری خیال نہ کرے اوراُن کے خلاف ایماناً گواہی دے دے اور بیان میں ان کی مخالفت کرے تو وہ اُسے مارتے ہیں اور گروہوں کی صورت میں اور اکیلے اکیلے بھی اس پر پل پڑتے ہیں۔اوراگر وہ ان جنگوں کے وقت مغلوب ہوجائیں تو ان حوادث میں اپنے سرغنوں کو بھی مدد کے لئے بلا لیتے ہیں۔حالانکہ ان کو تعلیم یہ دی گئی تھی کہ ظلم کی جزا مغفرت سے دیں اور بدی کی احسان سے۔یہ وہ قوم ہیں جنہیں اخلاق کا نمونہ دکھانے کا حکم دیا گیا تھا مگر انہوں نے سوائے بدی اور دشمنی کی خصلتوں کے کچھ نہیں دکھایا۔پس یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے مجھے اذیّت پہنچانے کے لئے بہت کوشش کی اور تیزی کی (ہر) حد سے تجاوز کر گئے۔ اے کاش! ان کی بجائے درندے میرے دشمن ہوتے یہ غیر حاضر کا گوشت کھاتے ہیں لیکن مقابلہ کے لئے باہر نہیں نکلتے۔گویا وہ ہرن ہیں جوتلوار کی تیز دھار سے ڈرتے ہیں۔ وائے حسرت اس زمانہ پر! کہ امراء شراب ، موسیقی ، عورتوں اور

الخمر والزَمْر والنساء والقَمْر
وَ العلماءَ إلى الكذب والسَمْر،
وتركوا الحكمة اليمانية ورضوا
بالنواة من التمر، وما بقى فيهم
مِن دون الكبر والشمر، والوثب
والطَمْر. يبغون صِرْمةً من
الجِمال، وعُرْمةً من الحنطة
والأرز والحمّص وفراغَ البال،
وما بقى لهم رغبة فى إعلاء
الدين ونبشِ حشائش الضلال.
أُدهقتْ كؤوس رؤوسهم من
الكبر إلى أصبارها وأصمارها.
وتَقاسموا على حفظِ وِدَاد الدنيا
وتخيُّرها واستيثارها. وحسبونى
من عدا اللّٰه كأنهم اطّلعوا على
ذات صدرى، أو علموا ما خامرَ
سِرّى. ورأيتُ منهم ما عرّفنى
جَهْدَ البلاء، وجرّونى إلى
الحكّام وعكفوا بى على
الاصطلاء، فما شتوتُ وما
أَصَفتُ إلّا وبقِدِّهم رسَفتُ.
سلّطوا علىّ كلَّ بِلْغٍ مِلْغٍ

قمار بازی کی طرف راغب ہوگئے اور علماء جھوٹ
﴿۱۲۶﴾ اور افسانہ گوئی کی طرف۔ انہوں نے حکمتِ یمانی
کو ترک کر دیا اور کھجور کی بجائے گٹھلی پر راضی
ہوگئے، اور ان میں سوائے کبر و ناز سے چلنے اور
اُچھلنے کودنے کے کچھ باقی نہیں رہا وہ چاہتے ہیں
کہ ان کے پاس اونٹوں کا گلہ، گندم، چاول اور
چنوں کا کھلیان اور فارغ البالی ہو۔ انہیں دین کی
سربلندی اور گمراہی کے گھاس پھوس کی بیخ کنی
میں کوئی رغبت باقی نہ رہی۔ ان کے سروں کے
پیالے کبر سے لبالب بھرے ہوئے ہیں۔ اور
انہوں نے دنیا کی محبت کی حفاظت، اسے پسند
کرنے اور ترجیح دینے پر قسمیں کھا رکھی ہیں۔ وہ
مجھے اللہ کے دشمنوں میں سے سمجھتے ہیں گویا
انہوں نے میرے سینے کے رازوں پر اطلاع
پالی ہے یا انہوں نے جان لیا ہے جو میرے دل
میں چھپا ہے۔ اور میں نے ان سے وہ دیکھا جس
نے مجھے جَهْدُ الْبَلَاء (یعنی سخت مصیبت) کا
مفہوم سمجھا دیا۔ انہوں نے مجھے حکّام کی طرف
کھینچا اور مجھے آگ پر کھڑا کر دیا پس نہ مجھ پر
سرما آیا اور نہ گرما، مگر میں ان کی زنجیروں میں
جکڑا ہوا چلتا رہا۔ انہوں نے توہین کے لئے
ہر احمق اور اوباش کو مجھ پر مسلط کر دیا

لـلتوهين، ليَندَغوني وينـزِغوا في قـومـي كالشيطان اللعين .ثم مع ذالك لا يـعتـذرون مـمـا فعلوا، ولا يُـظهِـرون الـنـدم عـلـى مـا صـنـعوا، بل زادوا غيًّا وتصدَّوا لـلـمـجـالـحة. وأعـرضـوا عـن السـلـم والمصالحة، وحقّروني وازدرونـي وقـالوا جاهل لا يعلم الـعـربية، بـل أُمِّـيٌّ لا يـعـرف الـصيغة .ثـم إذا جَـلَّـحْنا عليهم فـفـرّوا كـفـرار الـحُـمُـر مـن الـضِرغام، أو الجبان من السهام، ورأوا مـنـي مـا يـرى صبيٌّ عند حـلـول الأهـوال، أو عصفورٌ من عُـقـاب إذا انـقضّت عليه من قُنَنِ الجبال .وكـانـوا حسبوني كشاةٍ جَـلْحاءَ، فمَسَّهم منّا ناطحٌ فقالوا بـقـرةٌ قرناءُ. ومـن جـاء نـي منهم متسـلّـحًـا، جـعـلتُـه مجلَّحًا، بما أغـرَوا كـلابهم على لحم البَراءِ، و أوتـغـوا الدينَ بالافتراء ، فكان جزاء هم أن يُفشَغوا ويُنسَغوا، أو ﴿۱۲۷﴾

تا کہ وہ مجھ سے بُرا سلوک کریں اور شیطان لعین کی طرح میری قوم میں فساد برپا کر دیں۔ پھر اس کے باوجود جو انہوں نے کیا اس پر معذرت بھی نہیں کرتے۔ اور نہ اپنے کئے پر ندامت ظاہر کرتے ہیں بلکہ گمراہی میں بڑھ گئے ہیں اور علانیہ جنگ اور دشمنی کے لئے سامنے آتے ہیں۔ انہوں نے صلح و آشتی سے اعراض کیا، میری تحقیر کی اور مجھے گھٹیا خیال کیا۔ اور کہا کہ جاہل ہے۔ عربی نہیں جانتا۔ بلکہ ناخواندہ ہے ایک صیغہ عربی کا نہیں آتا۔ پس جب ہم نے ان کے مقابلہ پر سخت اقدام کیا تو وہ ایسے بھاگے جیسے گدھے شیر سے، یا بزدل تیر سے بھاگتا ہے۔ انہوں نے مجھ سے وہ دیکھا جو بچہ خوف طاری ہونے کے وقت دیکھتا ہے یا چڑیا عقاب سے جب وہ اس پر پہاڑوں کی چوٹیوں سے جھپٹتا ہے وہ مجھے بے سینگ بکری جیسا خیال کرتے تھے مگر جب انہیں ہم سے سینگ کی چبھن پہنچی تو کہنے لگے کہ یہ تو سینگوں والی گائے ہے۔ اور ان میں سے جو میری طرف مسلح ہو کر آیا تو میں نے اسے ٹنڈ منڈ درخت کی طرح بنا دیا کیونکہ انہوں نے اپنے کتوں کو بے گناہوں کے گوشت پر چھوڑ دیا اور افترا سے دین کو نقصان پہنچایا۔ پس اُن کی جزا تو یہ تھی کہ اُن کو تازیانوں کا نشانہ

يُطعَنوا و يُندَغوا. ويريدون أن يخوّفوني وكيف مخافتي، وإنْ هم إلّا عُوافتي. يفسّقون الناس وأنفسهم ينسون، ويكذّبون الصادقين ولا يخافون. لا يقومون في المضمار، ويُعدّون لأنفسهم سبعين منفذًا كالفأر للفرار. وكانوا أشهدوا اللّٰهَ على كفّ اللسان وعاهدوه فما أسرعَ ما نسوه. وإنّ الكبر قد سرى في عروقهم وعظامهم وملأ الشرايين، فما كان لهم أن يمتنعوا ولو حلفوا مغلّظين. وإنهم جمَّروا بُعوثَهم لحرب أهل السماء، وأغلظوا لنا وتصدَّوا للاستهزاء، وتجاهلوا بعد العلم وتعامَوا بعد البصيرة، فكأنهم قُذفوا مِن حالقٍ أو ماتوا جائعين مع وجود الثمار الكثيرة. فلأجل ذالك سمّاهم رَعاعا وسَقَطا خاتَمُ الأنبياء. بل قال لا يوجد مثلهم شرًّا تحت

بنایا جاتا اور کوڑے مارے جاتے، یا انہیں نیزے مار کر اور سخت کلامی سے مجروح کیا جاتا۔ وہ چاہتے ہیں کہ مجھے ڈرائیں، اور میں اُن سے کیوں کر ڈروں؟ وہ تو خود میرا شکار ہیں۔ وہ لوگوں کو فاسق قرار دیتے ہیں اور اپنے نفس کو بھول جاتے ہیں۔ وہ صادقوں کی تکذیب کرتے ہیں اور ڈرتے نہیں۔ وہ میدان میں کھڑے نہیں ہوتے اور چوہے کی طرح فرار ہونے کے لئے اپنے لیے ستّر سوراخ تیار کرتے ہیں۔ ﴿۱۲۸﴾ انہوں نے زبان بند رکھنے پر اللہ کو گواہ ٹھہرایا تھا اور اُس سے عہد کیا تھا پس کتنی جلدی اُنہوں نے اُسے بھلا دیا۔ یقیناً کبر اُن کی رگوں اور ہڈیوں میں سرایت کر چکا ہے اور شریانوں کو بھر چکا ہے پس ان کے بس میں نہیں کہ باز آ جائیں۔ خواہ وہ پختہ قسمیں کھائیں۔ انہوں نے آسمان والوں سے جنگ کرنے کے لئے سرحدوں پر لشکر جمع کئے۔ ہم پر سختی کی، اور استہزاء سے پیش آئے اور علم ہونے کے بعد دیدہ دانستہ جاہل بن گئے اور بصیرت کے بعد اندھے بن گئے گویا کہ وہ بلند جگہ سے پھینکے گئے یا پھلوں کی فراوانی کے باوجود بھوکے مر گئے۔ اسی وجہ سے حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سفلہ اور گھٹیا کا نام دیا۔ بلکہ آپؐ نے فرمایا کہ بدی کے اعتبار سے آسمان کی چھت کے

بناء السّماء . إنهم قوم اختاروا
الذنوب من جميع الجهات،
وما ترى فاسقًا إلّا يوجد فيهم
نموذجه بل يوجد فيهم صفات
السباع والعجماوات . يؤْثرون
البُرَّ على البِرِّ، ويتركون حُبّ
اللّٰه لحَبٍّ أو حليب كالهِرِّ .ترى
فيهم في مواضع الغضب آثار
الجنون، ويموتون للأماني
بأشتات المنون. يمضي ليلهم ﴿۱۲۹﴾
ونهارهم في الغيبة والسبّ
والشتم و الإثاوة ، و مُلئت
صدورهم من الغِلّ والحقد
والعداوة . و تجد ألسنَهم
كرماحٍ أُشرعتْ، أو سيوف
شُهِّرتْ، أو سهام قُوِّمتْ، أو
مُدًى حُدّدتْ أو آفة من السّماء
نزلتْ. يسجدون أمام الأمراء ،
ويأكلون قِحْفَ الفقراء . وإذا
ذُكر عندهم أن فلانا يؤتي
العلماءَ، ويملأ كِيس مَن
جاء ، وأنه من أغنياء القوم

نیچے ان کی کوئی مثال نہیں ملے گی۔ یہ ایسی قوم
ہے جنہوں نے گناہوں کو ہر پہلو سے اختیار
کیا۔اور دنیا میں تُو کوئی فاسق نہیں دیکھے گا جس
کا نمونہ ان میں نہ پایا جاتا ہو بلکہ ان میں
درندوں اور چوپایوں کی صفات پائی جاتی
ہیں۔ وہ نیکی پر گندم کو ترجیح دیتے ہیں اور وہ
ایک دانے کے لیے یا بلّی کی طرح دودھ کے
لئے اللہ کی محبت کو ترک کر دیتے ہیں۔تو ان
میں غضب کے مواقع پر جنون کے آثار دیکھتا
ہے وہ اپنی آرزوؤں کی خاطر مختلف قسم کی
موتیں مرتے ہیں۔ان کے شب و روز غیبت ،
گالی گلوچ ، دشنام دہی اور چغل خوری میں
گزرتے ہیں اور ان کے سینے کینہ، بغض اور
دشمنی سے بھرے ہوئے ہیں۔تو ان کی زبانوں
کو لہراتے نیزوں یا سونتی گئی تلواروں یا
سیدھے کئے گئے تیروں یا تیز کی گئی چھریوں یا
آسمان سے نازل شدہ آفت کی طرح پائے گا۔
وہ امراء کے سامنے تو سجدے کرتے ہیں اور
غریبوں کی کھوپڑی کھا جاتے ہیں۔اگر ان کے
پاس ذکر کیا جائے کہ فلاں شخص علماء کو نوازتا ہے
اور جو اُس کے پاس آئے اُس کی جیب بھر دیتا
ہےاور یہ کہ وہ قوم کے دولتمندوں اورمعززین میں

وكرام الناس، فسعوا إليه بالعين والرأس، وقالوا يا سيّدنا أنت خيرُ مَن بُرء و ذُرء فتَصدّقْ علينا واغسِلْنا من الأدناس. وأما فقراء القوم فيشربون دماءَ هم ويلعنون آباءَ هم، وإذا اقتدر أحدٌ منهم فآذى الجارَ وجارَ. وما رحم وما أجارَ، بل إذا أفرصَتْه الفرصةُ فجرّعه من الحميم. ولو كان أحدٌ كالوليّ الحميم، وما امتنعَ من التخليط ولو بالخليط. وأخرج لِهوى النفس فى كل أمرٍ طريقًا، ولا غادر شفيقًا ولا شقيقًا. ومَن أحسنَ إليه بأنواع الآلاء، وسقاه كأسَ الأيادى والنعماء. فما كافأ بالعشير، ولو كان زوجًا أو من العشير، وما أحسنَ إلى أحد بدلو من الماء، بل استقلَّ جزيلَ الآخرين

سے ہے تو وہ بسر وچشم اُس کی طرف دوڑتے ہیں اور کہتے ہیں اے ہمارے آقا! آپ تمام مخلوق سے بہتر ہیں۔ پس ہمیں بھی صدقہ دے اور ہمیں (افلاس کی) میل سے پاک کر۔ مگر جہاں تک قوم کے غرباء کا تعلق ہے تو وہ ان غریبوں کا خون پیتے ہیں۔ اوران کے آباؤ اجداد پر لعنت ملامت کرتے ہیں۔ اور اگر ان علماء میں سے کسی کو اقتدار حاصل ہوجائے تو وہ
ہمسائے کو اذیت دیتا ہے اور ظلم کرتا ہے۔ رحم ﴿۱۳۰﴾
نہیں کرتا اور نہ ہی پناہ دیتا ہے بلکہ اگر اس کو موقع مل جائے تو اسے گرم پانی پلاتا ہے خواہ وہ قریبی گہرا دوست ہی ہو۔ وہ منافقانہ طرزِ عمل سے باز نہیں آتا خواہ یہ معاملہ شریک دوست کے ساتھ ہی ہو۔ اور آرزوئے نفس کے لئے ہر کام میں کوئی نہ کوئی طریقہ نکال لیتا ہے۔ نہ دوست کو چھوڑتا ہے اور نہ بھائی کو۔ اور جو ہر قسم کی نعمتوں کے ساتھ اُس پر احسان کرے اور اُسے نعمتوں اور احسانات کا جام پلائے تو بدلہ میں اُس کا عشرِ عشیر بھی ادا نہیں کرتا۔ خواہ ساتھی ہو یا قرابت داروں میں سے ہو۔ وہ کسی پر پانی کے ایک ڈول سے بھی احسان نہیں کرتا۔ بلکہ خود پسندی اور تکبر سے دوسروں کے احسانِ کثیر کو کم تر

من الخيلاء والاستعلاء. وإذا
رأى جميلا من الزميل، أو وجد
نَزَلا من النزيل، فما شكرله
كما هو سيرة الصلحاء، بل
أخذ عابسًا وذهب مُعرِضًا
كالسفهاء. وإذا جاءه ضيفٌ،
شتاءً كان أو صيفًا، فما أكرمَه
﴿۱۳۱﴾ بالخدمة وتواضُع الجنان ولينِ
اللسان، وما استفسرَ أين بات
وما أكل بل ضاق ذرعًا
وصار كالشيطان .وإذا صار من
أغنياء فيخيّب الناسَ مِن معارف.
ولو كانوا من معارف. هذه
حالاتهم، وكاد أن تنعدم جهلاتهم.
وإنّي أنا موتُ الزُّور، وحِرزُ
المذعور، وأنا حَربةُ المولى
الرحمٰن، وحُجّة الله الديّان، وأنا
النهار والشمس والسبيل، وفي
نفسي تحققّتِ الأقاويل، وبي
أُبطلتِ الأباطيل، وأنا الواصف
والموصوف، وأنا ساقُ الله
المكشوف، وأنا قَدَمُ الرسول

شمار کرتا ہے۔ جب وہ کسی رفیق کی نیکی واحسان
دیکھے یا مہمان سے کوئی تحفہ پائے تو اُس کا شکر ادا
نہیں کرتا جیسا کہ صلحاء کی سیرت ہے۔ بلکہ تیوری
چڑھائے ہوئے اُسے قبول کرتا ہے، اور کمینے
لوگوں کی طرح اعراض کرتے ہوئے چلا جاتا ہے۔
اگر اس کے پاس کوئی مہمان آجائے تو سرما ہو یا
گرما وہ خدمت، دلی تواضع اور نرم گفتگو سے اس کی
تکریم نہیں کرتا۔ اس سے یہ بھی نہیں پوچھتا کہ تم
نے رات کہاں گزاری اور کیا کھایا بلکہ اس کا دل تنگ
پڑ جاتا ہے اور وہ شیطان کی طرح ہو جاتا ہے۔ اور
جب وہ دولتمندوں میں سے ہو جائے تو لوگوں کو اپنی
بخشش سے محروم رکھتا ہے خواہ وہ اُس کے آشنا ہی
ہوں۔ یہ اُن کے حالات ہیں اور قریب ہے کہ اُن
کی جہالتیں معدوم ہو جائیں کیونکہ مَیں جھوٹ کے
لئے موت اور خوف زدہ کے لئے تعویذ ہوں۔ میں
خدائے رحمٰن کا حربہ ہوں، اور جزا سزا کے مالک خدا
کی حجت ہوں، میں دن ہوں، سورج ہوں، راستہ
ہوں، میری ذات میں تمام نوشتے پورے ہوئے اور
میرے ذریعہ ہی سب باطل چیزیں باطل ہوئیں۔
مَیں ہی وصف بیان کرنے والا اور مَیں ہی موصوف
ہوں۔ مَیں ہی اللہ کی بے نقاب پنڈلی ہوں، اور
مَیں ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ قدم ہوں

التـي تُـحشَـر عليهـا الأموات، وتُـمـحَـى بهـا الـضلالات. كَهَرَ الـضحى فَلْيَرَ مَن يَّرى . وإن الله معنـا وظـلّـه ظليل، وكلّ رداء نرتديه جميلٌ. وإنا موفَّقون تُـواتينـا الأقلام، كأنها السهام. ومَن عارَضَنا فهو ذليل، وليس له على دعواه دليل .ولن يُزدهىٰ عَـرَضُنا فإنه من نور العرفان، ولا يُداس عِرضنا فإنه من عِرض الله وظِلُّ عـزّةِ ربِّنا المستعان. رُويدَ بني قومي بعضَ الشحناء ، فإنكم لا تستطيعون أن تحاربوا حضرة الكبرياء. وقد بلَجتْ آياتي وظهرتْ علاماتي .وإن الله أرغمَ المَعاطِسَ بآي السّماء ، واقتاد الشوامِسَ بسوطِ بُروقِ اليد البيضاء. وترون خيلَنا شلن على العِدا كالبازي على العصفور، أو الصقرِ على الغراب المذعور، فركنوا إلى الإحجام، وكفّوا ألسنَهم من استخفافِخير الأنام.

جس پر مردے اٹھائے جائیں گے۔اور جس سے گمراہیاں مٹائی جائیں گی۔ دن چڑھ آیا ہے پس دیکھنے والا دیکھ لے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے اور اس کا سایہ فراخ ہے ہم جو بھی چادر اوڑھتے ہیں وہ خوبصورت لگتی ہے۔ ہم توفیق یافتہ ہیں۔ ﴿۱۳۲﴾ قلمیں ہم سے موافقت کرتی ہیں گویا کہ وہ نیزے ہیں۔ جو بھی ہمارے مقابل پر آئے گا وہ ذلیل ہے، اور نہ ہی اس کے پاس اپنے دعویٰ کی کوئی دلیل ہے، ہماری متاع کبھی حقیر نہیں سمجھی جائے گی کیونکہ وہ عرفان کے نُور سے ہے۔ اور ہماری عزت کبھی پامال نہیں ہوگی کیونکہ وہ اللہ کی عزت سے وابستہ اور ہمارے مددگار خدا کی عزت کا ظِلّ ہے۔اے میری قوم کے بیٹو! اپنے بغض کچھ تو کم کر دو۔ کیونکہ تم یہ استطاعت نہیں رکھتے کہ حضرت کبریاء سے جنگ کر سکو۔ یقیناً میرے نشانات روشن ہو گئے اور میری علامات ظاہر ہو گئیں اللہ تعالیٰ نے آسمانی نشانات سے ان کی ناکیں خاک میں ملا دیں اور ید بیضاء کی چمک دمک کے کوڑے سے سرکش گھوڑوں کو مطیع کر لیا۔ اور تم دیکھتے ہو کہ ہمارے گھوڑے دشمنوں پر اس طرح جھپٹتے ہیں جیسے باز چڑیا پر یا عقاب خوف زدہ کوّے پر۔ پس وہ پسپائی پر مجبور ہو گئے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ

فسِرْ فی الأرض هل تری من ﴿۱۳۳﴾
قسیسٍ یطلب الآیاتِ، أو ینکر
قائمًا فی المیدان بإعجاز نبیّنا
خیرِ الکائنات. کلا بل مات
المنکرون، وقُبر المکذّبون
.وقد أری اللّٰه آیاتِه قریبًا من
مائة أو تزید. وأُعطیَ المسلمون
لفتحِ حصون الکفر المقالیدَ .
الیوم یئس الذین کانوا یصُولون
علی الإسلام، وأذاب لحمهم
حربةُ اللّٰه فصار عظامهم
کالعظام .وکان للقسوس من
المال ما یُبطِرهم، ومن الاحتیال
ما یحرّضهم، والقوم أحضروا
لهم ما فی ید هم، وقدّموا لهم ما
فی بلد هم، وکان المسلمون قد
عجِزوا عن الاعتراضات
الفلسفیة، والشبهات الطبعیة،
ووشایةِ علماء المسیحیة،
ورَغْبتِهم فی تلویث ذیلِ العصمة ﴿۱۳۴﴾
النبویّة، وتتبُّعِ عثرات رسولِ اللّٰه
وکسرِ شأنِ الصحف الرحمانیة.

علیہ وسلم کی ہتک سے اپنی زبانوں کو روک لیا۔ پس زمین میں گھوم پھر کر دیکھ لے کہ کیا تو کوئی ایسا پادری دیکھتا ہے جو نشانات طلب کرتا ہو؟ یا میدان میں کھڑا ہمارے خیر الوریٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا انکار کر رہا ہو۔ ہرگز نہیں بلکہ منکر مر گئے اور جھٹلانے والے قبر میں داخل کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے قریباً سو یا اس سے بھی زیادہ نشانات دکھائے اور کفر کے قلعے فتح کرنے کے لئے مسلمانوں کو کلید دی گئی۔ آج وہ لوگ جو اسلام پر حملے کیا کرتے تھے مایوس ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ کے حربہ نے ان کے گوشت گلا دیئے پس ان کے سردار ہڈیوں کی طرح ہوگئے۔ پادریوں کے پاس اتنا مال تھا جو انہیں متکبر بناتا تھا، اور وہ حیلہ گری تھی جو انہیں انگیخت کرتی تھی اور لوگ جو کچھ ان کے ہاتھوں میں ہوتا ان (پادریوں) کے لئے حاضر کر دیتے تھے، اور جو کچھ ان کے علاقہ میں تھا وہ بھی ان کو پیش کر دیتے تھے۔ مسلمان فلسفیانہ اعتراضات، نیچری شبہات، عیسائی علماء کی نکتہ چینی اور ان (عیسائی پادریوں) کی عصمتِ نبوی ﷺ کے دامن کو آلودہ کرنے کی رغبت، اور رسول اللہ ﷺ کی عیب جوئی اور رحمان خدا کے صحائف کی کسر شان کرنے کے مقابل مسلمان

وكان كلُّ ذالك كسيل جرّاف أهلكَ كثيرا من الناس. وضنأتْ كلّ نفس من أنواع الوسواس، وارتاعت القلوب، واشتدت الكروب. و دار الشيطان حول إيمان المسلمين، وأراد أن يُخرِج من صدورهم نورَ المؤمنين، وقصَدهم بفضّته وفضيضه، وسُمُرِه وبيضِه، وآجله وعاجله، وفارسه وراجله، وصارمه وذابله، ورامحه ونابله، واشتدّ زحفُه عليهم، وكلُّ كَمِيٍّ نهَض إليهم، وكاد أن يُناشوا ويُمضَغوا تحت أسنانهم، ويمزَّقوا بسِنانهم. وكانوا في ذالك متردّدين مبهوتين، وعلى شفا حفرة قائمين مرتاعين. فإذا نظَر إليهم حضرةُ العزّة، و تداركَهم يدُ الرحمة و بُدّلت الأرض غيرَ الأرض،

عاجز آچکے تھے۔ یہ سب کچھ بہالے جانے والے سیلاب کی مانند تھا۔ جس نے بہت سے لوگوں کو ہلاک کر دیا۔ ہرنفس نے قسماقسم کے وساوس کو جنم دیا۔ دل ڈر گئے اور بےقراریاں شدت اختیار کر گئیں شیطان نے مسلمانوں کے ایمان کے گرد چکر لگایا اور اس نے ارادہ کیا کہ وہ ان کے دلوں سے مومنوں والا نور نکال دے۔ اُس نے اپنی چاندی اور اپنے چمکدار شفاف پانی، اپنے نیزوں اور اپنی تلواروں، اپنی بدیر اور جلد ملنے والی متاع، اپنے سواروں اور اپنے پیادوں، اپنے صحت مندوں اور اپنے لاغروں، اپنے نیزہ زنوں اور اپنے تیراندازوں کے ساتھ اُن کا قصد کرلیا تھا۔ اُس کے لشکر نے اُن پر سختی کی اور ہر بہادر سوار اُن کی طرف اٹھ کھڑا ہوا۔ قریب تھا کہ وہ ریزہ ریزہ کر دیئے جاتے اور ان کے دانتوں کے نیچے پیس دیئے جاتے اور ان کے نیزوں سے پارہ پارہ کر دیئے جاتے۔ وہ (مسلمان) اس حالت میں متردّد اور مبہوت ﴿۱۳۵﴾ تھے۔ وہ گڑھے کے کنارے پر سہمے ہوئے کھڑے تھے۔ پس اس وقت ربّ العزّت نے اُن کی طرف نظر کی اور انہیں رحمت کے ہاتھ نے تھام لیا۔ زمین کسی اور زمین سے بدل دی گئی اور اُس کے

وجُعل سافِلُها عاليَها، وحَفَدتُها مَوالِيَها، وبطُل كلُّ ما أرجفت الألسنةُ، وذُبحتُ طير الكَفَرة، وقُصّت الأجنحةُ، وأتممْنا عليهم حجّةً بعد حجّة، وبكّتْناهم دفعةً بعد دفعة حتى صار لنا المضمار، وما بقى للعِدا إلّا الفرار.

زیریں کو بالا کر دیا گیا۔ اور اس کے غلاموں کو آقا بنا دیا گیا۔ ان (عیسائیوں) کی سب افواہیں جھوٹی ثابت ہوئیں۔ کافروں کے پرندے ذبح کر دیئے گئے اور پر کاٹ دیئے گئے۔ ہم نے ان پر حجت پر حجت تمام کی اور بار ہا انہیں لاجواب کر دیا یہاں تک کہ میدان ہمارے ہاتھ رہا اور دشمنوں کے لئے سوائے فرار کے کوئی راہ نہ بچی۔

۞ ۞ ۞